سلسلہ اشاعت نمبر ۶

قرآن مجید

کی

دوسری کتاب

جسے پڑھ کر عربی زبان کی واقفیت کے ساتھ

قرآن مجید کا ترجمہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے

مرتبہ

عبد السلام قدوائی ندوی

شایع کردہ

ادارۂ تعلیمات اسلام

نمبر (۳۸) امین آباد پارک لکھنؤ

حاصل کرنے اور قرآن مجید کے معانی و مطالب سے براہ راست واقف ہونے کا شوق دلایا۔ بہت سے مقامات پر درس کے حلقے قائم ہوئے اور جہاں اس کا انتظام نہ ہو سکا وہاں کے لوگ خط و کتابت کے ذریعہ ادارۂ تعلیمات اسلام سے براہ راست تعلیم حاصل کرنے لگے۔ یہ سلسلہ روز بروز وسیع ہوتا جا رہا ہے۔

دس سبق کے بعد اس کی مشقی کتاب (تمرین الدروس) اور قرآن مجید کی پہلی کتاب شائع ہوئیں اور انھیں بھی عام طور سے پسند کیا گیا اور تقاضہ ہوا کہ دوسری کتاب جلد شائع کی جائے۔ ہماری خود بھی یہی خواہش تھی لیکن ادارہ کی تدریسی، تعلیمی، تبلیغی اور دوسری مصروفیتوں کی بنا پر اس کے لیے خاطر خواہ وقت نہیں نکل پایا۔ پھر ادارہ میں کوئی کتب خانہ بھی موجود نہیں ہے اس بنا پر بھی خاصی دشواری اور تاخیر ہوئی اور حسب مرضی کام نہیں ہو پایا۔ ان وجوہ کی بنا پر تقریباً ایک سال کے بعد یہ دوسرا حصہ پریس میں جا رہا ہے۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے ان کتابوں کی غرض یہ ہے کہ قرآن مجید کو مرکز بنا کر عربی سکھائی جائے تاکہ زبان کے ساتھ پورا دینی رنگ قائم رہے۔ چونکہ یہ خیال ہے کہ قرآن مجید کے ساتھ عام عربی استعداد بھی پیدا ہو جائے تاکہ تفسیر و حدیث اور فقہ و تاریخ وغیرہ کی دوسری عربی کتابیں بھی پڑھی اور سمجھی جا سکیں اور ضرورت کے مطابق عربی لکھنے اور بولنے کی بھی صلاحیت پیدا ہو جائے

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

پندرہ سولہ برس پہلے قرآن مجید اور عربی زبان کی تعلیم کا جو آسان طریقہ ذہن میں آیا تھا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اب وہ ایک مرتب سلسلہ کی شکل میں ملک کے سامنے آتا جا رہا ہے۔ فروری [illegible] میں جب اس سلسلہ کی سب سے پہلی کتاب عربی زبان کے دس سبق کے نام سے شائع ہوئی تھی تو یہ بات حاشیۂ خیال میں بھی نہ تھی کہ یہ ناچیز کوشش اس قدر مقبول ہوگی کہ صرف ایک سال میں اس کے پانچ ایڈیشن شائع کرنے پڑیں گے۔ لیکن محض یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ اس نے اپنے ایک حقیر بندے سے ایک خاص خدمت لی۔ اور اس کی قبولیت کے لیے لوگوں کے دلوں کو کھول دیا۔ ملک کے ہر حصہ میں دس سبق کے نسخے پہونچے اور ہر جگہ پسندیدگی کی نظر سے دیکھے گئے۔ ان اسباق کی سہولت نے لوگوں کو عربی زبان کے

پہلا سبق

قرآن مجید:-

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ
الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ۚ قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِي
مَنْ يَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ
أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ
الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي
كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ
عَلٰى عَقِبَيْهِ ۚ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى
اللّٰهُ ۗ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ
لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ۚ
فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۚ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۗ
وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
رَبِّهِمْ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝ وَلَئِنْ أَتَيْتَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا
أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ
وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ

اس لیے قرآن مجید کے معانی و مطالب کی تشریح کے علاوہ ع
اردو ترجموں کی مشق بھی کرائی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارا ا
یہ ہے کہ قواعد کی اصطلاحی بحثوں سے زیادہ ان کے استعمال کی
ڈالی جائے۔ ترجموں کی عبارتیں اسی اصول پر لکھی گئی ہیں اور
عبارتوں پر اعراب لگانے کی مشق اسی غرض سے کرائی گئی
اس طرح پہلی کتاب میں قاعدوں سے سرسری تعارف ہو چکا
اب اس کتاب میں اس کام کو اور آگے بڑھایا گیا ہے اور اس
کے ساتھ نحوی اور صرفی مسائل بھی مختصراً ذکر کر دیے گئے ہیں
کہ گوش آشنا ہو جائیں اور کتابوں کے مطالعہ میں اجنبیت محسوس
نہ ہو۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ اس ناچیز کوشش کو قبول فرما
اور مزید خدمت کی توفیق بخشے۔ فقط

۲۳-جمادی الاولی ۱۳۶۴ھ
۷-مئی ۱۹۴۵ء

عبدالسلام قدوائی ندوی
خادم ادارۂ تعلیمات اسلام



عَقِب ۔ ایڑی ۔ جمع اَعْقَاب ـــــ اُردو میں اُلٹے پاؤں پھر جانا اُسی موقع پر بولا جاتا ہے جہاں عربی میں یَنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیْہِ کہا جاتا ہے ۔

یُضِیْعُ ۔ اِضَاعَۃ (ض ی ع) ضائع کرنا ـــ صیغے اَقَامَ یُقِیْمُ کی طرح آئیں گے ۔ ملاحظہ ہو پہلی کتاب کا دوسرا سبق ۔

تَقَلُّبُ ۔ (ق ل ب) پلٹنا ۔ پھر پھر جانا ۔ صیغے تَعَجُّبُ (پہلی کتاب سولھویں سبق) کی طرح آئیں گے ۔

شَطْر ۔ طرف ۔

اَھْوَاء ۔ خواہشات ھَوٰی کی جمع ہے ۔

مُمْتَرِیْنَ ۔ شک کرنے والے ۔ اسم فاعل مُمْتَرِی کی جمع ہے مادہ (م ر ی) اور مصدر اِمْتِرَاءٌ (بروزن اِفْتِعَالٌ) ہے ۔ صیغے اِشْتِرَاء (پہلی کتاب پانچویں سبق) کی طرح آئیں گے ۔

تشریح :-

ہر قوم کی زندگی میں ہم آہنگی و یکسوئی پیدا کرنے کے لیے کسی ایسے رُخ کی ضرورت ہوتی ہے جو اُس قوم کی توجہات کا مرکز اور اس کی عقیدتوں کا محور ہو امت محمدی کے لیے بھی اسی طرح ایک رخ کی ضرورت تھی چونکہ وہ خدا کے آخری پیغام کی حامل تھی اور اُس کی دعوت ملکوں اور قوموں کی تنگنائیوں میں محدود نہ تھی بلکہ اس کی پکار عالمگیر تھی

إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ○

پورے رکوع کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے :-

وَلّٰى ۔ تَوَلِّيَةٌ (و ل ی) پھیرنا۔ تمام صیغے سَوَّىٰ (پہلی کتاب سبق ۸) کی طرح آئیں گے۔

كَذٰلِكَ ۔ اسی طرح۔

رَءُوْفٌ ۔ شفیق۔

وَسَطٌ ۔ درمیانی معتدل — چونکہ درمیانی چیز بہتر ہوتی ہے اس لیے محاورہ میں وَسَط بہترین کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ مشہور ہے خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا۔

شُهَدَآءَ ۔ شَهِيْد کی جمع ہے اس کا ذکر (پہلی کتاب ساتویں سبق میں گزر چکا ہے اس موقع پر گواہ اور بتانے والے ترجمہ کیا جاتا ہے مفہوم کے اعتبار سے معیارِ حق بھی کہا جا سکتا ہے۔ مزید تفصیل تشریح کے تحت میں آ رہی ہے۔

يَنْقَلِبُ ۔ اس کا مصدر اِنْقِلَاب (بروزن اِنْفِعَال) ہے۔ معنی ہیں پلٹنا۔ پھرنا۔ صیغوں کے لیے ملاحظہ ہو اِنْفَجَا (پہلی کتاب سبق ۱۴)

واقعات پیش آچکے ہیں جو مردوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں، جوانوں اور لڑکوں سب ہی کے لیے ہمیشہ شمع راہ رہیں گے۔

اللہ اکبر حضرت ابراہیم کی ہمت کو دیکھیے کہ باپ، خاندان، قوم، بادشاہ بلکہ ساری دنیا کے مقابلہ میں حق کا برملا اعلان کر رہے ہیں اور اس راہ کی ہر مصیبت خندہ پیشانی سے برداشت کر رہے ہیں۔ حضرت ہاجرہ کو دیکھیے کہ خدا کی ذات پہ انھیں کیسا اعتماد اور اس کی تائید و نصرت پر کس قدر بھروسہ ہے کہ ایک ویران و سنسان اور بے آب و گیاہ چٹیل میدان میں ٹھہری ہوئی ہیں۔ شیر خوار بچہ گود میں ہے زندگی کا سامان ناپید ہے جگہ خطرات سے پُر ہے اور موت سامنے نظر آ رہی ہے لیکن خدا پہ بھروسہ کا یہ حال ہے کہ حضرت ابراہیم سے پوچھتی ہیں کہ کیا خدا نے آپ کو یہ حکم دیا ہے اور جب حضرت ابراہیم اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ ہاں تو فرماتی ہیں تب خدا ہمیں ضائع نہ کرے گا۔ حضرت اسمٰعیل کو دیکھیے ابھی نو عمری کا زمانہ ہے لیکن صبر و رضا کا یہ عالم ہے کہ باپ کے خواب کو سچ کر دکھانے کے لیے چھُری کے نیچے سر رکھ دیتے ہیں۔

ان باتوں کے علاوہ اس سلسلہ میں یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ خانۂ کعبہ کے علاوہ اور کسی جگہ کو یہ مرکزیت حاصل نہیں ہو سکتی تھی یہودیوں کا قبلہ اختیار کیا جاتا تو عیسائی اسے

اور سارے بندگان الٰہی اسکے یکساں مخاطب تھے اسلیے کسی سمت کا تعین اور کسی
قبلہ کا تقرر اور بھی زیادہ ضروری تھا اسی بنا پر اسلام نے شروع ہی سے اس
مسئلہ کو اہم سمجھا عبادت کے ساتھ ہی قبلہ مقرر ہوا اور اسکی طرف رخ کرنا لازمی
قرار دیا گیا۔ اس غرض کیلیے محض کوئی سمت اختیار نہیں کی گئی نہ کسی دریا پہاڑ وغیرہ
کو قبلہ قرار دیا گیا کیونکہ ایسا کرنا محض بے خیالی ہی کی بات نہ تھی بلکہ
آگے چل کر اس سے سخت مضرتوں کا اندیشہ تھا۔ قبلہ کے
اثرات ساری زندگی پر پڑنے ضروری تھے اس لیے ضروری
تھا کہ کسی ایسی چیز کو کعبۂ مقصود قرار دیا جائے جو توحید کا ایسا
سرچشمہ ہو کہ اُس کے تصور سے خدا پرستی کا ولولہ پیدا ہو اور اس کے
ساتھ ایسی روایات وابستہ ہوں جن سے زندگی کے ہر دور
اور عمر کی ہر منزل میں رہنمائی حاصل کی جاسکے۔ جن کی یاد سے
افسردہ دلوں میں زندگی کا ولولہ پیدا ہو، دبتے ہوئے حوصلے
اُبھریں، گرتے ہوئے دل سنبھلیں اور بجھتی ہوئی طبیعتیں پھر
جوشِ عمل سے معمور ہو جائیں۔

اس نقطۂ نظر سے غور کیجیے تو اس گھر سے بڑھ کر قبلہ کے لیے
اور کون جگہ موزوں ہو سکتی تھی جو دنیا کے بتکدہ میں خدا کا پہلا
گھر اور حضرت ابراہیم حنیف اور اسمعیل ذبیح علیہما السّلام کی
یادگار ہے۔ جہاں خدا پرستی و حق پسندی، اخلاص و ایمانداری
ایثار و قربانی اور جرات و ہمت کے ایسے بے مثال و عدیم النظیر

تقریباً سولہ مہینے بعد حکم آیا کہ اپنا رُخ مسجد حرام کی طرف کر لو
اس حکم کے بعد کعبہ مسلمانوں کا مرکز قرار پایا اور کفار و مشرکین
کی طرح یہود و نصاریٰ سے بھی امتیاز ہو گیا۔

مکہ معظمہ کی مرکزیت کے سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے
کہ یہیں سے دعوت محمدی کا آغاز ہوا اور یہیں کی تیرہ برسوں کی
جانکاہیوں اور قربانیوں کے بعد اسلام کی ایسی بنیاد قائم
ہوئی جس نے بعد کو ایک عظیم الشان عمارت کی شکل اختیار کی
اس لیے ضروری تھا کہ اسے ہمیشہ نگاہوں کے سامنے رکھا
جائے تاکہ ہر حال میں ہمتیں بلند اور ولولے تازہ رہیں اور شدید
سے شدید مشکلات میں بھی قدم پیچھے نہ ہٹیں بلکہ اعلاء کلمۃ اللہ
کی جدوجہد برابر جاری رہے۔

وَسَطٌ اور شُھَدَاء کے معنی اوپر بیان ہو چکے ہیں خانۂ کعبہ
کو مرکز عالم بنا کر مسلمانوں کو اس کا متولی مقرر کیا جا رہا ہے اس
طرح کعبہ لوگوں کا قبلہ اور مسلمان ان کے پیشوا قرار پا رہے ہیں
اور ان سے کہا جا رہا ہے کہ جس طرح ہم نے تمہارے لیے یہ
بہترین قبلہ مقرر کیا ہے اسی طرح تمہیں بھی بہترین امت بنایا
ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے لیے نمونۂ عمل
ہیں اور تم دوسروں کے لیے رہنما اور معیار حق ہو۔ اس مفہوم کو
ایک دوسری جگہ اس طرح بیان کیا ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ

قبول نہیں کر سکتے تھے عیسائیوں کا قبلہ اختیار کیا جاتا تو یہودی اُسے تسلیم نہیں کر سکتے تھے۔ یہی حال اور دوسرے مقامات کا تھا لیکن حضرت ابراہیم سب کی عقیدتوں کا مرکز تھے یہودی بھی انھیں مانتے تھے عیسائی بھی انھیں تسلیم کرتے تھے اور مشرکین عرب بھی انھیں اپنا بزرگ سمجھتے تھے اس لیے ان کی بنائی ہوئی عبادت گاہ سب کے لیے قابل تعظیم ہو سکتی تھی اس لیے مکہ معظمہ کا یہی گھر کعبہ بن سکتا تھا لیکن مشکل یہ تھی کہ قریش نے اس مقدس گھر کو بت خانہ بنا رکھا تھا اس لیے ضروری تھا کہ کچھ عرصہ کے لیے مسلمانوں کا قبلہ کسی اور مقام کو بنایا جائے تاکہ کفار و مشرکین اور مسلمانوں کے درمیان امتیاز ہو جائے اور یہ بات بالکل واضح ہو جائے کہ اسلام قریش کی کافرانہ زندگی سے قطعاً کوئی تعلق نہیں رکھتا بلکہ اس کا تعلق اللہ کے پاک نبیوں اور مقدس رسولوں سے ہے اس بنا پر پہلے بیت المقدس قبلہ قرار پایا۔ یہ حکم عربوں کے لیے بڑا سخت تھا صدیوں کی پرانی عبادت گاہ کو یکدم چھوڑ کر بالکل دوسری طرف رُخ کرنا بہت دشوار تھا اس کڑی آزمائش میں وہی لوگ پورے اُتر سکتے تھے جو اپنی خواہشات و جذبات کو بالکل قربان کر چکے ہوں اور صرف خدا کا حکم اور اس کی مرضی ان کا مقصود ہو۔ جب یہ آزمائش پوری ہو چکی اور کفر و ایمان کے درمیان فرق ہو چکا تو ہجرت کے

متعلق لوگوں کو تشویش تھی کہ ان کا کیا انجام ہوگا۔ اس بنا پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں بڑا شفیق و مہربان ہوں بھلا میں لوگوں کے ایمان کس طرح ضائع کر سکتا ہوں مطلب یہ ہے کہ حکم آنے سے پہلے جو لوگ وفات پا چکے ہیں ان پر اس نئے حکم کی پابندی کس طرح لازم ہو سکتی ہے اس وقت خدا کا جو حکم تھا اگر وہ اسے بجا لاتے تھے تو بس نجات کے لیے یہ کافی ہے مقصد صرف فرمان الٰہی کی اطاعت ہے۔

اِنَّهُ الْحَقُّ میں ہٗ سے مراد حکم تحویل قبلہ ہے یَعْرِفُوْنَہٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَ هُمْ میں ہٗ سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جیسا کہ مفسرین نے تصریح کی ہے اس سلسلہ میں حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت نقل کی ہے بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ ہٗ سے مراد تحویل قبلہ ہے۔

(۲) (ا) اردو میں ترجمہ کیجیے:۔

وَلَّوْا - وَلُّوْا - وَلِّيَتَا - اِنْقَلِبْ - اَضَعْتُمْ - اِنْكَرْتَ اِشْتَرُوْا - اَشْتَرِيْ - اُتِيْ - يُؤْتِيْ - اٰتِ - لَا تُؤْتِ۔

لِماذا تُوَلُّوْنَ اَيُّهَا المسلمون عن الدين الصحيح والصراط المستقيم؟ هل تريدون ان تنقلبوا على اعقابكم؟ لقد نسيتم الله واضعتم اعمالكم

اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے مقرر کیے گئے ہو تاکہ تم اچھی بات کا حکم دو اور بری بات سے روکو) اس موقع پر اس جانب بھی اشارہ کر دیا گیا کہ امام اقوام اور مقتدائے عالم بننے کے لیے ضروری ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کو مسلمانوں کے لیے نمونۂ عمل ہونا چاہیے اور اچھی باتوں کا پھیلانا اور بری باتوں سے روکنا ان کا شیوہ ہونا چاہیے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمان اللہ و رسول کی اطاعت کرتے رہے اور خیر کی اشاعت میں سرگرم اور شر کو دبانے میں مصروف رہے اس وقت تک وہ ساری دنیا کے سردار بنے رہے لیکن جب سے انھوں نے اپنی یہ روش بدلی ذلت کے گڑھے میں گرتے جا رہے ہیں ورنہ مسلمان دنیا میں بھی معیار حق تھے اور آخرت میں بھی۔ قرآن مجید میں دوسری جگہ اس کا وضاحت سے ذکر ہے حدیث میں بھی اس کا مفصل بیان ہے کہ جب قیامت میں امتیں اپنے رسولوں کی تبلیغی کوششوں کا انکار کریں گی تو امت محمدی انبیاء علیہم السلام کی طرف سے گواہی میں پیش ہو گی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے گواہ ہوں گے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ کا شان نزول یہ ہے کہ جو لوگ قبلہ کی تبدیلی سے پہلے انتقال کر چکے تھے ان کے

الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من السائل قال فاخبرنی عن اماراتها قال ان تلد الامة ربتها وان ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون فى البنيان قال ثم انطلق فلبثت مليا ثم قال لى يا عمر اتدرى من السائل؟ قلت الله ورسوله اعلم قال فانه جبريل اتاكم يعلمكم دينكم۔ (مسلم)

وفى رواية انه عليه السلام بعد ان اخبر عن امارات الساعة قال فى خمس لا يعلمهن الا الله تعالى ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث ويعلم ما فى الارحام وما تدرى نفس ماذا تكسب غدا وما تدرى نفس باى ارض تموت ان الله عليم خبير۔ (مسلم)

تلد الامة ربتها کا مطلب یہ ہے کہ ماں لونڈی کی طرح بے حیثیت ہو جائے گی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ باندیوں کی کثرت ہو گی اور ان کی اولاد چونکہ آقا کی اولاد ہو گی اسلیے گویا کہ مالک ہو گی حفاة کا واحد حافی۔ عراة کا عاری۔ رعا کا راعی۔ شاء کا شاة ہے۔

۳) عربی میں ترجمہ کیجیے:۔

حضرت علیؓ ورع و تقوے میں بہت بڑھے ہوئے تھے اپنی خلافت کے زمانے میں بھی موٹا لباس پسند کرتے اور معمولی

فیما لا ینفعکم ان الکافرین یمترون فی الحق فلا یؤتون
الناس حقہم ولا یعبدون اللہ عبادۃ خالصۃ

(ب) ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :-

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن
جلوس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات
یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب
شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ
منا احد حتی جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ
وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسلام ان تشہد ان لا
الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ
وتؤتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان
استطعت الیہ سبیلا قال صدقت قال فعجبنا لہ
یسالہ ویصدقہ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان
تؤمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر
وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال
فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک
تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال فاخبرنی عن

الفاظ کے معانی

بہت بڑھے ہوئے۔ شَدِیْدٌ	موٹا۔ خَشِنٌ
معمولی۔ جَشِبٌ	کوزہ۔ کُوْزٌ۔
تھیلی۔ جِرَاب	ستو۔ سَوِیْقٌ
انڈیلنا۔ صَبَّ (مثل مدّ پہلی کتاب سبق ۵)	وجہ۔ اَجْلٌ
کم کرنا۔ نَقْصٌ۔ (ن)	نوعمر۔ حَدَثٌ جمع اَحْدَاث۔
بیان کرنا۔ قَصَّ علٰی۔ اِخْبَار۔	دوڑتا ہوا آیا۔ جَاءَ یَسْعٰی۔
نفرت کرنا۔ بغض (ن)	فریب دینا۔ غَشَّ۔ یَغُرُّ

قواعد۔ پہلی کتاب میں چند قاعدے بیان کیے گئے ہیں۔ اب کچھ ضروری باتیں اور بیان کی جا رہی ہیں۔

و۔ ا۔ ی۔ یہ حروف علت کہلاتے ہیں جس فعل میں ان میں سے کوئی حرف آجاتا ہے وہ معتل کہلاتا ہے اگر حرف علت (و۔ ا ی) ف کی جگہ پر ہوتا ہے تو اُسے مثال کہتے ہیں اگر عین کے بجائے ہوتا ہے تو اَجوف اور لام کی جگہ پر ہوتا ہے تو ناقص کہتے ہیں۔ اس سبق میں ہم اجوف کا ذکر کرتے ہیں۔ اجوف کی دو صورتیں ہوتی ہیں اگر حرف علت واو ہے تو واوی کہتے ہیں اور اگر ی ہوتا ہے تو یائی کہتے ہیں ــ یائی صرف، بَیعِ بابِ[1] (ضرب) سے آتا ہے مثلاً بیع، مَیل، صید، غیر، وغیرہ (ض) کے تمام صیغے زَادَ، یَزِیْدُ کی طرح

---

[1] ابواب کا بیان قرآن مجید کی پہلی کتاب کے سبق ۱۸ و ۲۰ کے آخر میں ملاحظہ ہو ۱۲

کھانا کھاتے۔ ایک دن ایک شخص آپ کے پاس آیا تو دیکھا کہ آپ کے پاس ایک پیالہ اور پانی کا کوزہ رکھا ہے آپ نے تھیلی سے ستو نکالے اور پیالے میں ڈالے پھر اس پر پانی انڈیلا اور پی گئے۔

کسی چیز کے خریدنے کے لیے بازار جاتے تو کوشش کرتے کہ کوئی شخص حکومت کی وجہ سے آپ کے لیے قیمت نہ کم کرے ایک شخص نے آپ کو بازار میں دیکھا کہ دوکانوں پر چکر لگا رہے ہیں تاکہ اپنے لیے قمیص خریدیں جب کوئی دوکاندار آپ کو پہچان لیتا تو اس سے نہ خریدتے اسی طرح دیر تک پھرتے رہے یہاں تک کہ ایک نو عمر لڑکے سے تین درہم میں ایک قمیص خریدی جب اس کا باپ آیا اور لڑکے نے واقعہ بیان کیا تو وہ دوڑتا ہوا آپ کے پاس آیا اور کہا اے امیرالمؤمنین ایک درہم لے لیجیے کیونکہ قمیص کی قیمت دو درہم ہے لیکن آپ نے اسے قبول نہیں کیا اور فرمایا کہ میں نے خوشی سے اسے یہ قیمت دی ہے۔ درہم و دینار سے سخت نفرت کرتے تھے اور فرماتے تھے اے صفرا، اے بیضا، میرے غیر کو فریب دے۔ اے دنیا میں نے تجھے تین طلاقیں دیدی ہیں۔



لفظ کے معنی صیغوں کی شناخت اور ان کی ترتیب آپ کو پہلے سے معلوم ہے اسلیے یہاں کچھ نہیں لکھا گیا اگر ضرورت ہو تو "عربی زبان کے دس سبق" کے تیسرے، ساتویں اور نویں سبق اور "قرآن مجید کی پہلی کتاب" کے چوتھے سبق (نادا) پر ایک نظر ڈال لیجیے۔

دوسرا سبق

(۱) قرآن مجید :-

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ أَيْنَ
مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ
شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۗ وَمَا
اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ
فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا
كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ
عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ
وَاخْشَوْنِي ۝ وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ
كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا

آسکتے ہیں (ملاحظہ ہو پہلی کتاب چوتھا سبق) اس موقع پر تمام صیغوں کی طرف اشارہ ہو چکا ہے یہاں پورے صیغے پھر تفصیل سے لکھے جاتے ہیں تاکہ یاد میں کوئی غلطی نہ رہ جائے۔ باب (س) یای اور وا ی کے صیغے یکساں ہوتے ہیں اس لیے اسکے علیحدہ لکھنے کی ضرورت نہیں

ماضِی[1]

زَادَ زَادَا زَادُوْا زَادَتْ زَادَتَا زِدْنَ زِدْتَ[2]
زِدْتُمَا زِدْتُمْ زِدْتِ زِدْتُنَّ زِدْتُ زِدْنَا ۔

مضارع

يَزِيْدُ يَزِيْدَانِ يَزِيْدُوْنَ تَزِيْدُ تَزِيْدَانِ يَزِدْنَ
تَزِيْدُوْنَ تَزِيْدِيْنَ تَزِدْنَ اَزِيْدُ نَزِيْدُ ۔

امر

زِدْ زِيْدَا زِيْدُوْا زِيْدِيْ زِدْنَ ۔

نہی

لَا تَزِدْ لَا تَزِيْدَا لَا تَزِيْدُوْا لَا تَزِيْدِيْ لَا تَزِدْنَ

[1] ماضی مضارع امر وغیرہ کے صیغوں اور معنوں کی ترتیب سمجھنے کیلیے عربی زبان کے دس سبق کا سبق ۳، ۷، ۸، ۹ ملاحظہ ہو [2] د اور ت اکٹھا ہوتے ہیں تو دونوں کو ملا کر بھی پڑھتے ہیں مثلاً زِدْتَ کو زِدُّتَ۔

ان الذین اوتوا الکتب لیعلمون انہ الحق من ربھم
کہہ کر اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کی نبوت اور تحویل قبلہ کا یہ معاملہ علمائے اہل کتاب میں
پہلے ہی سے مشہور و معروف ہے اور یہ وہی قبلۂ ابراہیمی
ہے جسے تم محبوب رکھتے ہو اور جس کی طرف رخ کرنے کے
آرزومند ہو۔ دوسری آیت میں یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ یہ
صرف اہل کتاب ہی کی شہادت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے
نزدیک بھی حق ہے (وَاِنَّہٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ) تیسری جگہ
فرمایا کہ یہ قبلہ اس لیے مقرر کیا جاتا ہے تاکہ کسی کے لیے حیلہ
وحجت کی گنجائش نہ رہے۔ بعض علما کی یہ بھی رائے ہے کہ
پہلی آیت اس حالت کے متعلق ہے جب لوگ مسجد حرام کے
اندر ہوں دوسری آیت مسجد حرام سے باہر مگر مکہ معظمہ کے
اندر رہنے والوں کے بارہ میں ہے اور تیسری آیت سارے
عالم کے لیے ہے۔ چونکہ پہلی آیت میں ترضٰھا کا لفظ آگیا ہے
اسلیے دوسری آیت میں انہ للحق من ربك کہہ کر بتا یا
جا رہا ہے کہ یہ حکم محض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خوش
کرنے کے لیے نہیں ہے بلکہ واقعۃً حق ہے۔ اس کے بعد پھر
تیسری مرتبہ اس حکم کی تکرار کی غرض یہ ہے کہ ایسے برحق قبلہ
پر مداومت کرنا چاہیے۔

وَ يُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝

پورے دوسرے رکوع کا ترجمہ کیجیے نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے :-

وِجْهَةٌ - جہت - رُخ -

مُوَلِّی - پھیرنے والا - وَلّٰی کا اسم فاعل ہے -

اِسْتَبِقُوْا - اِسْتِبَاق (بروزن اِفْتِعَال) سبقت چاہنا - گردان کے لیے دیکھیے پہلی کتاب (بارھواں سبق آخری سطور انتخاب)

خَیْرٰت - نیکیاں - خَیْرٌ کی جمع ہے -

اَیْنَمَا - کہیں بھی -

اَرْسَلْنَا - اِرْسَال (بروزن اِفْعَال) - (ر-س-ل) بھیجنا - گردان کے لیے دیکھیے پہلی کتاب (پہلا سبق اِنْعَام)

لِئَلَّا - تاکہ نہ ہو - اصل میں یوں ہے (لِ + اَنْ + لَا) ن - لام میں ملا دیا گیا ہے -

تشریح :-

تحویل قبلہ کے حکم کو تاکید کے ساتھ تین مرتبہ ذکر کیا گیا لیکن کلام الٰہی کا اعجاز دیکھیے کہ ہر مرتبہ ایک خاص رعایت ملحوظ رکھی ہے اور ہر جگہ ایک نیا نکتہ پیش نظر ہے پہلی آیت میں

L753

(۲) (ا) اردو میں ترجمہ کیجیے :-

اِسْتَبَقْتَ - لَا تَسْتَبِقْ - خَشِيْتَ - تَخْشٰى - لَا تَخْشَ

لَا يَخْشَوْنَ - لَمْ تَخْشَ - خَشُوْا - زَكُّوْا - زَكَّيْتُمْ

لَمْ تَسْتَبِقْ - لَنْ يُرْسَلَ - لَمْ يُوَالِ -

لَقَدْ اَرْسَلَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِلَى النَّاسِ لِيُنْذِرَهُمْ وَيُبَشِّرَهُمْ وَيُعَلِّمَهُمُ

الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيَهِمْ وَقَدْ خَتَمَ بِهِ النُّبُوَّةَ

فَلَنْ يُّرْسِلَ بَعْدَهٗ رَسُوْلًا - قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ

وَجْهَهٗ لِلّٰهِ فَاتَّبَعَ الرَّسُوْلَ وَاسْتَبَقَ الْخَيْرَاتِ وَ

خَشِيَ يَوْمَ الدِّيْنِ -

(ب) اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :-

عن عبد الرحمٰن بن خباب السلمی قال خطب النبی

صلی اللہ علیہ وسلم فحث علی جیش العسرۃ فقال

عثمان رضی اللہ عنہ علیّ مأۃ بعیر باحلاسہا و

اقتابہا ثم حث فقال عثمان علیّ مائۃ اخری

باحلاسہا واقتابہا ثم نزل مرقاۃ من المنبر ثم

حث فقال عثمان علیّ مأۃ اخری باحلاسہا واقتابہا

فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول بیدہ

یحرکہا ما علی عثمان ما عمل بعد ھذا -

لِئَلَّا ۔ فَوَلُّوْا سے متعلق ہے مطلب یہ ہو کہ تم مسجد حرام کی طرف رُخ کر لو تاکہ شدید درجہ کے سرکشوں اور عناد پسندوں کے علاوہ اور کسی کو تمہارے خلاف اعتراض کی گنجائش نہ رہے اور کعبہ کی طرف رُخ کر لینے کے بعد اہل کتاب بھی دیکھ لیں کہ آپ اُن کے یہاں کے بیان کردہ اوصاف کے مطابق ہیں اور کفار عرب کا یہ شبہ بھی مٹ جائے کہ ملت ابراہیمی کا داعی قبلۂ ابراہیمی سے انحراف کیونکر کر سکتا ہے ۔۔۔ بعض مفسرین نے اَلَّذِیْنَ کو عَلَیْکُمْ سے بدل مانا ہے ان کے نزدیک مطلب یہ ہوگا کہ تحویل قبلہ کا حکم اسلیے ہوا ہے تاکہ لوگوں کو تم پر کوئی راہ اعتراض نہ مل سکے بلکہ ان ہی لوگوں پر اعتراض کی گنجایش ہو جنھوں نے زیادتی کا شیوہ اختیار کر رکھا ہے۔

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا کا تعلق وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ سے ہے یعنی یہ تحویل قبلہ ایسی ہی نعمت ہے۔ جیسی بعثت نبوی ۔۔۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کا سلسلہ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا سے قائم کیا جائے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے تمھیں بہترین قبلہ بخشا، تمھیں خیر الامم بنایا اور ایسے عظیم المرتبت نبی سے سرفراز فرمایا پس تمھیں چاہیے کہ ایسے کریم و رحیم معبود کا شکر ادا کرو اور ہمیشہ اس کی یاد میں رطب اللسان ہو۔

الحصى بجنبه وكان يطعم الناس طعام الامارة ويدخل بيته فياكل الخل والزيت ۔

(صفة الصفوة لابن الجوزی) ۔

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :۔

فتح موصلی کا بیان ہے کہ میں نے جنگل میں ایک لڑکے کو دیکھا جو ابھی تک سن بلوغ کو نہیں پہونچا تھا وہ اکیلا چل رہا تھا اور اپنے دونوں ہونٹوں کو حرکت دے رہا تھا میں نے اُسے سلام کیا اُس نے مجھے سلام کا جواب دیا پھر میں نے کہا کس طرف قصد ہے کہا اپنے رب کے گھر کی طرف ۔ میں نے کہا تم اپنے ہونٹوں کو کیوں حرکت دیتے ہو کہا اپنے رب کا کلام پڑھتا ہوں میں نے کہا تم ابھی مکلف نہیں ہوئے ہو ۔ اُس نے جواب دیا میں دیکھتا ہوں کہ موت مجھ سے کم عمر کو اٹھا لیتی ہے ۔ میں نے کہا لیکن تمھارے قدم چھوٹے ہیں اور تمھاری راہ طویل ہے اس نے کہا میرا کام صرف قدم اُٹھانا ہے پہونچانا اس کے ذمہ ہے ۔ میں نے کہا توشہ اور سواری کہاں ہے ؟ کہا میرا یقین میری زاد ہے اور میرے پیر میری سواری ہیں ۔ میں نے کہا میں روٹی اور پانی کے متعلق تم سے دریافت کرتا ہوں ۔ کہا اے شیخ آپ کا کیا خیال ہے ؟

اگر کوئی شخص آپ کو دعوت دے، تو کیا آپ کے لیے

كان رضى الله عنه اسلم قديما قبل دخول رسول الله صلى الله عليه وسلم دار الارقم وهاجر الى الحبشة الهجرتين ولما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى بدر خلفه على ابنته رقية ليمرضها و ضرب له بسهمه واجره وقال لك اجر رجل ممن شهد بدرا وزوجه ام كلثوم بعد وفاة رقية وقال لو كان عندى ثالثة لزوجتها عثمان — ويسمى ذا النورين لجمعه بنتى رسول الله صلى الله عليه وسلم — وبايع عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده فى بيعة الرضوان وقال بيده هذه يد عثمان فضرب بها على يده فقال هذه لعثمان — ووسع رضى الله عنه المسجد النبوى بامر النبى صلى الله عليه وسلم وباع بئر رومة و اباح ماءها وجعلها وقفا للمسلمين وكان يحيى الليل ويصوم النهار وربما يتم القرآن فى ركعة واحدة وكان متواضعا جدا قال الحسن رضى الله عنه رأيت عثمان نائما فى المسجد ورداءه تحت راسه فيجئ الرجل فيجلس كانه احدهم وقال رأيت عثمان يقيل فى المسجد وهو خليفة ويقوم واثر

آتا ہے۔ باب (ن) کے صیغے عَاذَ یَعُوْذُ (ملاحظہ ہو پہلی کتاب پہلا سبق) کی طرح آتے ہیں۔ اس موقع پر اجمالی ذکر ہو چکا ہے یہاں پھر تفصیل سے تمام صیغے لکھے جا رہے ہیں تاکہ مکمل طریقہ سے نظر کے سامنے آجائیں اور ذہن میں محفوظ ہو جائیں۔

ماضی

عَاذَ عَاذَا عَاذُوْا عَاذَتْ عَاذَتَا عُذْنَ عُذْتَ
عُذْتُمَا عُذْتُمْ عُذْتِ عُذْتُمَا عُذْتُنَّ عُذْتُ عُذْنَا

مضارع

يَعُوْذُ يَعُوْذَانِ يَعُوْذُوْنَ تَعُوْذُ تَعُوْذَانِ يَعُذْنَ
تَعُوْذُوْنَ تَعُوْذِيْنَ تَعُذْنَ اَعُوْذُ نَعُوْذُ۔

نہی	امر
لَا تَعُذْ لَا تَعُوْذَا لَا تَعُوْذُوْا لَا تَعُوْذِيْ لَا تَعُوْذَا لَا تَعُذْنَ	عُذْ عُوْذَا عُوْذُوْا عُوْذِيْ عُوْذَا عُذْنَ

تیسرا سبق

(۱) قرآن مجید:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

مناسب ہے کہ آپ اس کے گھر زاد راہ لاد کر لے جائیں۔ میرے آقا نے مجھے اپنے گھر کی طرف بلایا ہے میں اس کی دعوت پر لبیک کہتا ہوں یہ اس کا کام ہے کہ میرے لیے زاد راہ اور سواری کا انتظام کرے۔

الفاظ کے معانی

بلوغ۔ حُلُم۔ رُشْد۔	اٹھا لینا۔ اَخَذَ۔ تَوَقّٰی
اکیلا۔ وَحْدَہٗ	انتظام کرنا۔ تَهْيِئَةٌ مثل تَسْوِيَةٌ (پہلی کتاب سبق)
قدم۔ خُطْوَةٌ جمع خُطًا	قدم اٹھانا۔ نَقْلُ الْخُطَا۔
چھوٹے۔ تَصْغِيرَةٌ۔	پہونچانا۔ بَلَاغ۔
ہونٹ۔ شَفَةٌ	سواری۔ رَاحِلَةٌ۔
حرکت دینا۔ تحریک مثل تفعیل	دعوت دینا۔ دَعَا يَدْعُوْ
سلام کرنا۔ تَسْلِيْم	کیا خیال ہے؟ اَرَأَيْتَ
جواب دینا۔ رَدَّ عَلَىٰ۔	مناسب ہے۔ يَجْمُلُ (ک)، يَنْبَغِيْ (ل)
مکلف نہیں ہوا۔ فَاصْبَحَ مُكَلَّفًا لَمْ يُجْرِ	لاد کر لیجانا۔ حَمَلَ۔
قَلَمُ التَّكْلِيفِ عَلَيَّ۔	لبیک کہنا۔ تَلْبِيَةٌ مثل تَسْوِيَةٌ (پہلی کتاب سبق)

قواعد:-

اجوف یائی کا ذکر پچھلے سبق میں ہوچکا ہے اب اجوف واوی کا ذکر کیا جاتا ہے یہ (ن) یعنی نصر اور (س) یعنی سمع دو بابوں[1] سے

[1] ابواب کی تفصیل اور انکی شکلوں کی تشریح معلوم کرنے کیلئے پہلی کتاب کا سبق ۱۸ و ۲۰ دیکھیے۔

نَبْلُوَنَّ۔ اس کا مادہ (ب ل و) مصدر بَلاءٌ اور معنی آزمانا ہے صیغے خَلَا یَخْلُو کی طرح آئیں گے (پہلی کتاب پانچواں سبق)

جُوْعٌ ۔ بھوک۔

نَقْصٌ ۔ کمی۔

اَصَابَتْ ۔ اِصَابَۃٌ (ص و ب) پہونچنا۔ صیغے اِقَامَۃ کی طرح آئیں گے (پہلی کتاب دوسرا سبق)

صَلَوَاتٌ ۔ مہربانی صَلوٰۃ کی جمع ہے۔

شَعَائِرُ ۔ نشانیاں شِعَار کی جمع ہے۔

اِعْتَمَرَ ۔ اِعْتِمَار (ع م ر) عمرہ کرنا۔ عمرہ طواف کعبہ اور صفا و مروہ کے درمیان سَعی (دوڑنا) کا نام ہے یہ ایام حج کے علاوہ دوسرے دنوں میں بھی کیا جاتا ہے۔

جُنَاحٌ ۔ (ج ن ح) گناہ۔

شَاکِرٌ ۔ قدر دان۔

یَطَّوَّفَ ۔ اِطَّوُّفٌ بروزن اِفَّعُّلٌ (ط و ف) طواف کرنا۔ باب اور صیغوں کو سمجھنے کے لیے ملاحظہ ہو پہلی کتاب سبق ۱۶۔ لفظ اِشَّقَّقَ اور بیسواں سبق قواعد متعلق ابواب۔

تَطَوَّعَ ۔ تَطَوُّعٌ (ط و ع) خوشی سے کرنا۔ صیغوں کے لیے ملاحظہ ہو پہلی کتاب سولھواں سبق۔ لفظ تَفَجَّعَ۔

یُنْظَرُوْنَ ۔ اِنْظَار (ن ظ ر) مہلت دینا۔ مضارع مجہول ہے

أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ○ وَلَنَبْلُوَنَّكُم
بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ
وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ○ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم
مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ○ أُولَٰئِكَ
عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْمُهْتَدُونَ ○ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ ۖ
فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ
بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ○
إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ
مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۙ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ
اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ○ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا
وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ
الرَّحِيمُ ○ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ
أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ○
خَالِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ○
وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ○

تیسرے رکوع کا شروع سے آخر تک ترجمہ کیجیے نئے الفاظ کے معانی
اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے :-

بھی پیچ معلوم ہوں گے اور انسان سے ایثار و قربانی اور جانبازی و فداکاری کے حیرت انگیز واقعات ظاہر ہوں گے۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ۔ الیٰ اخر الآیۃ۔ حضرت ابراہیم جب حضرت ہاجرہ کو اللہ تعالےٰ کے حکم سے مکہ معظمہ کے بے آب و گیاہ خشک میدان میں چھوڑ آئے تو حضرت اسمٰعیل گود میں تھے جب ساتھ کا پانی ختم ہوگیا اور حضرت اسمعیل پیاس کی شدت سے تڑپنے لگے تو حضرت ہاجرہ پریشانی میں تڑپنے لگیں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے زمزم کا چشمہ جاری فرما دیا۔ یہ واقعہ اسی صفا و مروہ کے درمیان پیش آیا تھا۔ اس لیے صبر و ضبط کے اس امتحان کی یادگار کے طور پر صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا (سعی) بھی مراسم حج میں شامل کر دیا گیا ہے۔ حضرت اسمٰعیل کی قربانی کا واقعہ بھی مروہ ہی کے پاس ہوا ہے۔ اوپر کی آیتوں میں صبر و برداشت کی تلقین کی گئی ہے۔ یہاں صفا و مروہ کا ذکر کر کے صبر و برداشت کے اس عظیم الشان واقعہ کی جانب اشارہ کر دیا گیا جو ہمیشہ مشکلات و مصائب کے مواقع پر لوگوں کے لیے تسکین کا سہارا رہے گا۔

اسی سلسلہ میں لوگوں کے ایک شبہ کا بھی جواب دے دیا گیا۔ جاہلیت کے زمانہ میں مشرکین نے صفا اور مروہ کے پاس اساف و نائلہ نامی دو بت رکھ دیے تھے۔ فتح مکہ کے بعد گو یہ بت ختم کر دئے

نَظَر کے معنی تو ہیں دیکھنا لیکن باب اِفتعال میں آکر اِنْظَار کے معنی ہو جاتے ہیں مہلت دینا۔

تشریح :-

پچھلے رکوع میں تحویل قبلہ کے بارہ میں اہل کتاب کی مخالفت کا ذکر ہو چکا ہے اور اس سلسلہ میں فلا تَخْشَوْهُمْ کہہ کر مسلمانوں کا خوف دہراس دور کیا جا چکا ہے۔ اب اس رکوع میں مسلمانوں کو صبر کی تلقین کی جا رہی ہے اور انھیں آمادہ کیا جا رہا ہے کہ وہ اللہ کی طرف رجوع رہیں اور راہ حق میں ہر قسم کی مشکلات ومصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کریں۔ اپنے آپ کو ہر قسم کے اضطراب اور پریشانی سے روکنا اور دین حق کی راہ میں مضبوطی و ثبات قدمی کے ساتھ جاری رہنا یہی صبر ہے۔ اس کے بغیر کسی قسم کی کامیابی ناممکن ہے۔ آگے صلوٰۃ کے لفظ سے اشارہ ہے کہ صبر و برداشت کی یہ صفت تعلق باللہ کے بغیر دشوار ہے اور اس کے لیے نماز و دعا کا التزام ضروری ہے کیونکہ دعا قلب میں گداز پیدا کرے گی نماز اس گداز قلب کو مستحکم کرے گی اور اللہ تعالٰے کے ساتھ تعلق نہ صرف یہ کہ برابر قائم رہے گا بلکہ اس میں روز بروز گہرائی اور مضبوطی کا اضافہ ہوتا رہے گا۔ یہی محبت الٰہی قلب میں وہ قوت پیدا کرے گی جس کے سامنے مصیبتوں اور پریشانیوں کے پہاڑ

تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَلَمْ يَمُتْ اِلَّا وَهُوَ مُسْلِمٌ

(ب) اُردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

کان الطفیل الدوسی رجلا شاعرا شریفا نقدم مکة فلقیه رجال من قریش فقالوا انک قد مت بلاد نا وهذا الرجل فرق جماعتنا وشتت امرنا وانما قوله کالسحر یفرق به بین المرء وزوجه فلا تسمع منه قال فوالله ما زالوا بی حتی اجمعت ان لا اسمع منه شیئا ولا اکلمه فذهبت الی المسجد وقد حشوت اذنی قطنا فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم قائم یصلی فقمت قریبا منه فسمعت بعض قوله فقلت فی نفسی واثکل امی والله انی لرجل لبیب شاعر ما یخفی علی الحسن من القبیح فان کان حسنا قبلته وان کان قبیحا ترکته فذهبت الی بیته وقلت ان قومك قالوا لی کذا وکذا فاعرض امرك علی فعرض علی الاسلام وتلا علی القرآن فقلت لا والله ما سمعت قولا قط احسن من هذا فاسلمت ورجعت الی قومی فاتانی ابی فقلت الیك عنی فانك لست منی ولست منك قال ولم یا بنی قلت انی اسلمت واتبعت دین محمد قال یا بنی

تھے مگر پھر بھی مسلمانوں کو صفا اور مروہ کا طواف کرنے میں تامل تھا اس بنا پر یہ آیت نازل ہوئی اور لوگ طواف کرنے لگے۔
اس آیت کے الفاظ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا سے بظاہر یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ صفا اور مروہ کا طواف کچھ ضروری نہیں ہے لیکن واقعہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تصریح کی ہے اُن سے ایک مرتبہ اُن کے بھتیجے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس آیت سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے تو کچھ حرج نہیں حضرت عائشہ نے فرمایا نہیں ایسا نہیں ہے اگر مطلب یہی ہوتا جو تم کہتے ہو تو آیت یوں ہوتی فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا (اس پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ ان دونوں کا طواف نہ کرے) (بخاری۔ کتاب التفسیر)

(۲) ا۔ اردو میں ترجمہ کیجیے :۔

بَلَوْنَا۔ تَبْلِيْنَ۔ اِطَّوَّفْتُ۔ تَطَوَّفِيْنَ۔ تَطَوَّعْنَا۔ اَنْظِرْ۔ لَا تَنْظُرُوْا۔ تُبْتُ۔ يَتُبْنَ۔ لَا تَمُتْ۔ مِتُّ۔ اِطَّوَّفْ۔ تَطَوَّعُ۔

اِنَّ اللّٰهَ يَبْلُوْكُمْ بِالْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ وَاذْهَبُوْا اِلٰى مَكَّةَ وَاطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَنْ يُخَفِّفَ الْعَذَابَ عَنِ الْكُفَّارِ وَلَا يُنْظِرُهُمْ اِلَّا مَنْ

نکاح کر لیا اس کے کچھ عرصہ کے بعد ایک دن وہ عورت اپنے نئے شوہر کے ساتھ کھانا کھا رہی تھی بھنی ہوئی مرغی ان کے سامنے رکھی ہوئی تھی اتنے میں ایک سائل نے دروازہ پر دستک دی۔ اس آدمی نے اپنی بیوی سے کہا اسے یہ مرغی دے دو وہ اسے لے کر اس کی طرف گئی تو دیکھتی کیا ہے کہ وہ اس کا پہلا شوہر ہے اس نے مرغی اس کی طرف بڑھا دی اور روتی ہوئی واپس آئی شوہر نے پوچھا تم کیوں روتی ہو تو اس نے کہا یہ سائل میرا پہلا شوہر تھا۔ اس نے اس سے سارا قصہ بیان کیا اور کہا کہ کس طرح اس کے پہلے شوہر نے سائل کو جھڑکا تھا جب اس شخص نے یہ قصہ سنا تو کہا خدا کی قسم وہ سائل میں ہوں۔

الفاظ کے معانی

بھنی ہوئی ۔ مَشْوِیَّۃ ۔

دستک دینا۔ کھٹکھٹانا ۔ طرق (ن)

قرع (ف)

جھڑکنا ۔ نھر (ف)

بھگا دینا ۔ طرد (ن)

اس کے کچھ عرصہ بعد ۔ بعد ھذا

بزمانٍ یسیرٍ ۔

اتفاق ہوا ۔ اِتَّفَقَ ۔

فقیر ہونا ۔ اِفْتِقَاد (گردان کے لیے دیکھیے پہلی کتاب بارھواں سبق لفظ انتخاب)

جاتا رہنا ۔ زَالَ یَزُوْلُ ۔

طلاق دینا ۔ تطلیق (گردان کیلیے پہلی کتاب آٹھواں سبق لفظ تبشیر)

نکاح کرنا ۔ نکح ۔ (ض) تزوّج مثل تعجّب ۔ (پہلی کتاب ساتواں سبق)

بڑھا دینا ۔ دیدینا ۔ دفع الی (ف)

دینی دینك فقلت فاذهب فاغتسل وطهر ثيابك
ففعل ثم جاء فعرضت عليه الاسلام ثم اتتني صاحبتي
فقلت اليك عني فلست مني ولست منك قالت
ولم بابي انت قلت فرق بيني وبينك الاسلام
(میرے باپ تم پر قربان ہوں)
اني اسلمت وتابعت دين محمد قالت فديني دينك
(پیروی کرنا)
فاسلمت ثم دعوت دوسا فابطؤا علي ثم جئت رسول
(دیر کرنا)
الله صلى الله عليه وسلم فقلت قد غلبتني دوس
فادع الله عليهم[1] فقال اللهم اهد دوسا وقال
لي اخرج الى قومك فادعهم وارفق بهم (صفة الصفوة)
(نرمی کرنا)

(۳) عربی میں ترجمہ کیجئے :-

کسی شہر میں ایک آدمی رہتا تھا اس کے ساتھ اس کی بیوی تھی ایک دن وہ اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھا ہوا کھانا کھا رہا تھا ان دونوں کے سامنے ایک بھنی ہوئی مرغی رکھی ہوئی تھی دفعۃً ایک سائل آیا اور دروازہ پر دستک دی وہ آدمی باہر نکلا اور سائل پر بہت غصہ ہوا۔ اُسے جھڑکا اور بھگا دیا کچھ دنوں کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ وہ آدمی فقیر ہوگیا اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اُس نے ایک دوسرے شخص سے

---

[1] عربی میں لِ فائدہ کے لیے اور علٰی نقصان کے لیے آتا ہے دَعَا لَہٗ کے معنی ہیں اُس کے لیے دعا کی یعنی اس کے موافق دعا مانگی دَعَا عَلَیْہِ کا مطلب ہے اس پر دعا کی یعنے اس کے خلاف بد دعا کی ۱۲

نکاح کر لیا اس کے کچھ عرصہ کے بعد ایک دن وہ عورت اپنے نئے شوہر کے ساتھ کھانا کھا رہی تھی بھنی ہوئی مرغی ان کے سامنے رکھی ہوئی تھی اتنے میں ایک سائل نے دروازہ پر دستک دی۔ اس آدمی نے اپنی بیوی سے کہا اسے یہ مرغی دے دو وہ اسے لے کر اس کی طرف گئی تو دیکھتی کیا ہے کہ وہ اس کا پہلا شوہر ہے اس نے مرغی اس کی طرف بڑھا دی اور روتی ہوئی واپس آئی شوہر نے پوچھا تم کیوں روتی ہو تو اس نے کہا یہ سائل میرا پہلا شوہر تھا۔ اس نے اس سے سارا قصہ بیان کیا اور کہا کہ کس طرح اس کے پہلے شوہر نے سائل کو جھڑکا تھا جب اس شخص نے یہ قصہ سنا تو کہا خدا کی قسم وہ سائل میں ہوں۔

الفاظ کے معانی

بھنی ہوئی۔ مَشْوِیَّۃ۔
دستک دینا۔ کھٹکھٹانا۔ طرق (ن) قرع (ف)
جھڑکنا۔ نہر (ف)
بھگا دینا۔ طرد (ن)
اس کے کچھ عرصہ بعد۔ بعد ھٰذا بزمانٍ یسیرٍ۔
اتفاق ہوا۔ اِتَّفَقَ۔

فقیر ہونا۔ اِفْتِقَار (گردان کے لیے دیکھیے پہلی کتاب بارھواں سبق لفظ انتخاب)
جاتا رہنا۔ زَالَ یَزُوْلُ۔
طلاق دینا۔ تطلیق (گردان کیلیے پہلی کتاب آٹھواں سبق لفظ تبشیر)
نکاح کرنا۔ نکح۔ (ض) تزوّج مثل تعجّب۔ (پہلی کتاب ساتواں سبق)
بڑھا دینا۔ دیدینا۔ دفع الی (ف)

ديني دينك فقلت فاذهب فاغتسل وطهر ثيابك
ففعل ثم جاء فعرضت عليه الاسلام ثم اتتني صاحبتي
فقلت اليك عني فلست مني ولست منك قالت
ولم بابي انت قلت فرق بيني وبينك الاسلام
میرے باپ تم پر قربان ہوں
اني اسلمت وتابعت دين محمد قالت فديني دينك
پیروی کرنا
فاسلمت ثم دعوت دوسا فابطؤا علي ثم جئت رسول
دیر کرنا
الله صلى الله عليه وسلم فقلت قد غلبتني دوس
فادع الله عليهم[1] فقال اللهم اهد دوسا وقال
لي اخرج الى قومك فادعهم وارفق بهم (صفة الصفوة)
نرمی کرنا

(۳) عربی میں ترجمہ کیجئے :-
کسی شہر میں ایک آدمی رہتا تھا اس کے ساتھ اس کی بیوی
تھی ایک دن وہ اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھا ہوا کھانا کھا رہا
تھا ان دونوں کے سامنے ایک بھنی ہوئی مرغی رکھی ہوئی
تھی دفعۃً ایک سائل آیا اور دروازہ پر دستک دی وہ آدمی
باہر نکلا اور سائل پر بہت غصہ ہوا۔ اُسے جھڑکا اور بھگا دیا
کچھ دنوں کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ وہ آدمی فقیر ہوگیا اس نے
اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اس نے ایک دوسرے شخص سے

---

[1] عربی میں لِ فائدہ کے لیے اور عَلٰے نقصان کے لیے آتا ہے دَعَا لَهٗ کے معنی ہیں اُس کے لیے دعا کی یعنی اس کے موافق دعا مانگی دَعَا عَلَيْهِ کا مطلب ہے اس پر دعا کی یعنے اس کے خلاف بد دعا کی ۱۲

چوتھا سبق

۱) قرآن مجید :-

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ
النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَحْيَا
بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ
وَتَصْرِيفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُونَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۚ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا وَّأَنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝ إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ
الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ
الْأَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً
فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ۚ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ
أَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ۝

ترجمہ کیجیے نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے :-

قواعد :-

اجوف یائی (جس کا درمیانی حرف ی ہو) کا ذکر ہو چکا ہے اجوف واوی (جس کا درمیانی حرف واو ہو) (ن) اور اس دو بابوں سے آتا ہے باب (ن) مثلاً قول ۔صوم کے صیغے عَاذَ ۔یَعُوْذُ کی طرح آتے ہیں۔ قرآن مجید کی پہلی کتاب کے پہلے سبق میں عاذ کے صیغوں کا اجمالی ذکر ہو چکا ہے یہاں تفصیل سے پھر لکھے جا رہے ہیں ملاحظہ ہو :-

ماضی :-

عَاذَ عَاذَا عَاذُوْا عَاذَتْ عَاذَتَا عُذْنَ
عُذْتَ عُذْتُمَا عُذْتُمْ عُذْتِ عُذْتُنَّ عُذْتُ عُذْنَا

مضارع :-

يَعُوْذُ يَعُوْذَانِ يَعُوْذُوْنَ تَعُوْذُ تَعُوْذَانِ يَعُذْنَ
تَعُوْذُوْنَ تَعُوْذِيْنَ تَعُذْنَ اَعُوْذُ نَعُوْذُ ۔

امر :-

عُذْ عُوْذَا عُوْذُوْا عُوْذِيْ عُذْنَ ۔

نہی :-

لَا تَعُذْ لَا تَعُوْذَا لَا تَعُوْذُوْا لَا تَعُوْذِيْ
لَا تَعُذْنَ ۔

چھوٹی چیز بھی بغیر کسی بنانے والے کے نہیں بنتی ہے۔ تو زمین، آسمان، سورج، چاند، ستارے ساری کائنات کسی خالق اور صانع کے بغیر کیسے وجود میں آسکتی ہے۔ جب ذرا سے گھر کا انتظام بھی کسی عقلمند اور خوش سلیقہ منتظم کے بغیر نہیں چل سکتا ہے تو رات دن کی مرتب گردش موسموں کا باقاعدہ تغیر، ہواؤں کی مسلسل حرکت، بارش کا باضابطہ نظام کسی علیم و خبیر اور ذی عقل و ذی شعور ہستی کے بغیر کیسے چل سکتا ہے۔

وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ

میں أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ يَرَى کے مفعول کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔ إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اور إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ ..... موقع اور وقت ظاہر کرنے کے لیے آئے ہیں اور لَوْ کا جواب محذوف (UNDER STOOD) ہے یعنی لَوَقَعُوا فِي الْحَسْرَةِ ــــ لَنَدِمُوا ــــ لِمَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَنْدَادًا ــــ لَوْ أَدْ أَمْرًا هَائِلًا وغیرہ مطلب یہ ہوا کہ جس وقت عذاب سامنے آئے گا اور متبوعین اپنے تابعین سے اور مقتدا اپنے مقتدیوں سے علیحدگی اور بیزاری کا اظہار کرتے ہوں گے اگر اُس وقت کا

اِخْتِلَافٌ - بروزن اِفْتِعَالٌ (خ ل ف) صیغے اِنْتِخَابٌ کی طرح آئیں گے
(پہلی کتاب بارھویں سبق کی آخری سطور) آگے پیچھے آنا۔
فُلْكٌ - کشتی - واحد اور جمع دونوں کے لیے یہی لفظ آتا ہے۔
دَآبَّةٌ - زمین پر چلنے والا جانور - جمع دَوَآبّ۔
بَثٌّ - بروزن مَدٌّ (پہلی کتاب پانچواں سبق لفظ مَدٌّ) پھیلانا۔
تَصْرِیْفٌ - بروزن تَفْعِیْلٌ - پھیرنا۔
تَبَرَّءَ - تَبَرُّءٌ (ب ر ء) الگ ہو جانا - صیغے تَفَجُّرٌ (پہلی کتاب سولھویں سبق) کی طرح آتے ہیں۔
تَقَطَّعَتْ - تَقَطُّعٌ (ق ط ع) کٹ جانا - یہ بھی باب تفعّل سے ہو اس کے صیغے بھی تَفَجُّرٌ کی طرح آتے ہیں۔
اَسْبَاب - رشتے - وسیلے - سبب کی جمع ہے۔
کَرَّةٌ - دوبارہ واپسی۔

تشریح :-

اوپر کا رکوع وحدانیت کے اعلان اور مہر و رحمت کے بیان پر ختم ہوا تھا اس رکوع میں قدرت الٰہی کے آثار اور ربوبیت و مرحمت کے ایسے نشانات کی جانب اشارہ کیا گیا ہے جنھیں دیکھ کر معمولی عقل و فہم کا آدمی بھی خالق کائنات کے وجود اور اس کے کرم و رحم کے ظہور میں شک نہیں کر سکتا۔ نوع انسانی کا ہمیشہ سے یہ عام مشاہدہ و تجربہ ہے کہ کوئی چھوٹی سی

(ب) اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے:-

لما اظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم الاسلام
اظهر له المشركون العداوة فمنعه الله بعمه
ابى طالب فمشى اليه رجال من اشراف قريش و
طلبوا منه ان يكف ابن اخيه عن سب آلهتهم وعيب
دينهم وتضليل آباءهم او يخلي بينهم و بينه
فردهم ابو طالب ردًا جميلا فانصرفوا عنه - و لما
راوا ان هذه الوفادة لم تفدهم شيئا تنمروا
وحض بعضهم بعضا عليه ثم مشوا الى ابى طالب مرة
ثانية و قالوا له نحن لا نصبر على هذه الحالة اما ان
تكفه عما يقول او ننازلك فقال ابو طالب للنبى
صلى الله عليه وسلم يا ابن اخى ان قومك جاؤا الى
وقالوا لى كذا وكذا فابق علي وعلى نفسك و لا
تحملني من الامر ما لا اطيق فظن الرسول صلى الله
عليه وسلم ان عمه ضعف عن نصرته فقال والله يا عمّ[1]
لو وضعوا الشمس فى يميني والقمر فى يساري على ان
اترك هذا الامر ما تركته ثم استعبر و بكى فلما
ولى ناداه ابو طالب فقال اقبل يا ابن اخى فلما اقبل

---

[1] اصل میں عمّی ہے یعنی طلب کی حالت میں عموماً تخفیف کے لیے ی گر جاتی ہے ۱۲

ہولناک اور دردانگیز منظر ان نافرمانوں اور ظالموں کے سامنے آجائے تو یہ ندامت وحسرت میں مبتلا ہوں اور اللہ کے سوا کسی کو شریک نہ بنائیں۔

محذوفات ہر زبان میں ہوتے ہیں جو کبھی اختصار کے لیے اور کبھی عبارت کو زیادہ موثر اور زوردار بنانے کے سبب ہوتے ہیں۔ اُردو میں بھی یہ طریقہ بکثرت رائج ہے مثلاً جب آپ کسی سے ناراض ہوتے ہیں تو کہتے ہیں اچھا دیکھیے گا ـــ عنقریب معلوم ہوگا ـــ پتہ چلے گا۔ وغیرہ وغیرہ اس جگہ انجام ـــ نتیجہ وغیرہ محذوف ہے یا کوئی پوچھتا ہے آپ کہاں جاتے ہیں۔ جواب میں پورا جملہ کہنے کے بجائے صرف کہدیا جاتا ہے گھر ـــ اسی طرح کے سیکڑوں الفاظ روزمرہ گفتگو میں محذوف ہوا کرتے ہیں۔

(۲) (ل) اُردو میں ترجمہ کیجیے:ـــ

اِخْتَلَفْتُمْ ـ بَثَثْتُ ـ صَدَّقْنَا ـ أَحْبَبْتَ ـ لَا تَبُثُّ ـ يَرَيَانِ ـ أُسَرَى ـ لَا تَئِ ـ أَرَوْا ـ اِتَّبَعْنَا ـ تَقَطَّعُوا ـ تَسْبِقُونَ ـ بَثَثْنَا ـ أَبُثُّ ـ يَبْثُثْنَ ـ

بھی ہلاک کر دیں گی۔ جب قتیبہ نے یہ سنا تو بہت غصہ ہوا اور قسم کھائی کہ جب تک چین کی زمین کو روند نہ ڈالوں گا ہرگز واپس نہ ہوں گا۔ جب شاہ چین کو یہ خبر پہونچی تو وہ بہت ڈرا اور قتیبہ کے پاس سونے کی سینیوں میں چین کی مٹی بھیجی ان کے ساتھ بادشاہ زادوں کو سونے اور قیمتی ریشم کے ساتھ بھیجا اور کہا کہ جزیہ قبول کیجیے اور اس مٹی پر قدم رکھ دیجیے تاکہ آپ کی قسم پوری ہو جائے۔

الفاظ کے معانی

پار کرنا۔ عَبَرَ (ن)
یورپ۔ اُورُبّا۔
مقابل ہونا۔ بَرَزَ (ن) لِـ
شکست کھانا۔ اِنْهَزَمَ یَنْهَزِمُ
بھیجنا۔ اِرْسَال (مثل اِنعام پہلی کتاب سبق ۱)
وفد۔ وَفْدٌ۔
ڈرانا۔ تَخْوِیْف۔ تفعیل کے (مثل تَبْشِیْر پہلی کتاب آٹھواں سبق)

قسم کھانا۔ حَلَفَ (ض)
روندنا۔ وَطِئَ۔ یَطَأُ۔
ڈرنا۔ خَافَ یَخَافُ۔
سینی۔ صَحْفَة جمع صِحَاف
ریشم۔ حَرِیْرٌ۔
قسم۔ یَمِیْنٌ۔
قسم پوری ہونا۔ بَرَّ یَبَرُّ۔

قواعد:۔

اجوف واوی (جس کا درمیانی حرف واو ہو) کے ایک باب کا ذکر گذشتہ سبق میں ہو چکا ہے دوسرا باب (س) سے آتا ہے۔

عليه قال اذا ذهب نفسى ما احببت فوالله لا اسلمك
لشئى ابدا - فلما رأت قريش ان اباطالب قد ابى
خذلان ابن اخيه مشوا اليه بعمارة ابن الوليد
وقالوا له ان هذا الفتى انهد فتى فى قريش واجمله
فخذه واتخذه ولدا واسلم الينا ابن اخيك
هذا الذى خالف دينك ودين آبائك فنقتله
فقال لهم ابوطالب لبئس ما تسوموننى اتعطونى
ابنكم اغذوه لكم واعطيكم ابنى تقتلونه.

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

ولید ابن عبد الملک کے زمانہ میں محمد ابن قاسم نے سندھ فتح کیا
اور مسلمان ہندوستان میں داخل ہو گئے - طارق ابن زیاد نے
سمندر پار کیا اور یورپ کی سرزمین پر قدم رکھا - اندلس کا
بادشاہ بڑی فوج کے ساتھ مقابل ہوا لیکن شکست کھائی اور
مسلمان سارے ملک پر قابض ہو گئے - قتیبہ ابن مسلم نے بخارا
سمرقند، خوارزم اور کاشغر کو فتح کیا اور چین کے حدود تک
پہونچ گیا - اس نے شاہ چین کے پاس ایک وفد بھیجا لیکن
شاہ چین نے وفد کو ڈرایا اور کہا کہ اپنے سپہ سالار سے کہو
یہاں سے واپس جائے ورنہ میں تمھاری جانب ایسی فوجیں
بھیجوں گا جو تمھیں بھی قتل کر دیں گی اور تمھارے سپہ سالار کو

پانچواں سبق

(۱) قرآن مجید :-

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّلَا
تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ط اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○
اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْۗءِ وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا
عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا
اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاۗؤُھُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَـيْـــًٔـا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ○
وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ
اِلَّا دُعَاۗءً وَّنِدَاۗءً ط صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ○
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ
وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○ اِنَّمَا
حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ
اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ج فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ
فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ
ثَـمَنًا قَلِيْلًا اُولٰۗىِٕكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا
النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اس کے صیغوں کا اجمالی ذکر کَادَ یَکَادُ کے سلسلہ میں گزر چکا ہے (ملاحظہ ہو پہلی کتاب چھٹا سبق) خوف۔ نوم۔ سباسی باب سے آتے ہیں۔ صیغوں کی پوری تفصیل حسب ذیل ہے:۔

ماضی:۔

خَافَ خَافَا خَافُوْا خَافَتْ خَافَتَا خِفْنَ خِفْتَ خِفْتُمَا خِفْتُمْ خِفْتِ خِفْتُنَّ خِفْتُ خِفْنَا

مضارع:۔

يَخَافُ يَخَافَانِ يَخَافُوْنَ تَخَافُ تَخَافَانِ يَخَفْنَ تَخَافُوْنَ تَخَافِيْنَ تَخَفْنَ أَخَافُ نَخَافُ۔

امر:۔

خَفْ خَافَا خَافُوْا خَافِيْ خِفْنَ۔

نہی:۔

لَا تَخَفْ لَا تَخَافَا لَا تَخَافُوْا لَا تَخَافِيْ لَا تَخَفْنَ۔

اجوف یائی باب (س) بھی اسی وزن پر آتا ہے مثلاً نَالَ یَنَالُ



کرنے والا۔

عَادٍ۔ زیادتی کرنے والا۔ قدر حاجت سے تجاوز کرنے والا۔

إِثْم۔ گناہ۔ بُطُوْن۔ پیٹ۔ بَطْن کی جمع ہے۔

يُكَلِّمُ۔ تَكْلِيْم۔ مثل تَفْعِيْل (لثل م) بات کرنا۔ صیغوں کے لیے دیکھیے تبشیر (پہلی کتاب آٹھواں سبق)

مَا أَصْبَرَهُمْ۔ کیا ہی وہ برداشت کرنے والے ہیں۔ کس قدر صابر ہیں۔ یہ فعل تعجب ہے۔ اِس کا ایک وزن تو مَا أَفْعَلَ ہے اس کے بعد والے لفظ پر زبر ہوتا ہے مثلاً مَا أَحْسَنَ زَيْدًا (زید کیا ہی اچھا ہے) دوسرا وزن أَفْعِلْ بِہ ہے مثلاً أَحْسِنْ بِزَيْدٍ (زید کیا ہی اچھا ہے)۔

بِأَنَّ۔ اس وجہ سے کہ۔

تشریح :-

اس سے پہلے مشرکین اور کفار کی کج فہمی و کج روی اور اُس کے حسرتناک انجام کی جانب اشارہ ہو چکا ہے اب اس رکوع میں ان کی مزید گمراہی و غلط روی کا ذکر کیا جا رہا ہے اور ان کی وہ فاسد ذہنیت بے نقاب کی جا رہی ہے جس کی وجہ سے انھیں راہ ہدایت نصیب نہیں ہوتی —— اصل میں ساری خرابی کی بنیاد یہ تھی کہ وہ کسی بالاتر قانون و ضابطہ کے بجائے ہر بات اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق کرنے کے عادی تھے

وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ج وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ج
فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ○ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ
بِالْحَقِّ ط وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍ
بَعِيْدٍ ع۔

ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے :۔

خُطُوَات ۔ قدم ۔ خُطْوَۃٌ کی جمع ہے ۔

اَلْفَيْنَا ۔ اِلْفَاء (ل ف ی) پانا ۔ تمام صیغے اِحْیَاء (پہلی کتاب آٹھواں سبق) کی طرح آتے ہیں ۔

يَنْعِقُ ۔ نعق ۔ چلّانا ۔ باب (ض) سے ہے ۔

دُعَاء ۔ بُلانا ۔ نِدَاء ۔ پکارنا ۔

مَيْتَة ۔ مُردار ۔ خِنْزِيْر ۔ سُور ۔

اُهِلَّ ۔ اِهْلَال (ہ ل ل) پکارنا ۔ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ، کا مطلب یہ ہے کہ جس پر غیر اللہ کے لیے پکارا جائے یعنی وہ جانور جو اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا جائے اُس کا کھانا حرام ہے ۔ اُهِلَّ ماضی مجہول ہے تمام صیغے اِضْلَال (پہلی کتاب آٹھواں سبق) کی طرح آتے ہیں ۔

بَاغٍ ۔ حد سے نکل جانے والا ۔ طالب لذت ۔ سرکشی اور قانون شکنی

یہ لوگ کسی سمجھانے والے کی نصیحت سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔
ہیں اس صورت میں اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا سے پہلے مَثَلُ دَاعِیْ
محذوف ماننا پڑے گا یعنی ان لوگوں کو دعوت دینے والے کی مثال
اُس گلہ بان کی طرح ہے جو جانوروں کو پکارتا ہے جس طرح جانور
چیخ پکار کے سوا کوئی مفہوم نہیں سمجھتے اسی طرح کفار کسی سمجھانے
والے کی بات نہیں سمجھتے۔ لیکن بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ یہاں
داعی کی تشبیہ راعی (گلہ بان) سے ساتھ نہیں ہے بلکہ محض کفار کی
تشبیہ بیان کی جارہی ہے۔ ان حضرات کے نزدیک مطلب یہ ہے
کہ ان کافروں کی مثال اپنے بتوں سے پکارنے میں ایسی ہے
جیسے چرواہا اپنے گلہ کو پکارتا ہے جس طرح جانور چرواہے کی
بات نہیں سمجھتے اسی طرح بت ان کافروں کی دعاؤں اور
التجاؤں کو بھی سننے اور سمجھنے سے قاصر ہیں۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ ..... سے مردار، سور کا گوشت
بہتا ہوا خون حرام قرار پایا اور اسی کے ساتھ اُس جانور کا گوشت
بھی حرام کیا گیا جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا
جائے۔ کفار اپنے بتوں اور دیوتاؤں کے نام پہ جانور ذبح
کرتے تھے اور کھاتے تھے لیکن اسلام نے اس کو حرام قرار دیا
اور حکم دیا کہ صرف اللہ کے نام پر ذبیحہ ہو اور چھری چلاتے وقت
بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ضرور زبان سے کہا جائے حلال و حرام کے

شیطان نے برائیوں اور بے حیائیوں کو ان کی نظر میں ایسا محبوب بنا دیا تھا کہ جانوروں کی طرح بغیر سوچے سمجھے نسلاً بعد نسلٍ اسی غلط روش پر چل رہے تھے۔ افسوس کہ اس حالت پر نہ خود غور کرتے تھے نہ کسی دوسرے کے سمجھانے بجھانے کا اثر ہوتا تو پھر اصلاح کس طرح ہو سکتی تھی۔ سب سے بڑی مصیبت یہ تھی کہ اہلِ علم (اہل کتاب) اصلاح کی کوشش کے بجائے مزید گمراہی کا سامان کر رہے تھے۔ انھیں چاہیے تھا کہ لوگوں کے سامنے احکام الٰہی بیان کرتے لیکن اپنے اثر و اقتدار کو قائم رکھنے کی خاطر وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو چھپاتے تھے اور دنیاوی منافع کے لیے حکموں میں ادل و بدل کرتے رہتے تھے۔ اس رکوع میں اللہ تعالےٰ نے اس صورت حال کو وضاحت سے بیان کیا ہے اور مسلمانوں کو اس سے محفوظ رہنے کی ہدایت کی ہے۔

مشرکین نے اپنی جہالت سے بہت سی حلال چیزوں کو حرام اور بہت سی حرام چیزوں کو حلال قرار دے رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ اے لوگو حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً۔ کا مطلب یہ ہے کہ یہ کافر جانوروں کی طرح ہیں جس طرح جانور کسی شخص کی بات نہیں سمجھ سکتے ہیں اسی طرح

ايها الملك كنّا قوما اهل جاهلية نعبد الاصنام ونأكل
الميتة ونأتي الفواحش ونقطع الارحام ونسيئ الجوار
يأكل القوي منا الضعيف فكنا على ذلك حتى بعث
الله عز وجل الينا رسولا منا نعرف نسبه وصدقه
وامانته وعفافه فدعانا الى الله عز وجل لنوحده
ونعبده ونخلع ما كنا نعبد نحن وآباؤنا من دونه
من الحجارة والاوثان وامرنا بصدق الحديث
واداء الامانة وصلة الرحم وحسن الجوار والكف عن
المحارم والدماء ونهانا عن الفواحش وقول الزور
واكل مال اليتيم وقذف المحصنة وامرنا ان نعبد
الله ولا نشرك به شيئا وامرنا بالصلوة والزكوة و
والصيام فصدقنا - وآمنّا به فعدا علينا قومنا
فعذبونا وفتنونا عن ديننا ليردونا الى عبادة
الاوثان فلما قهرونا وظلمونا خرجنا الى بلادك
ورجونا ان لا نظلم عندك ايها الملك فقال له
النجاشي هل معك مما جاء به عن الله عز وجل
فقال له جعفر رضي الله عنه نعم وقرء عليه صدرا
من (كهيعص) فبكى النجاشي حتى اخضل لحيته ثم
قال ان هذا والذي جاء به موسى عليه السلام

متعلق چند تصریحات کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مزید اختیارات دیا گیا یُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ (نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان کے لیے پاک چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور خبیث گندی چیزوں کو حرام کرتے ہیں) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں مفصل احکام دیے اور ایک ایک حلال و حرام کی تفصیل کی اور تمام شکاری چڑیاں، درندے، نجس اور گندی چیزیں اور مضر اشیا سب حرام قرار دیں[1]۔

(ب) اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :-

لما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم اصحابه يُعذَّبون في مكة امرهم بالخروج الى ارض الحبشة فهاجر ثلاثة وثمانون رجلا وسبع عشرة امرءة فلما وصلوا الى الحبشة اكرم النجاشي مثواهم واعلنوا هنالك عبادتهم لا يخشون شرا۔ فلما بلغ ذلك قريشا بعثوا رجلين منهم الى النجاشي ليطلبا منه ردّهم الى بلادهم ولكنه ابى ان يُسلّمهم اليهما وارسل الى اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاؤا فقال لهم ما هذا الدين الذي فارقتم به قومكم فكلّمه جعفر ابن ابى طالب رضى الله عنه فقال له

---

[1] فقہاء نے اس بارہ میں مفصل کتابیں لکھی ہیں اُردو میں بھی تمیز الکلام فی مسائل الحلال و الحرام، ایک بہت اچھا رسالہ ہے ۱۲

پائی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہت غمگین ہوئے اور ان کی لاش اپنے ہاتھوں پر رکھی اور جب قبر کھُد گئی تو اپنے ہاتھوں سے اس میں رکھا۔

الفاظ کے معانی

پیغام (نکاح) دینا۔ خطب (ن)

بسر و چشم۔ سمع و طاعۃ

استمزاج کرنا۔ صلاح کرنا۔ اِسْتَأْمَرَ یَسْتَأْمِرُ۔

بیاہنا۔ شادی کرنا۔ تَزْوِیج۔ (باب تفعیل)

اُٹھنا۔ قَامَ یَقُوْمُ (مثل عاذ پہلی کتاب پہلا سبق)

خبر کرنا۔ اِخْبَار (افعال مثل انعام پہلی کتاب پہلا سبق)

رد کرنا۔ رَدَّ یَرُدُّ (مثل مدّ پہلی کتاب پانچواں سبق۔

حوالہ کر دینا۔ دفع الی (ف)

ضائع کرنا۔ اِضَاعَۃ مثل اِقَامَۃ (پہلی کتاب دوسرا سبق) تَضْیِیْع (باب تفعیل) ضَیَّعَ یُضَیِّعُ۔

شہادت پائی۔ قُتِلَ۔ اُسْتُشْهِدَ۔ اُسْتُشْهِدَ۔ ماضی یا مضارع جس کا موقع ہو استعمال ہوتا ہے لیکن ہمیشہ مجہول استعمال ہوتا ہے۔

ہاتھ۔ (کہنی تک) سَاعِد۔

قبر کھُد گئی۔ حُفِرَ۔

قواعد:-

دس سبق اور قرآن مجید کی پہلی کتاب میں فعل کی مختلف شکلوں کا ذکر ہو چکا ہے اور اجمالی طور پر تقریباً تمام ضروری گردانیں

لخرج من مشكوٰة واحدة۔
چراغدان۔ قندیل

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

جُلیبیب ایک بہت غریب آدمی تھے لیکن تھے سچے اور نیک مسلمان۔ اللہ اور اُس کے رسول سے بہت محبت کرتے تھے

ایک بار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لیے ایک انصاری کی لڑکی کو پیغام دیا۔ لڑکی کے باپ نے کہا بسروچشم، لیکن میں چاہتا ہوں کہ اُس کی ماں سے استمزاج کر لوں۔ وہ اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمھاری لڑکی کو پیغام دیتے ہیں کہا بہت اچھا کہا لیکن آپ اپنی ذات کے لیے نہیں چاہتے بلکہ جلیبیب کے لیے چاہتے ہیں۔ عورت نے کہا خدا کی قسم میں جلیبیب کے ساتھ اپنی بیٹی نہ بیاہوں گی جب باپ نے یہ سُنا تو اُٹھا تاکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر کرے لیکن لڑکی نے اپنے باپ سے کہا کیا آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کو رد کریں گے مجھے آپ کے حوالہ کر دیجیے آپ ہرگز مجھے ضائع نہ کریں گے۔ جب لڑکی کی بات سُنی تو ماں بھی راضی ہو گئی۔ باپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی اور آپ نے اس لڑکی کی شادی جلیبیب کے ساتھ کر دی اور اس کے لیے دعا کی۔ ایک مدت کے بعد جب کسی غزوہ میں جلیبیب نے شہادت

طور پر آشنا ہو چکے ہیں۔ اب اس کتاب میں انھیں الفاظ کی شکل میں بھی بیان کیا جا رہا ہے تاکہ دیکھنے، سمجھنے، یاد رکھنے اور برتنے میں سہولت ہو اچھا سلیے :۔

عربی میں الفاظ دو قسم کے ہوتے ہیں بعض کے آخر میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ ہمیشہ ایک ہی حالت قائم رہتی ہے یہ مَبْنِیْ کہلاتے ہیں بعض کے آخر میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے یہ مُعْرَبْ کہلاتے ہیں۔ مُعْرَبْ کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ بعض الفاظ میں ہر قسم کی تبدیلی ہوتی ہے انھیں مُنْصَرِفْ کہتے ہیں بعض الفاظ کے آخر میں معمولی تبدیلی ہوتی ہے یہ غَیْرِ مُنْصَرِفْ کہلاتے ہیں۔ غیر منصرف پر نہ کبھی تنوین (دو زبر دو زیر، دو پیش) آتی ہے۔ نہ زیر بلکہ زیر کے بجائے زبر ہوتا ہے مثلاً ذَهَبْتُ إِلَى لُقْمَانَ، جس لفظ میں مندرجۂ ذیل باتوں (سببوں) میں سے دو یا تین یا کوئی ایک ہی ایسی بات (سبب) پائی جائے جو دو باتوں (سببوں) کے برابر ہو تو وہ لفظ غیر منصرف ہوگا۔ یہ سب نو ہیں :۔

(۱) کوئی خاص نام ہو مثلاً اَیُّوْبُ (۲) مؤنث ہو مثلاً عَائِشَةُ (۳) وصف ہو مثلاً اَسْوَدُ (سیاہ) (۴) عجمی یعنی غیر عربی ہو مثلاً اِبْرَاهِیْمُ (یہ لفظ عبرانی ہے) (۵) آخر میں الف نون زائد ہو مثلاً لُقْمَانُ (۶) فعل کا وزن ہو مثلاً اَحْمَدُ

بیان کی جا چکی ہیں لیکن تفصیل و تشریح سے وہاں قصداً
کیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والوں پر زیادہ بار نہ پڑے۔ مقصود
یہ تھا کہ مختلف صیغے سرسری طور پر نظر سے گذر جاویں اور بار
کے استعمال سے اُن سے طبیعت مانوس ہو جائے۔ اب اس کتا
اور اُس کے بعد کے حصوں میں آہستہ آہستہ صیغوں اور گردا
کی تفصیل بیان کی جائے گی۔ پچھلے سبقوں میں اجوف واوی
اجوف یائی کی چند گردانیں لکھی گئی ہیں مزید گردانیں آئندہ
بیان ہوں گی۔

ان صرفی مسائل کے ساتھ نحوی قواعد بھی بیان کرنے ضرور
ہیں کیونکہ ان کے بغیر صحیح عبارت پڑھنا ناممکن ہے۔ اس سبق میں
چند بہت ضروری قاعدے بیان کیے گئے ہیں۔ پہلی کتاب میں لفظی
طور پر تو بہت ہی کم نحوی مسائل ذکر کیے گئے ہیں۔ کیونکہ ایسا کرنے
سے پڑھنے والوں کا ذہن بہت پریشان ہوتا اس لیے الفاظ کی
شکل میں قواعد بیان کرنے سے گریز کیا گیا۔ لیکن ایسی تدبیر کی گئی
کہ صرف کے ساتھ عملاً تمام ضروری نحوی قاعدوں سے بھی تعارف
ہو جائے۔ ترجمہ کے لیے بے اعراب عبارتیں دینے کا مقصد یہی تھا
کہ اعراب (زبر، زیر، پیش) لگانے میں پچھلے قاعدوں کی مشق
بھی ہوتی جائے اور نئے قاعدوں سے واقفیت بھی ہوتی
جائے۔ اس طرح تمام ضروری نحوی قاعدوں سے آپ سرسری

بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ
شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ
ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى
بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ
حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ كُتِبَ عَلَيْكُمْ
اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۨ الْوَصِيَّةُ
لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ
فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ فَمَنْ خَافَ مِنْ
مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

آیات مندرجہ بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے:۔

بِرّ ۔ نیکی۔ قِبَل ۔ طرف۔

ذَوِیْ ۔ والے ذُوْ کی جمع ہے پیش کی حالت میں ذَوُوْ کہتے ہیں زیر اور زبر کی حالت میں ذَوِیْ ہو جاتا ہے۔ تثنیہ (دو) کے لیے ذَوَا اور ذَوَیْ کہا جاتا ہے۔ قاعدہ بالکل وہی ہے جو آپ عربی زبان کے دس سبق کے دسویں سبق میں مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمِیْنَ کے متعلق پڑھ چکے ہیں۔ چونکہ تثنیہ اور جمع کا نون

(اَفْعَلُ کے وزن پر ہے) (۷) جمع ہو مثلاً مَسَاجِد (۸) درمیان میں کسی حرف کو بڑھائے بغیر دو اسموں کو ایک اسم بنا دیا گیا ہو۔ مثلاً بَعْلَبَكّ۔ حَضْرَمَوْت۔ (۹) عدل (جو اپنے اصلی وزن سے ہٹ کر کسی دوسرے وزن پر استعمال ہو) مثلاً عُمَر۔ زُفَر۔ ثُلَاث۔ رُبَاع۔

چھٹا سبق

(۱) قرآن مجید:۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى
الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ
وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ
الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا
عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ
وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ
عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ

مُوْصٍ ۔ وصیت کرنے والا ۔
جَنَفًا ۔ حق سے ہٹنا ۔ میلان ۔

تشریح :-

تحویل قبلہ کا ذکر پہلے گزر چکا ہے ۔ اہل کتاب کو اس تبدیلی پر بہت اعتراض تھا انھوں نے اس شدت کے ساتھ اس کی مخالفت کی اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس قدر نت معاندانہ پروپیگنڈا کیا کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ دین تمامتر یہی ہے کہ آدمی کسی سمت رُخ کرے اس کی ساری زندگی خواہ کیسی ہی بُری کیوں نہ ہو لیکن اگر عبادت کے وقت اُس نے اپنا رُخ بیت المقدس کی طرف کر لیا تو بس اُس کی نجات کے لیے یہ کافی ہے ۔ اس رکوع کی ابتدائی آیتوں میں اللہ تعالےٰ نے ان کے اس خیال کی تردید کی اور بتایا کہ اصلی نیکی یہ نہیں ہے کہ آدمی پورب یا پچھم کی طرف رُخ کرے بلکہ حقیقی نیکی یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اور نیک عملی کی زندگی بسر کرے ۔ بعض مفسرین کی رائے ہے کہ ان آیتوں میں مسلمانوں کو بھی متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ یہ نہ سمجھ لیں کہ صرف کعبہ کی طرف رخ کر لینے سے اُنھوں نے اصلی مقصد حاصل کر لیا ہے بلکہ انھیں ایمان صحیح اور عمل صالح کے بغیر دنیا و آخرت میں کامیابی و کامگاری نا ممکن ہے ۔ (رازی)

اضافت کی حالت میں گر جاتا ہے[1] اس لیے ذَوُوْ۔ ذَوِیْ۔
ذَوَا۔ ذَوَیْ کا نون بھی باقی نہیں رہتا کیونکہ یہ مضاف ہوتے ہیں

اِبْنُ السَّبِیْلِ۔ مسافر۔

رِقَاب۔ رَقَبَۃ کی جمع ہے مراد ہے غلام۔

مُوْفُوْنَ۔ پورا کرنے والے۔ مُوْفِیْ کی جمع ہے اِیْفَاء مصدر ہے گردان کے لیے دیکھیے پہلی کتاب گیارھواں سبق۔

بَاْسَاء۔ شدت فقر و فاقہ۔

ضَرَّاء۔ شدت مرض و تکلیف۔

حِیْنَ۔ وقت۔ بَاْسٌ۔ جنگ۔

قِصَاص۔ برابر کا بدلہ۔

قَتْلٰی۔ مقتول۔ قتیل کی جمع ہے۔

حُرٌّ۔ آزاد۔ جمع اَحْرَار۔ اُنْثٰی۔ عورت۔

اَلْبَاب۔ عقل لُبٌّ کی جمع ہے۔ اُولِیْ والے۔ پیش کی حالت میں اُولُوْ اور زبر اور زیر کی حالت میں اُولِیْ ہوتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح آپ مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمِیْنَ کے متعلق پڑھ چکے ہیں۔

حَیْفٌ۔ مال۔ بِمَعْرُوْف۔ مطابق دستور۔ اچھی طرح

---

[1] مزید وضاحت کے لیے چند مثالوں کو ملاحظہ فرمایئے۔ شہر کے مسلمان۔ مُسْلِمُوْ مَدِیْنَۃٍ گاؤں کے دو مرد۔ رَجُلَا قَرْیَۃٍ۔ گھر کے سب نوکر۔ خَادِمُوْ الْبَیْتِ۔ گھر کے دو نوکر خَادِمَا الْبَیْتِ۔ محمود کے سب مددگار۔ نَاصِرُوْ مَحْمُوْدٍ۔ محمود کے دو مددگار نَاصِرَا مَحْمُوْدٍ۔ دیکھیے اضافت کی وجہ سے ان سب تثنیہ اور جمع کے آخر سے نون گر گیا ہے ۱۲

جب آزاد آزاد کو قتل کرے، غلام غلام کو قتل کرے، عورت عورت کو قتل کرے لیکن اگر عورت مرد کو قتل کرے یا آزاد غلام کو قتل کرے تو قصاص نہ لیا جائے گا۔ درحقیقت اس جگہ ان احکام کو بیان کرنا مقصود نہیں ہے۔ بلکہ اس موقع پر جاہلیت کے اس غلط رواج کی تردید پیش نظر ہے کہ ان میں جب دو جماعتوں یا قبیلوں کے درمیان قتل و خونریزی کے واقعات پیش آتے تھے تو معزز اور غالب قبیلہ کے افراد سخت انتقامی کارروائی کرتے تھے۔ اپنے ایک آدمی کے بدلہ میں دوسرے قبیلہ کے کئی کئی آدمیوں کی جان لیتے تھے، عورتوں کے بدلہ میں بہترین مردوں کو قتل کرتے تھے۔ غلاموں کے بدلہ میں بڑے بڑے سرداروں کو مار ڈالتے تھے تب کہیں مشکل سے ان کی آتش انتقام ٹھنڈی ہوتی تھی۔ اسلام نے اس غلط رواج کو مٹایا اور جس طرح زندگی کے تمام معاملات میں انسانوں کے درمیان مساوات قائم کی اسی طرح قتل کے احکام میں بھی تمام لوگوں کے درمیان انصاف اور مساوات کے اصول کو رائج کیا اور صاف صاف اعلان کر دیا کہ اس بارہ میں جاہلیت کے تمام

---

۱۵ ان مسائل کا اصولی اور قانونی بیان سورہ مائدہ کی آیت اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ط (جان کے بدلہ میں جان آنکھ کے بدلہ میں آنکھ ناک کے بدلہ میں ناک کان کے بدلہ میں کان دانت کے بدلہ میں دانت اور زخموں کا بدلہ ہے) میں ہے ۱۲

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ .... میں بِرٌّ یا تو بَارٌّ (نیکی کرنے والے) کے معنی میں ہے یا اس سے پہلے ذا محذوف ہے یا اَلْبِرَّ کے بعد ایک بِرّ اور محذوف ہو یعنی وَلٰكِنَّ الْبِرَّ بِرُّ مَنْ اٰمَنَ (لیکن نیکی اُس شخص کی نیکی ہو جو ایمان لایا) ایسے محذوفات عام طور پر ہر زبان میں استعمال ہوتے ہیں جیسا کہ اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے۔

جمع مذکر سالم[۵] پیش کی حالت میں وَ کے ساتھ اور زبر کی حالت میں یَ کے ساتھ ہوتی ہے جیسا کہ مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمِیْنَ کے متعلق عربی زبان کے دس سبق میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ اب یہاں اس آیت میں قابل غور یہ ہے کہ اَلْمُوْفُوْنَ پیش کی حالت میں اور اَلصّٰبِرِیْنَ زبر کی حالت میں کیوں ہیں عام قاعدہ کے اعتبار سے دونوں کی ایک حالت ہونی چاہیے۔ لیکن یہاں عبارت میں لطف اور تفنن پیدا کرنے کے لیے دونوں لفظوں کی حالت میں فرق کر دیا گیا اس طرز کو فن بلاغت کی اصطلاح میں قطع کہتے ہیں۔

اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى سے یہ مراد نہیں ہے کہ قصاص صرف اسی صورت میں لیا جائیگا۔

۵۔ جمع کی دو قسمیں ہیں اگر واحد کا وزن قائم رہے تو اُسے جمع سالم کہتے ہیں جیسے مُسْلِمٌ کی جمع مُسْلِمُوْنَ۔ عَالِمٌ کی جمع عَالِمُوْنَ لیکن اگر جمع کی صورت میں واحد کا وزن ٹوٹ جائے تو اُسے جمع مکسر (ٹوٹی ہوئی جمع) کہتے ہیں مثلاً عَالِم کی جمع عُلَمَاء ۱۲۔

قصور کو بلا معاوضہ معاف کر سکتے ہیں یا اگر ضرورت سمجھیں اور
حالات کا تقاضا ہو تو کوئی مناسب رقم بھی لے سکتے ہیں، تاکہ
مقتول کی موت سے جو معاشی ابتری پیدا ہو گئی ہو وہ دور ہو سکے۔
جاں بخشی کا یہ اصول قاتل اور اس کے متعلقین کے لیے تو ظاہر
ہی ہے کہ رحمت کا پیغام ہے لیکن غور کیجیے تو عفو و مہربانی اور
عنایت و حسن سلوک کا یہ طریقہ ساری جماعت کے لیے پیام خیر و
برکت ہے کیونکہ قتل سے ایک شخص کی جان تو پہلے ہی ختم
ہو جاتی ہے قصاص سے دوسرے کی بھی جان چلی جاتی ہے
اس طرح قومی طاقت میں دو آدمیوں کی کمی ہو جاتی ہے اس کے
علاوہ پہلے قتل کے حادثہ سے ایک خاندان کے دل میں غصہ اور
انتقام کے جذبات بھڑک اٹھتے ہیں پھر قصاص کے بعد دوسرے
خاندان والے بھی جوش غضب سے بھر جاتے ہیں اس طرح دو آدمیوں
کی جانیں بھی جاتی ہیں اور دو گروہوں کے درمیاں تعلقات
بھی خراب ہوتے ہیں جس کی وجہ سے قومی وحدت میں فراق
پیدا ہوتا ہے اور اجتماعی طاقت کمزور ہو جاتی ہے اس بنا پر
شریعت نے مقتول کے بدلہ میں قاتل کو قتل کر دینے سے پہلے
اس کا موقع دیا کہ وہ اور اس کے خاندان والے اگر اپنے طرز عمل اور
حسن سلوک سے مقتول کے عزیزوں کو ایسا متاثر کر سکیں
کہ قتل کی تلخی ان کے دل سے اتنی محو ہو جائے کہ وہ قاتل کا

دستور باطل ہیں۔

اس سلسلہ میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے اسلام نے قصاص کے ساتھ دیت (خون بہا) کو بھی جائز قرار دیا یعنی اگر مقتول کے ورثا راضی ہوں تو قتل کرنے کے بجائے قاتل سے کوئی رقم لے کر اس کی جان بخشی کی جا سکتی ہے قرآن مجید نے اس کو تخفیف و رحمت قرار دیا اور واقعہ بھی یہی ہے کہ یہ اللہ تعالے کی بڑی مہربانی ہے۔ غور کیجیے قصاص سے مقصود کیا ہے یہی نہ کہ آئندہ قتل و خونریزی کا سد باب ہو اور انسانی جانیں محفوظ رہیں۔ جب لوگوں کو یہ معلوم ہوگا کہ قتل کے بدلہ میں انہیں بھی قتل ہونا پڑے گا تو قدرۃً وہ اس سے اجتناب کریں گے اسی حقیقت کو قرآن مجید کے معجزانہ بیان میں فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ (قصاص میں زندگی ہے) کہہ کر دو لفظوں میں ادا کر دیا گیا[1] ہے۔ لیکن اگر کوئی انسان ارتکاب جرم کے بعد دل سے نادم ہو تو اس کے لیے کیا راہ ہے اس بارہ میں تمام قانون ساز جماعتیں خاموش ہیں صرف اسلام ہی کے جامع اور ہمہ گیر قانون میں اس صورت حال میں بھی رہنمائی کا سامان موجود ہے۔ اس کے نزدیک اگر مقتول کے وارث راضی ہوں تو وہ اسے دم خطا کا سے

[1] فصاحت و بلاغت کے ماہر اس مختصر فقرہ پر عش عش کرتے ہیں جاہلیت کے طویل فقروں کے بجائے صرف دو لفظوں میں ایک عظیم الشان حقیقت بیان کر دی ۱۲

ضرورت نہیں ہے) البتہ مرنے والے کو اختیار ہے کہ جن لوگوں کو اس کے مال میں وراثت نہ مل سکتی ہو اُن کے لیے وصیت کر جائے لیکن کسی مال میں تہائی مال سے زیادہ وصیت کی اجازت نہیں ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں تصریح ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ اُن کے صرف ایک ہی لڑکی تھی وہ چاہتے تھے کہ اپنا سارا مال راہ الٰہی میں وقف کر دیں اُنھوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنے سارے مال کی وصیت کر دوں فرمایا نہیں عرض کی پھر نصف فرمایا نہیں کہا پھر ثلث (تہائی) فرمایا ہاں ثلث اور ثلث بہت ہے۔ اس کے بعد لوگ ثلث کی وصیت کرنے لگے اور آپ نے ان کے لیے اسے جائز قرار دیا۔

(۳) (ا) اُردو میں ترجمہ کیجیے :-

تُوُفِّيَ - اَوْفَيْتَ - اَوْصَيْنَا - اَوْصِ - آتَيْتَ - قُلْنَ - اِتَّقَيْتُمْ - عَفَوْتُ - اِعْتَدُوْا - اَصْلَحْنَا -

(ب) اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :-

بعث رسول الله صلے الله عليه وسلم كتابا الى هرقل فيه "بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبد الله ورسوله الى هرقل عظيم الروم سلام

قصور معاف کردیں یا خون بہا (دیت) لے کر جاں بخشی پر آمادہ ہو جائیں تو اس کی جان بچ سکتی ہے۔ اس موقع پر اللہ تعالےٰ نے ایک طرف آخِیہِ کا لفظ کہہ کر مقتول کے وارثوں کے جذبۂ ہمدردی کو اُبھارا ہے دوسری طرف اِتّبَاع معروف اور اِحسَان کی تاکید کر کے قاتل اور اُس کے متعلقین کو نیکی اور حسن سلوک پر آمادہ کیا ہے۔

اس طرح قتل کے بعد عفو و جاں بخشی سے تلخیوں اور ناگواریوں کے بجائے لطف و مہربانی اور عنایت و حسن سلوک کی ایسی فضا قائم ہو جاتی ہے کہ محبت و ہمدردی کے ٹوٹے ہوئے رشتے دوبارہ استوار ہو جاتے ہیں اور ان میں ایسا استحکام پیدا ہو جاتا ہے کہ قومی اتحاد اور جماعتی طاقت پہلے سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔

کُتِبَ عَلَیْکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَکَ خَیْرًا اِلْوَصِیَّۃُ کے مطابق پہلے حکم تھا کہ ہر مسلمان بحالت مرض موت اپنے مال اور جائداد میں اپنے عزیزوں اور قرابت داروں کے لیے وصیت کر جائے۔ لیکن بعد کو سورۂ نسا میں وراثت کے مفصل احکام نازل ہوئے اور وصیت کی فرضیت ساقط ہو گئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تصریح سے فرما دیا۔ اِنَّ اللّٰہَ اَعْطٰی کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ فَلَا وَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ (اللہ تعالےٰ نے ہر ایک حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے اب کسی وارث کے لیے وصیت نہیں ہے

لدينه بعد ان يدخل فيه قلت لا قال فهل كنتم
تتهمونه بالكذب قبل ان يقول ما قال قلت لا قال
فهل يغدر قلت لا قال ماذا يامركم قلت يقول
بدعہدی کرنا
اعبدوا الله وحده ولا تشركوا به شيئا واتركوا
ما يقول آباؤكم ويامرنا بالصلوة والصدق
والعفاف والصلة فقال للترجمان قل له سألتك
پاکدامنی حسن سلوک
عن نسبه فذكرت انه فيكم ذو نسب وكذلك
الرسل تبعث في نسب قومها وسألتك هل قال
احد منكم هذا القول فذكرت ان لا قلت لو
كان احد قال هذا القول قبله لقلت رجل
يأتسي بقول قيل قبله وسألتك هل كان من
نقل کرنا، اقتدا کرنا
آبائه من ملك فذكرت ان لا فقلت فلو كان من
آبائه من ملك قلت رجل يطلب ملك ابيه و
سألتك هل كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان يقول
ما قال فذكرت ان لا فقد اعرف انه لم يكن
ليذر الكذب على الناس ويكذب على الله و
چھوڑنا
سألتك اشراف الناس اتبعوه ام ضعفاؤهم
فذكرت ان ضعفاؤهم اتبعوه وهم اتباع
الرسل وسألتك ايزيدون ام ينقصون فذكرت

على من اتبع الهدى اما بعد فانى ادعوك
بدعاية الاسلام اسلم تسلم يؤتك الله
اجرك مرتين فان توليت فان عليك اثم الاريسيين
ويا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا
وبينكم ان لا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا
ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله
فان تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون" فلما
وصل اليه الكتاب دعا ابا سفيان واصحابه وهم
كانوا تجارا بالشام فى ذلك الحين) فقال" ايكم
اقرب نسبا بهذا الرجل الذى يزعم نبى قال ابو سفيان
فقلت انا اقربهم نسبا فقال ادنوه منى وقربوا
اصحابه فاجعلوهم عند ظهره ثم قال لترجمانه قل
لهم انى سائل هذا عن هذا الرجل فان كذبنى
فكذبوه ثم قال كيف نسبه فيكم قلت هو فينا ذو
نسب قال فهل قال هذا القول منكم احد قط
قبله قلت لا قال فهل كان من آبائه من ملك قلت
لا قال فاشراف الناس اتبعوه ام ضعفاؤهم
قلت بل ضعفاؤهم قال ايزيدون ام ينقصون
قلت بل يزيدون قال فهل يرتد احدهم سخطة

آپ اس وقت سو جائیے میں آپ کو رات کے آخر میں جگا دوں گا
مہاجر سو گئے اور انصاری کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ ابھی
وہ نماز ہی میں تھے کہ کسی دشمن نے انھیں تیر مارا لیکن انھوں
نے جنبش نہیں کی اور نہ نماز توڑی اس نے پھر ایک تیر مارا لیکن
اس مرتبہ بھی انھوں نے تیر کھینچ لیا اور جس طرح نماز پڑھتے تھے
پڑھتے رہے جب اُس نے تیسرا تیر مارا تو انھوں نے رکوع اور
سجدہ کیا اور سلام پھیرا پھر اپنے ساتھی کو جگایا جب مہاجر
جاگے تو دشمن بھاگا انھوں نے دیکھا کہ دشمن کی تیر اندازیوں
سے انصاری زخمی ہو گئے ہیں اور ان کے جسم سے خون بہ رہا ہے
کہا آپ نے مجھے اس سے پہلے کیوں نہ خبر کی۔ انصاری نے کہا
میں نے ایک سورۃ شروع کی تھی میں نے پسند نہیں کیا کہ اُس کو
منقطع کر دوں خدا کی قسم اگر میں خوف نہ کرتا کہ اس حد کو ضائع
کر دوں گا جس کی حفاظت کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
مجھے حکم دیا تھا تو ہرگز اس نماز کو نہ توڑتا اگرچہ میں قتل کر دیا جاتا۔

الفاظ کے معانی

بندگی۔ عِبَادَۃ۔	جنگ۔ قتال۔ حرب۔
کوشش کرنا۔ اِجْتِہَاد (بروزن	واپس ہونا۔ رجع (ض) فعل (ن)
اِنْتِعَال۔ پہلی کتاب بیسواں سبق)	گھاٹی۔ شِعْب۔
ایک انصاری۔ رَجُلٌ مِّنَ الاَنصار	کون دو آدمی۔ مَنْ رَجُلَانِ۔

انھم یزیدون وکذلك امر الایمان حتی یتم وسالتك
ایرتد احد سخطة لدینه بعد ان یدخل فیه فذکرت
ان لا وکذلك الایمان حین تخالط بشاشته القلوب
وسألتك ھل یغدر فذکرت ان لا وکذلك الرسل
لا تغدر وسالتك بما یامرکم فذکرت انه
یامرکم ان تعبدوا اللہ ولا تشرکوا به شیئا وینھاکم
عن عبادة الاوثان ویامرکم بالصلوة والصدق
والعفاف فان کان ما تقول حقا فسیملك موضع
قدمی ھاتین ؛ (بخاری)

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی اللہ تعالےٰ سے بہت
محبت کرتے تھے اور اس کی بندگی میں بڑی کوشش کرتے
تھے۔ ایک مرتبہ ایک انصاری کسی غزوہ میں گئے جنگ کے بعد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے اور رات میں ایک
گھاٹی میں اترے۔ آپ نے فرمایا آج اس رات کو کون دو آدمی
ہماری حفاظت کریں گے۔ ایک مہاجر اور ایک انصاری نے کہا
یا رسول اللہ ہم آپ کی حفاظت کریں گے۔ جب مسلمان سو گئے تو
دونوں گھاٹی کے دہانہ کی جانب گئے تاکہ کوئی دشمن اُس سمت سے
نہ داخل ہونے پائے۔ انصاری نے اپنے ساتھی مہاجر سے کہا

لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ -

إنَّ اور أنَّ کے معنی ایک ہی ہیں صرف استعمال میں یہ فرق ہے کہ إنَّ جملہ کے شروع میں آتا ہے اور أنَّ جملہ کے درمیان میں آتا ہے -

ساتواں سبق

(۱) قرآن مجید :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ
عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا
مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ
فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ
خَيْرٌ لَهُ ۚ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝
شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى
لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ
مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ
سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ
وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا
اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَإِذَا سَأَلَكَ

حفاظت کرنا۔ کَلَأَ (ف) حرس (ن)

دہانہ۔ فَم۔

جگانا۔ اِیقَاظ (مثل اِیقان پہلی کتاب دوسرا سبق)

تیر مارنا۔ رَمیٰ۔ یَرمِی۔

جنبش کرنا۔ تحرّک۔ (بروزن تَفَعُّل صیغوں کے لیے دیکھیے تَفَعُّل پہلی کتاب سولھواں سبق)

کھینچنا۔ نَزَعَ (ف)

جاگنا۔ اِستَیقَظَ یَستَیقِظُ۔

تیراندازیاں۔ رَمیَات۔

زخمی ہوگئے۔ جُرِحَ۔

شروع کرنا۔ اِفتِتَاح۔ (بروزن اِفتِعَال پہلی کتاب بیسواں سبق)

حد۔ ثَغر۔ جمع ثُغُور۔

توڑنا۔ قَطَعَ (ف)

قواعد:-

پہلی کتاب کے ترجموں کی اصلاح کے سلسلہ میں تمام ضروری قاعدوں سے ہلکا تعارف ہوچکا ہے اب علیحدہ علیحدہ ہر ایک ذرا وضاحت سے بیان کیا جا رہا ہے:-

اِنَّ	اَنَّ	کَاَنَّ	لَیتَ	لٰکِنَّ	لَعَلَّ
بیشک	بیشک	گویا کہ	کاش کہ	لیکن	شاید کہ

مذکورہ بالا الفاظ نحوی اصطلاح میں حروف مشبہ بالفعل کہلاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی حرف جس لفظ سے پہلے آتا ہے اس کے آخری حرف کو زبر کر دیتا ہے مثلاً اِنَّ زَیدًا عَالِمٌ۔ لٰکِنَّ بَکرًا جَاهِلٌ۔ کَاَنَّ حَامِدًا شَاعِرٌ۔ لَعَلَّ مَحمُودًا مَرِیضٌ۔

عِدَّۃ ۔ شمار۔ گنتی ۔

یُطِیقُوْنَ ۔ اِطَاقَۃ ۔ (ط و ق) بمشکل طاقت رکھنا۔ گردان مثل اِقَامَۃ (پہلی کتاب بیسرسبق) کے آتی ہے ۔

یُسْر ۔ آسانی ــــــــ عُسْر ۔ دشواری ۔

اُجِیْبُ ۔ اِجَابَۃٌ (ج و ب) جواب دینا ۔ صیغے اِقَامَۃٌ (پہلی کتاب دوسرے سبق کی طرح آئیں گے ۔

فَلْیَسْتَجِیْبُوْا ۔ اِسْتِجَابَۃ (ج و ب) قبول کرنا ۔ صیغے اِسْتِعَانَۃ (پہلی کتاب پہلے سبق) کی طرح آئیں گے ۔

یَرْشُدُوْنَ ۔ (ر ش د) نیک راہ پانا (باب ن)

اُحِلَّ ۔ اِحْلَال (ح ل ل) حلال کرنا ۔ اُحِلَّ ماضی مجہول ہے صیغے اِضْلَال (پہلی کتاب آٹھویں سبق) کی طرح آئیں گے ۔

رَفَث ۔ (ن) مباشرت کرنا ۔

تَخْتَانُوْنَ ۔ اِخْتِیَان (خ ی ن) خیانت کرنا ۔ اِخْتَانَ ۔ یَخْتَانُ ۔ اِخْتَنْ ۔ لَا تَخْتَنْ ۔

بَاشِرُوْا ۔ مُبَاشَرَت (ب ش ر) مباشرت کرنا ۔ بَاشِرُوْا امر ہے صیغے مُخَادَعَۃ کی طرح آئیں گے (پہلی کتاب چوتھا سبق)

اِبْتَغُوْا ۔ اِبْتِغَاء (ب غ ی) چاہنا ۔ صیغے اِشْتِرَاء (پہلی کتاب پانچویں سبق) کی طرح آتے ہیں ۔

سلہ مضارع سے پہلے جب لام سکون کے ساتھ ہو تو چاہیے ترجمہ کیا جاتا ہے"

عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ط أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا
دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝
أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ هُنَّ
لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ ط عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ
كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا
عَنْكُمْ ج فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ
لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ
الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا
الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ج وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ
فِي الْمَسَاجِدِ ج تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ وَلَا تَأْكُلُوا
أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ
لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَ
أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

آیات مذکورہ بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے:۔

صِیَام۔ روزے۔ صَوم کی جمع ہے۔ فعل کی گردان مثل عَوذ کے آتی ہے۔
مَعدُودَات۔ گنے ہوئے۔ عَدّ مصدر ہے گردان مثل مَدّ (پہلی کتاب پانچویں سبق) کے آتی ہے۔

فدیہ دیدے لیکن بعد کو جب لوگ عادی ہو گئے تو یہ رخصت منسوخ ہو گئی۔ اور مریضوں اور مسافروں کے علاوہ ہر شخص کے لیے روزہ رکھنا ضروری قرار پایا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر، حضرت سلمہ ابن اکوع، حضرت معاذ ابن جبل اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس بات کو واضح کر دیا ہے۔ (بخاری کتاب الصوم باب وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين) حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک طویل روایت کے سلسلہ میں بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو ہر مہینہ میں تین دن اور عاشورا (دسویں محرم) کے دن روزہ رکھتے تھے پھر اللہ تعالےٰ نے آپ پر رمضان کے روزے فرض کیے اور يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام ــــــ فدية طعام مسكين تک آیت نازل ہوئی۔ لہٰذا آدمی کو اختیار تھا جس نے چاہا روزہ رکھا جس نے چاہا مسکین کو کھانا دیدیا یہ اس کی طرف سے روزہ کے بدلہ میں کافی ہو جاتا تھا پھر اللہ تعالےٰ نے دوسری آیت شهر رمضان الذي انزل فيه القرآن ــــــ فمن شهد منكم الشهر فليصمه تک نازل فرمائی۔ پس اللہ تعالیٰ نے تندرست مقیم پر روزہ واجب کر دیا، مریض و مسافر کو افطار کرنے کی رخصت دی اور ایسے بوڑھے کے لیے جو روزہ کی قدرت نہیں رکھتا

يَتَبَيَّنَ۔ تَبَيُّن (ب ی ن) واضح ہو جانا۔ صیغے تَفَحُّص (پہلی کتاب سولھویں سبق) کی طرح آتے ہیں۔

خَيْط۔ دھاگہ۔

تُدْلُوْا۔ اِدْلَاء (د ل و) پہونچانا۔ صیغے اِحْيَاء (پہلی کتاب آٹھویں سبق) کی طرح آتے ہیں۔ اِدْلَاء کے اصلی معنی ہیں کنویں میں ڈول ڈالنا مطلب یہ ہے کہ حکام کے پاس مال پہونچا کر یعنی رشوت دے کر ان کے اثر سے دوسروں کا مال ناجائز طریقے سے حاصل کرنے اور کھانے کی کوشش نہ کرو۔

تشریح:۔

عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ اس آیت کی تفسیر میں ائمہ کی مختلف رائیں ہیں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ يُطِيْقُوْنَ۔ لَا يُطِيْقُوْنَ کے معنی میں ہے یعنی جو لوگ روزہ کی طاقت نہیں رکھتے ہیں وہ اس کے بجائے ہر روزہ کے بدلہ مسکین کو کھلا کر فدیہ دے سکتے ہیں بعض لوگ يُطِيْقُوْنَ کا ترجمہ یہ کرتے ہیں کہ جو لوگ بمشکل طاقت رکھتے ہیں اس طرح وہ اس آیت سے مستقل مریضوں اور غیر معمولی کمزوروں اور بوڑھوں کیلیے روزہ کے بجائے فدیہ کا دے دینا جائز قرار دیتے ہیں۔ لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس بارہ میں تصریح کر دی ہے کہ ابتداً اسلام کے زمانہ میں اسکی اجازت تھی کہ خواہ روزہ رکھے خواہ اسکے بدلہ میں

ہو گا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تصریح فرمادی کہ اس سے
سپیدۂ صبح کا نمودار ہونا مراد ہے یعنی جب تک مشرق کی طرف
صبح کی سفیدی نمودار نہ ہو جائے اُس وقت کھانا پینا جائز ہے۔

(۲) ا۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے :۔

أَطَقْتُ - يُطِقْنَ - أَطِيقُوا - لَنْ يُطِيقَ - لَمْ أُطِقْ -
أَجَبْتَ - اِسْتَجَبْتُمْ - لَا تَسْتَجِبْ - يَسْتَجِبْنَ - أَحْلَلْنَا
اِحْتَلَّ - اِحْتَلَلْتِ - اِبْتَغَيْتَ - اِبْتَغِ - أَدْلَيْتُمْ
تُدْلِي -

(ب) اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :۔

خرج امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
فی لیلۃ من اللیالی یطوف (چکر لگانا) یتفقد (پتہ چلانا) احوال المسلمین
فرأی بیتا من الشعر مضروبا (لگا ہوا) لم یکن قد رآہ بالامس
فدنا (قریب ہونا) منہ فسمع فیہ انین (کراہ) امرأۃ ورأی رجلا قاعدا
فدنا منہ وقال لہ من الرجل فقال لہ رجل من البادیۃ
قدمت الی امیر المؤمنین لاصیب (پہونچنا) من فضلہ قال
فما ھذا الانین قال امرأۃ تتمخض (قریب ولادت ہونا) قد اخذھا
الطلق (درد زہ) قال فھل عندھا احد قال لا فانطلق (چلا جانا) عمر
والرجل لا یعرفہ فجاء الی منزلہ فقال لامرأتہ
ام کلثوم بنت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنھما ھل

کھانا دینے (فدیہ) کا حکم باقی رکھا۔ یہ دو حالتیں ہوئیں۔ اس کے بعد صحابہ سونے سے پہلے کھاتے پیتے اور مباشرت کرتے تھے جب سو جاتے تھے تو یہ سب چیزیں منع ہو جاتی تھیں۔ ایک دن صرمہ انصاری روزہ کی حالت میں شام تک کام کرتے رہے شام کو گھر آئے اور اپنی بیوی سے کھانا مانگا انھوں نے کہا کچھ موجود نہیں ہے میں جاکر تلاش کرتی ہوں ان کے آنے میں بہت دیر ہوئی (صرمہؓ تھکے تو تھے ہی) نماز عشا پڑھ کر سو گئے اس کے بعد انھوں نے کچھ کھایا پیا نہیں یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور وہ روزہ سے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو انتہائی تکلیف کی حالت میں نظر آئے وجہ دریافت فرمائی تو سارا واقعہ بیان کیا۔ اسی زمانہ میں حضرت عمر اور بعض دوسرے صحابہ کو بھی دشواریاں پیش آئیں۔ اللہ تعالے نے لوگوں پر رحم فرمایا اور اجازت دی کہ صبح تک کھا پی سکتے ہیں۔ اور یہ آیت احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم ـــــ اتموا الصیام الی اللیل تک نازل فرمائی (مسند احمد، سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم) قیس ابن صرمہ رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ بخاری میں بھی مذکور ہے (کتاب الصوم) الخیط الابیض من الخیط الاسود سے بعض لوگوں کو شبہ ہوا اور انھوں نے سفید اور سیاہ دو دھاگے لٹکا دیے کہ جب دونوں میں امتیاز ہونے لگے تو روزہ کا آغاز

جاء فجهّزه بما اغناه به وانصرف. وكان رضي الله تعالى عنه من شدة حرصه على تعرّف الاحوال واقامة قسطاس العدل وازاحة اسباب الفساد واصلاح الامة يعسّ بنفسه ويباشر امور الرعية سحرا في كثير من الليالي ؛ (المستطرف)

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

قاضی یحییٰ بن اکثم بہت بڑے عالم تھے انھوں نے مسلمانوں کی بہت خدمت کی متعدد موقعوں پر اللہ تعالےٰ نے ان کے ذریعہ اسلام کو بہت فائدہ پہونچایا۔ خلیفہ مامون ان کی بڑی عزت کرتا تھا وہ اس کے نزدیک بہت معزز تھے ایک مرتبہ ان کے ساتھ وہ اپنے باغ کی طرف گیا جب واپس ہوا تو سورج قاضی صاحب کی طرف تھا مامون نے انھیں سایہ کی طرف ہٹا دیا اور خود سورج کی طرف پلٹ گیا۔ ایک رات میں قاضی صاحب مامون کے پاس سو گئے مامون کو پیاس لگی لیکن اس نے خادم کو نہیں پکارا بلکہ پنجوں کے بل پانی کی جگہ آیا کوزہ لیا اور پانی پیا پھر اسی طرح اپنے بستر تک واپس آیا حالانکہ پانی کی جگہ اور بستر کے درمیان تین سو قدم کا فاصلہ تھا۔ یہ مشقت اس لیے برداشت کی تاکہ قاضی یحییٰ کی نیند خراب نہ ہو۔ اسی طرح دوسری بار قاضی یحییٰ نے مامون کے پاس رات گزاری مامون کی رات کو آنکھ کھلی تو اسے کھانسی معلوم ہوئی

لك في اجر قد ساقه الله تعالى لك قالت وما هو قال
امرأة تتمخض ليس عندها احد قالت ان شئت
قال فخذي معك ما يصلح المرأة من الخرق
والدهن وأتيني ببقدر وشحم وحبوب فجاءت
به فحمل القدر ومشت خلفه حتى اتى البيت فقال
ادخلي الى المرأة ثم قال للرجل اوقد لي نارا ففعل
فجعل عمر ينفخ النار ويضرمها والدخان يخرج من
خلال لحيته حتى انضجها وتلدت المرأة فقالت
ام كلثوم رضي الله عنها بشر صاحبك يا امير المؤمنين
بغلام فلما سمعها الرجل تقول يا امير المؤمنين ارتاع
وخجل وقال واخجلتاه منك يا امير المؤمنين اهكذا
تفعل بنفسك قال يا اخا الوب من ولي شيئا من امور
المسلمين ينبغي له ان يطلع على صغير امورهم و
كبيرها فانه عنها مسئول ومتى غفل عنها خسر الدنيا
والآخرة ثم قام عمر رضي الله عنه واخذ القدر من
على النار وحملها الى باب البيت واخذتها ام كلثوم
واطعمت المرأة فلما استقرت وسكنت طلعت ام كلثوم
فقال عمر رضي الله تعالى عنه للرجل قم الى بيتك
وكل ما بقي في البرمة وفي غد ائت الينا فلما اصبح

اونچا ہونا ۔ عَلَا ۔ یَعْلُوْ ۔ (مثل زَادَ ۔ یَزِیْدُ)
قیاس کرنا ۔ قَاسَ ۔ یَقِیْسُ

قواعد :-

عربی زبان کے دس سبق کے چوتھے سبق میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ مفعول کو زبر ہوتا ہے نحویوں کی اصطلاح میں اس مفعول کو مفعول بہ کہتے ہیں اسی طرح آپ قرآن مجید کی پہلی کتاب (سبق نمبر ۴) میں پڑھ چکے ہیں کہ اگر کوئی اسم فاعل یا مفعول کی حالت بیان کرے تو اسے حال کہتے ہیں یہ اسم فاعل یا مفعول کے وزن پر ہوتا ہے اور اس پر بھی زبر ہوتا ہے مثلاً زید سوار ہو کر آیا ہے جَاءَنِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا ۔ محمود نے بیٹھے ہوئے تقریر کی ۔ خَطَبَ مَحْمُوْدٌ جَالِسًا ۔ میں نے محمود کو بندھا ہوا مارا ۔ ضَرَبْتُ مَحْمُوْدًا مَشْدُوْدًا ۔ حمید ہجرت کرتے ہوئے نکلا خَرَجَ حَمِیْدٌ مُهَاجِرًا ۔ نصیر نے سوچتے ہوئے لکھا کَتَبَ نَصِیْرٌ مُفَکِّرًا ۔ جمع اور تثنیہ کے ساتھ حال بھی زبر کی حالت میں جمع اور تثنیہ ہوتا ہے مثلاً حمید اور محمود نے بیٹھ کر لکھا ۔ کَتَبَ حَمِیْدٌ وَّ مَحْمُوْدٌ جَالِسَیْنِ لوگ ہنستے ہوئے داخل ہوئے دَخَلَ النَّاسُ ضَاحِکِیْنَ دو لڑکوں نے کھڑے ہو کر تقریر کی خَطَبَ الْوَلَدَانِ قَائِمَیْنِ ۔ اس مسئلہ کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے عربی زبان کے

اس نے اپنی قمیص کی آستین سے اپنا منھ بھر لیا تاکہ کھانسی دب ہو جائے لیکن جب کھانسی غالب ہوئی تو زمین پر جھک گیا تاکہ اس کی آواز اونچی نہ ہو اور قاضی صاحب بیدار نہ ہوں یہ ہمارے بادشاہوں کا اخلاق تھا اس پر ہمارے عابدوں، زاہدوں، عالموں اور نیک لوگوں کو قیاس کیجیے کہ ان کا اخلاق کیسا اچھا ہوگا

الفاظ کے معانی

خدمت کرنا۔ خَدَمَ (ض)
فائدہ پہونچانا۔ نفع (ف)
متعدد۔ عَدِیْدَۃٌ۔
معزز۔ وَجِیْہٌ۔ ذُوْمَنْزِلَۃٍ۔
ہٹا دینا۔ تحویل (بروزن تفعیل تَبْشِیْرٌ (پہلی کتاب سبق ٨)
پلٹ جانا۔ تحوّل۔ (باب تفعّل پہلی کتاب سبق ١٢۔ تعجّب)
پنجوں کے بل۔ علی اطراف الاصابع
بستر۔ فِرَاشٌ۔
جگہ۔ موضع۔
کوزہ۔ کُوْزٌ۔ جمع اَکْوَازٌ۔ کِیْزَانٌ۔

تین سو قدم۔ ثَلٰثُمِائَۃِ خُطْوَۃٍ۔
برداشت کرنا۔ تحمّل (باب تفعّل)
رات گزارنا۔ بَاتَ یَبِیْتُ (مثل زَادَ یَزِیْدُ)
آنکھ کھلنا۔ اِنْتِبَاہٌ (انتخاب۔ پہلی کتاب سبق ١٢)
کھانسی معلوم ہونا۔ عرض لہ۔ اَخَذَ لہ السعال۔ سعل (ن)
آستین۔ کُمٌّ۔
بھر لینا۔ حَشَا یَحْشُوْ (مثل غلا پہلی کتاب سبق)
جھک جانا۔ اوندھا ہو جانا۔ اَکَبَّ یُکِبُّ علی۔

آٹھواں سبق

(۱) قرآن مجید:—

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ
لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ
مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ
مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَ
قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا
تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَاقْتُلُوْهُمْ
حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ
اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا
تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ
فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ
الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ
لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝
اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ
فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى
عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

دس سبق کے دسویں سبق اور پہلی کتاب کے چوتھے سبق پر بھی ایک
نظر پھر ڈال لیجئے ۔

کئی سبقوں میں نحوی قاعدے بیان ہو چکے ہیں اب ایک
صرفی بات بھی سن لیجئے، اجوف کا ذکر ہو چکا ہے (سبق پہلا) اور
ماضی اور مضارع معروف ACTIVE VOICE کی گردانیں لکھی
جا چکی ہیں مجہول کی گردانیں سب کی یکساں ہی ہوتی ہیں ملاحظہ ہو
ماضی مجہول از عَوذ ۔

عِيذَ عِيذَا عِيذُوا عِيذَتْ عِيذَتَا عُذْنَ
عُذْتَ عُذْتُمَا عُذْتُمْ عُذْتِ عُذْتُنَّ عُذْتُ عُذْنَا

خَوف (س)، بَیع (ض)، نَیل (س) سے بھی ماضی
مجہول کی گردان عِیذَ تا تک اسی طرح آتی ہے البتہ
عُذْنَ سے آخر گردان عُذْنَا تک خوف، بیع اور نیل
کی گردانوں میں پیش کے بجائے زیر ہوتا ہے مثلاً خِفْنَ،
بِعْنَ ۔ نِلْنَ ۔

مضارع مجہول کی گردان میں کوئی فرق نہیں ہوتا ملاحظہ ہو:۔
يُعَاذُ يُعَاذَانِ يُعَاذُونَ تُعَاذُ تُعَاذَانِ يُعَذْنَ
تُعَاذُونَ تُعَاذِينَ تُعَذْنَ أُعَاذُ نُعَاذُ ؛

خوف، بیع، نیل سب کے تمام صیغے اسی طرح آتے ہیں
مثلاً يُخَافُ ۔ يُخَفْنَ ۔ يُبَاعُ ۔ يُبَعْنَ ۔ يُنَالُ يُنَلْنَ وغیرہ وغیرہ ۔

پہلے سبق) کی طرح آئیں گے۔
اِسْتَیْسَرَ ۔ اِسْتِیْسَار (ی س ر) آسان ہونا۔ میسر ہونا۔ اِسْتَیْسَرَ
یَسْتَیْسِرُ ۔ اِسْتَیْسِرْ ۔ لَا تَسْتَیْسِرْ ۔
هَدْی قربانی کا جانور۔
رُءُوْس ۔ سر ۔ رَأْس کی جمع ہے۔
مَحِلّ ۔ جگہ ۔ حَلّ (ض) کا اسم ظرف (ADVERB) ہے۔ حَلّ
(ض) احرام سے نکلنے کو کہتے ہیں۔ اس اعتبار سے مَحِلّ سے
مراد حرم ہے کیونکہ آدمی احرام یہیں کھولتا ہے اس لیے قربانی
کی جگہ حرم ہوا۔
اَذًی ۔ تکلیف ــــــــ نُسُك ۔ قُربانی۔
تَمَتَّعَ ۔ تَمَتُّعْ ۔ (م ت ع) فائدہ اُٹھانا۔ صیغے تَعَجُّب کی طرح آتے
ہیں (پہلی کتاب سولھواں سبق)۔

تشریح:۔

یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ الفاظ کے معنی اوپر گزر چکے ہیں
لوگوں نے چاند کی حقیقت دریافت کی تھی لیکن ہیئت کے علمی
مسائل ان کی فہم سے بالاتر تھے پھر اس سے انھیں کوئی فائدہ
بھی نہیں تھا اس لیے اس بارہ میں فلکیات کے علمی مسائل کے
بیان کے بجائے چاند کے ان فوائد کی جانب اشارہ کر دیا
گیا جو انھیں روزمرہ کی زندگی میں حاصل ہوتے ہیں۔

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى
التَّهْلُكَةِ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ
وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا
اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ
حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا
اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ
اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۛ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ
اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ
يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا
رَجَعْتُمْ ۚ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ
يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

آیات مندرجہ بالا کا ترجمہ کیجئے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری
تشریح حسب ذیل ہے:۔

اَھِلَّۃ ۔ نیا چاند۔ ھِلال کی جمع ہے۔

مَوَاقِیْت ۔ وقت معلوم کرنے کا ذریعہ۔ مِیْقَات کی جمع ہے۔

ثَقِفْتُمُوْھُمْ ۔ ثقف (ث ق ف) (باب س)

تَھْلُکَۃ ۔ (ھ ل ک) ہلاکت۔

اُحْصِرْتُمْ ۔ اِحْصَار (ح ص ر) گھیرنا۔ روکنا صیغے اِنعام (پہلی کتاب

تم کو ہر جگہ قتل کرتے ہیں اور ذرا بھی تم پر ترس نہیں کھاتے اسی
طرح تم بھی انھیں جہاں پاجاؤ قتل کر دو لیکن ہر وقت یہ
خیال رہے کہ تمھاری طرف سے کبھی زیادتی نہ ہو۔ اس میں شک
نہیں کہ قتل بہت بڑی چیز ہے لیکن کفر و شرک کا ایسا اقتدار کہ
جو لوگوں کے دین و ایمان کے لیے باعث فتنہ ہو قتل و خونریزی
سے بھی بڑھ کر ہے اس لیے فرمایا کہ مسلمانوں کو اس وقت تک
اپنی جد و جہد جاری رکھنا چاہیے جب تک شرک و کفر کا غلبہ ختم ہو کر
دین حق کا بول بالا نہ ہو اور اطاعت و بندگی اللہ تعالےٰ ہی
کے لیے خاص نہ ہو جائے۔ لیکن ظلم و زیادتی سے ہر حال میں
اجتناب کرنا چاہیے۔

فتنہ کے مفہوم کو واضح کرنے کے لیے حضرت عبداللہ ابن عمر
رضی اللہ عنہما کا بیان خاص طور سے پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے
جس زمانہ میں مسلمان آپس ہی میں دست بگریبان تھے اور ہر
شخص یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ فتنہ کو دور کرنے کے لیے جد و جہد
کر رہا ہے۔ دو آدمی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما
کے پاس آئے اور ان کے سامنے یہی آیت پیش کر کے جنگ
میں شرکت کی دعوت دی لیکن اُنھوں نے فرمایا کہ ہم نے جہاد
کیا یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہا اور دین (اطاعت) اللہ ہی کے
لیے ہو گیا لیکن تم چاہتے ہو کہ اس لیے جنگ کر دتا کہ فتنہ قائم

لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا ــــ جاہلیت
کی غلط رسموں میں سے ایک دستور یہ بھی تھا کہ جب لوگ حج کرنے
کے خیال سے گھروں سے روانہ ہو جاتے تو پھر دروازوں سے
واپس نہ ہوتے اگر کوئی ضرورت پیش آتی اور گھر واپس آنا
پڑتا تو دروازہ کے بجائے پشت کی جانب سے مکان میں داخل ہوتے
اور اس کو بہت بڑا نیکی کا کام سمجھتے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس
فضول رسم کو غلط قرار دیا اور فرمایا کہ یہ نیکی نہیں ہے بلکہ نیکی تقویٰ
اور پرہیزگاری کا نام ہے۔

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ ــــ ۶ھ
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی زیارت کے ارادہ سے
مسلمانوں کے ساتھ روانہ ہوئے لیکن کفار سدراہ ہوئے
بالآخر دس برس کے لیے ایک معاہدہ ہوا جو تاریخ میں صلح حدیبیہ
کے نام سے مشہور ہے۔ سورۂ فتح میں اس واقعہ کا مفصل ذکر ہے
صلح حدیبیہ کے دوسرے سال مکہ معظمہ کی روانگی کا ارادہ ہوا
تو مسلمانوں کو خیال ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کفار بدعہدی کریں
اور لڑائی کی نوبت آئے تو حالت احرام میں حدود حرم کے
اندر کیا ہوگا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ
اگر وہ تم سے لڑیں تو تم بھی لڑو جب جنگ شروع ہو جائے
تو چاق و چوبند رہو دشمنوں کی جانب سے غافل نہ ہو جس طرح وہ

اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰہِ۔ رکوع کے شروع میں حج کا ذکر آچکا ہے اس کے بعد صلح حدیبیہ کے واقعات کی جانب اشارہ ہوا اب حج کے ضروری احکام بیان کیے جارہے ہیں۔ حدیبیہ کے موقع پر چونکہ کفار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو روکا تھا اس لیے اس حالت (احصار) کے احکام بھی بیان کیے گئے ہیں اس رکوع اور اس کے بعد کے رکوع میں حج کے مختلف مسائل کا ذکر ہے چونکہ ان مسائل سے روزمرہ سابقہ نہیں رہتا اس لیے یہ عموماً ذہن میں محفوظ نہیں رہتے اس لیے ذیل کی سطور میں مختصر طریقہ سے ضروری ضروری باتیں بیان کی جارہی ہیں۔

حج ہر ایسے عاقل، بالغ، آزاد اور تندرست مسلمان پر فرض ہے جس کے پاس حرم تک آنے جانے کا کرایہ اور زادِ راہ کا سامان ہو راستہ میں امن ہو اور واپسی تک اہل و عیال کی ضروریات کے لیے سامان موجود ہو۔ عورت کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اگر تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر ہو تو کوئی محرم ساتھ ہو۔ حج کا طریقہ یہ ہے کہ گھر سے لے کر میقات تک کہیں احرام باندھ لیا جائے۔ مواقیت ہر طرف کے لیے علیحدہ علیحدہ مقرر ہیں۔ عراق کی طرف کے لوگوں کے لیے ذات عِرق۔ شام کی جانب سے آنے والوں کے لیے جُحفہ۔ مدینہ کی سمت والوں کے لیے ذُوالحُلَیفَہ۔ اہل نجد کے لیے قَرن۔ اور یمن سے آنے والوں کے لیے یَلَمْلَم میقات مقرر ہے۔

ہو جائے اور دین (اطاعت) غیر اللہ کے لیے ہو جائے۔ (بخاری)
وَلَا تُلْقُوا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ۔ اس آیت کے متعدد مختلف مفہوم بیان کیے جاتے ہیں مگر سب سے صحیح مطلب وہ ہے جو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ہم انصار کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے آپ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے اور آپ کی مدد کی جب اسلام پھیل گیا اور اسے غلبہ حاصل ہو گیا تو ہم لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالے نے ہمیں اپنے نبی کی صحبت و نصرت سے شرفیاب فرمایا یہاں تک کہ اسلام پھیل گیا اور مسلمان بڑھ گئے ہم نے اہل و عیال اور اموال و اولاد کے مقابلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ترجیح دی اب جنگ ختم ہو گئی ہے لہذا ہم اب اپنے اولاد و اموال کی جانب متوجہ ہوں اور ان کی اصلاح و درستی کی فکر کریں اس پر ہمارے متعلق یہ آیت نازل ہوئی وانفقوا فی سبیل اللہ و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ (اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو) پس ہلاکت اہل و مال کے درمیان اقامت اور جہاد کے ترک کرنے میں تھی۔ (ابن کثیر بروایت ترمذی و ابوداؤد)

رُخ کرے اور دوسرے دن (نویں ذی الحجہ) کو فجر تک وہاں قیام کرے اس کے بعد عرفات روانہ ہوا ور دن بھر وہیں قیام کرے بعد اذان امام خطبہ دیتا ہے اور ظہر ہی کے وقت ظہر و عصر کی نماز پڑھاتا ہے اذان ایک ہی ہوتی ہے لیکن اقامتیں دو ہوتی ہیں۔ شام کو مُزدَلفہ روانہ ہوا ور وہاں عشا کے وقت مغرب وعشا کی نمازیں ایک ہی ساتھ ایک اذان اور ایک ہی اقامت کے ساتھ ادا کرے رات مُزدَلفہ میں گزارے، صبح کی نماز غَلَس (اندھیرے) میں پڑھے پھر ذرا دیر امام کے ساتھ ٹھہرے اور سورج نکلنے سے پہلے ہی (دسویں ذی الحجہ کو) منیٰ روانہ ہو جائے وہاں پہونچ کر جَمرَۃُ العَقَبَہ کو کنکری مارے پھر قربانی کرے اور بال وغیرہ بنوائے اس کے بعد عورتوں سے تعلق کے علاوہ احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ اسی دن دسویں ذی الحجہ کو یا دوسرے دن یا تیسرے دن مکہ معظمہ واپس آئے اور طواف زیارت کرے یہ طواف فرض ہے۔ ایام نحر (بارہ ذی الحجہ تک) اسے کر لینا واجب ہے۔ طواف زیارت کے بعد ہی منیٰ واپس ہوا ور وہاں قیام کرے بارہ ذی الحجہ کو زوال کے بعد تینوں جمروں کو کنکری ماری جاتی ہے تیرہ اور چودہ کو بھی رمی جمار کی جاتی ہے۔ منیٰ سے مکہ معظمہ واپس آئے اور رخصت (وداع) کا طواف کرے یہ طواف اہل مکہ کے علاوہ اور سب لوگوں پر واجب ہے عمرہ کا ذکر پہلے سبق میں گزر چکا ہے۔ حج کے ساتھ اگر

گھر سے لے کر ان میقات تک حاجیوں کو ضرور احرام باندھ لینا چاہیے۔ جو لوگ ان مواقیت اور مکہ معظمہ کے درمیان رہتے ہوں وہ حِل میں یعنی حدود حرم سے پہلے احرام باندھ لیں مکہ معظمہ کے رہنے والے حج کے لیے حرم میں اور عمرہ کے لیے حِل میں احرام باندھیں۔ احرام باندھتے وقت بہتر ہے کہ پہلے غسل کر لیا جائے ورنہ وضو ہی کافی ہے۔ پھر نئی یا دُھلی ہوئی بن سِلی ایک چادر اوڑھ لی جائے اور دوسری باندھ لی جائے اور دو رکعتیں پڑھے اور کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ پھر نماز کے بعد تلبیہ (اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ) کہے۔ تلبیہ (لَبَّیْکَ) کہتے ہی احرام مکمل ہو گیا اس کے بعد جھگڑا فساد، گناہ، نافرمانی کی باتیں، عورتوں سے تعلقات منع ہے قمیص، پائجامہ، ٹوپی، قبا، اچکن وغیرہ کوئی پوشاک نہ پہنے نہ موزہ پہنے نہ ایسا جوتا پہنے جس سے ٹخنے بند ہو جائیں، نہ سر اور چہرہ ڈھانکے نہ خوشبو لگائے نہ ناخون ترشوائے نہ بال بنوائے نہ صابن استعمال کرے۔ مکہ معظمہ پہونچ کر مسجد حرام جائے طواف قدوم (آمد) کرے۔ مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھے اور صفا و مروہ کے درمیان سات پھیرے لگائے۔ یَوْمُ التَّرْوِیَۃِ (آٹھویں ذی الحجہ) کو مکہ معظمہ میں نماز فجر پڑھے اس کے بعد منیٰ کا

(۲) ا۔ اردو میں ترجمہ کیجیے:۔

تَمَتَّعْتُ ۔ قَاتَلْتُمْ ۔ اِنْتَهَيْتَ ۔ اِنْتَهُوْا ۔ آتْمَمْنَا
يَاتِيْنَ ۔ آتُوْا ۔ لَا تَاتُوْا ۔ آحْبَبْتُ ۔ اُحْصِرُوْا ۔

(ب) اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے:۔

اقبل نبی الله صلی الله علیه وسلم الی المدینة
وهو مُردِفٌ ابا بکر وابوبکر شیخ یُعرف ونبی
الله صلی الله علیه وسلم شاب لا یعرف فیلقی
الرجل ابا بکر فیقول یا ابا بکر من هذا الرجل
الذی بین یدیك فیقول هذا الرجل یهدینی
الطریق فیحسب الحاسب انه انما یعنی الطریق
وانما یعنی سبیل الخیر فالتفت ابوبکر فاذا هو
بفارس قد لحقهم فقال یا رسول الله هذا فارس
قد لحق بنا فالتفت نبی الله صلی الله علیه وسلم
فقال اللهم اصرعه فصرعه الفرس ثم قامت تحمحم
فقال یا نبی الله مُرنی بما شئت قال فقف مکانك
لا تترکنّ احدا یلحق قال فکان اول النهار جاهدا
علی نبی الله صلی الله علیه وسلم وکان آخر النهار
مُسلحة له فنزل رسول الله صلی الله علیه وسلم
جانب الحرة ثم بعث الی الانصار فجاءوا الی النبی

عمرہ کا بھی احرام باندھا تو اُسے قران کہتے ہیں لیکن اگر پہلے عمرہ کا احرام باندھا پھر اس سے فارغ ہو کر احرام کھول دیا پھر حج کے وقت دوسرا احرام باندھ کر حج کیا تو اسے تمتع کہتے ہیں۔ اس صورت میں قربانی کرنا چاہیے لیکن اگر کسی شخص کو قربانی کا جانور میسّر نہ ہو تو دس روزے رکھے تین حج کے زمانہ میں یعنی نویں ذی الحجہ تک اور سات حج سے واپسی کے بعد[51] —— لیکن اگر احرام باندھ چکنے کے بعد کوئی ایسا مانع پیش آجائے جس کی بنا پر حج یا عمرہ سے رُک جانا پڑے تو قربانی کرکے[52] احرام کھول دے اور پھر جب موقع ہو تو قضا کرلے۔ بال قربانی سے پہلے نہیں مُنڈائے جاسکتے ہیں لیکن اگر سر میں کوئی تکلیف ہو تو فدیہ دے کر بال بنوائے جاسکتے ہیں۔ فدیہ میں تین روزے رکھے جائیں یا چھ مسکینوں کو تین صاع کھانا کھلایا جائے یا ایک بکری ذبح کی جائے۔ ایک صاع ساڑھے تین سیر کے قریب ہوتا ہے۔

---

[51] تمتع کی اجازت انھیں لوگوں کے لیے ہے جو حدودِ حرم کے باہر کے رہنے والے ہوں۔

[52] احناف کے نزدیک قربانی کا جانور حرم تک پہونچایا جائے جب جانور ذبح ہو جائے تو بال بنوائے جائیں۔ شوافع مالکیہ اور دوسرے فقہا کے نزدیک عام حالات میں یہی حکم ہے لیکن اگر دشمن وغیرہ کی وجہ سے مجبوراً رُک جانا پڑے تو اس صورت میں احرام کھولنے اور حجامت وغیرہ بنوانے کے لیے اس کی ضرورت نہیں کہ قربانی کا جانور حرم تک پہونچ جائے بلکہ جس جگہ رکنا پڑا ہے وہیں قربانی کردی جائے یہ لوگ صلح حدیبیہ کے واقعہ سے استدلال کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہیں جانور ذبح کردیے تھے فقہائے احناف کہتے ہیں کہ مقامِ ذبح حدودِ حرم کے اندر تھا لیکن دوسرے ائمہ کو اول تو یہ تسلیم نہیں ہے پھر اگر ہو بھی تو یہ اتفاقی بات ہے۔

وسلموا فتبلوا فدخلوا عليه فقال لهم رسول الله صلی
الله علیه وسلم یا معشر الیهود ویلکم اتقوا الله الذی
لا اله الا هو انکم لتعلمون انی رسول الله حقا وانی
جئتکم بحق فاسلموا قالوا ما نعلمه قالوا للنبی
صلی الله علیه وسلم قالها ثلث مرار قال فای رجل
فیکم عبد الله ابن سلام قالوا ذالک سیدنا وابن
سیدنا واعلمنا وابن اعلمنا قال افرأیتم ان اسلم
قالوا حاشی لله ما کان یسلم قال افرأیتم ان اسلم
قالوا حاشی لله ما کان یسلم قال افرأیتم ان اسلم
قالوا حاشی لله ما کان یسلم قال یا ابن سلام
اخرج علیهم فخرج فقال یا معشر الیهود اتقوا
الله فوالله الذی لا اله الا هو انکم لتعلمون انه
رسول الله وانه جاء بحق فقالوا کذبت فاخرجهم
رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ (بخاری)

۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :۔
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وقت مدینہ منورہ میں گشت
کیا کرتے تھے تاکہ لوگوں کے حالات معلوم کریں۔ ایک مرتبہ وہ
مدینہ کی گلیوں میں پھر رہے تھے اتنے میں ایک آواز سنی اسے
بیٹی اٹھ اور دودھ میں پانی ملا دے۔ لڑکی نے جواب دیا اے

صلى الله عليه وسلم فسلموا عليهما وقالوا اركبا آمنين
مطاعين فركب نبي الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر
وحفوا دونهما بالسلاح فقيل في المدينة جاء نبي
الله جاء نبي الله فاشرفوا ينظرون ويقولون جاء
نبي الله جاء نبي الله فاقبل يسير حتى نزل
جانب دار ابي ايوب اذ سمع به عبد الله بن سلام
وهو في نخل لاهله يخترف لهم فعجل ان يضع
الذي يخترف لهم فيها فجاء وهي معه فسمع من نبي
الله صلى الله عليه وسلم ثم رجع الى اهله فقال
نبي الله صلى الله عليه وسلم اي بيوت اهلنا
اقرب فقال ابو ايوب انا يا نبي الله هذه داري
وهذا بابي قال فانطلق فهيئ مقيلا قال قوما
على بركة الله فلما جاء نبي الله صلى الله عليه وسلم
جاء عبد الله ابن سلام فقال اشهد انك
رسول الله وانك جئت بحق وقد علمت يهود
اني سيدهم وابن سيدهم واعلمهم وابن
اعلمهم فادعهم فسلهم عني قبل ان يعلموا
اني قد اسلمت فانهم ان يعلموا اني قد اسلمت
قالوا فيّ ما ليس في فارسل نبي الله صلى الله عليه

الفاظ کے معانی

گشت کرنا ۔ عَسَّ یَعُسُّ (مثل مَدَّ (پہلی کتاب پانچواں سبق) طوف (مثل عوذ)

حالات ۔ اَحْوَال ۔

گلی ۔ سِکَّۃٌ جمع سِکَکٌ ۔ زُقَاقٌ جمع اَزِقَّۃٌ ۔

اتنے میں ۔ اِذْ ۔

اٹھنا ۔ قَامَ یَقُوْمُ (مثل عوذ)

ملانا ۔ مذق (ن) شوب (مثل عوذ)

طے کرنا ۔ عزم (ض)

فیصلہ ۔ عَزْمَۃٌ ۔

اعلان کرنا ۔ پکار دینا ۔ نَادٰی یُنَادِیْ (مثل قَاضٰی یُقَاضِیْ پہلی کتاب سترھواں سبق)

مجمع ۔ مَلَاءٌ ۔

میں ایسی نہیں ہوں کہ ۔ مَا کُنْتُ لِ

ناکتخدا ۔ آیِّمٌ جمع آیَامیٰ ۔

بیان کرنا ۔ قَصَّ علی ۔

شادی کر دینا ۔ تَزْوِیْجٌ (مثل تَهْشِیْئٌ پہلی کتاب آٹھواں سبق)

شادی کرنا ۔ تَزَوُّجٌ (مثل تَعَجُّبٌ پہلی کتاب [illegible]واں سبق)

قواعد :-

مفعول اور حال کا ذکر پچھلے سبقوں میں ہو چکا ہے ظرف (ADVERB) بھی ایک طرح کا مفعول ہوتا ہے جسے نحو کی عام اصطلاح میں مفعول فیہ کہتے ہیں کیونکہ کام (فعل) اسی میں ہوتا ہے مثلاً میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا ۔ چونکہ روزہ رکھنے کا کام جمعہ کے دن ہوا ہے اس لیے جمعہ کا دن ظرف یا مفعول فیہ ہوا ۔ اس میں چونکہ فعل کا وقت بتایا گیا ہے اس لیے اسے ظرف زمان کہتے ہیں لیکن اگر کوئی اسم

ماں کیا آپ نے سُنا نہیں کہ امیر المومنین نے کیا طے کیا ہے؟
ماں نے کہا ان کا فیصلہ کیا ہے؟ کہا انھوں نے اپنے منادی
کو حکم دیا کہ وہ اعلان کر دے کہ دودھ میں پانی نہ ملایا جائے
ماں نے کہا کہ یہاں نہ عمرؓ ہیں نہ ان کا منادی۔ اٹھ اور دودھ
میں پانی ملا دے۔ امیر المومنین کیا جانیں گے کہ تو نے کیا کیا۔
لڑکی نے کہا اماں جان کسی قسم میں ایسی نہیں ہوں کہ مجمع
میں ان کی اطاعت کروں اور خلوت میں ان کی نافرمانی کروں
اگر عمرؓ نہیں جانتے ہیں تو عمرؓ کا خدا تو جانتا ہے۔ جب حضرت
عمرؓ نے یہ سُنا تو بہت خوش ہوئے اسلم سے کہا اس جگہ کو
پہچان لو جب صبح ہوئی تو کہا اے اسلم اس جگہ جاؤ اور دیکھو وہ
کہنے والی کون ہے۔ اسلم وہاں گئے لڑکی کے متعلق دریافت
کیا اور واپس آئے اور حضرت عمرؓ سے کہا وہ بنی ہلال کی
ایک ناکتخدا لڑکی ہے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے لڑکوں کو
جمع کیا اور ان سے واقعہ بیان کیا پھر اپنے بیٹے عاصم سے
اس کی شادی کر دی اس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اس سے
عبد العزیز بن مروان نے شادی کی اور حضرت عمر بن عبد العزیز
پیدا ہوئے۔



إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَإِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا
اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ
مِنْ خَلَاقٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ ۝ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِىْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ
تَعَجَّلَ فِىْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا
فِىْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى
الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَ
اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ
الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ وَ
مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ
وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا
فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ
لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ
الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ هَلْ يَنْظُرُوْنَ

فعل یعنی کام کی جگہ بتائے تو اُسے ظرفِ مکان کہتے ہیں مثلاً
محمود درخت کے نیچے سوتا ہے۔ اس میں درخت کے نیچے ظرف
مکان ہے۔

عربی میں تمام ظروف خواہ ان کا تعلق کسی جگہ (مکان) سے ہو
یا کسی وقت (زمان) سے سب پر زبر آتا ہے مثلاً صُمْتُ الْيَوْمَ
(میں نے آج روزہ رکھا) جَلَسْتُ فَوْقَ السَّطْحِ (میں کوٹھے پر
بیٹھا) حَمِيْدٌ قَائِمٌ أَمَامَكَ (حمید تمہارے سامنے کھڑا ہے)۔

نواں سبق

قرآن مجید:-

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ج فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا
رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ط وَمَا تَفْعَلُوْا
مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ
التَّقْوٰى وَاتَّقُوْنِ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ط فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ص وَاذْكُرُوْهُ كَمَا
هَدٰىكُمْ ج وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ ثُمَّ
اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط

مراد ہے بھلا معلوم ہونا۔ صیغے انعام کی طرح آتے ہیں (پہلی کتاب پہلا سبق)

اَلَدُّ الْخِصَامِ۔ دشمنی میں بہت سخت۔ اَلَدُّ کے معنی ہیں شدید درجہ کا دشمن۔ خِصَام۔ مخاصمۃ کے معنی ہیں مصدر ہے جیسے مُقَاتَلَۃ کے معنی ہیں قتال۔ بعض اہل لغت خَصْمُ (دشمن) کی جمع قرار دیتے ہیں ان لوگوں کے نزدیک ترجمہ یہ ہوگا دشمنوں میں کا شدید ترین دشمن۔

عِزَّۃ۔ نخوت۔ اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ سے مراد یہ ہے کہ اُسے جذبۂ عزت و نخوت گناہ پر آمادہ کرتا ہے۔

مِھَاد۔ بچھونا۔ آرام گاہ — سِلْم۔ اسلام۔

کَافَّۃ۔ پورے — ظُلَل۔ جمع ظُلَّۃ۔ سائبان۔ سایہ کرنیوالا۔

تشریح:-

اَلْحَجُّ اَشْھُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ۔ حج کے مہینے تین ہیں شوال، ذی القعدہ اور عشرۂ ذی الحجہ۔ اسی مدت میں احرام باندھ کر افعال[1] حج ادا کیے جاتے ہیں جس کی تفصیل اس سے پہلے کے سبق میں گزر چکی ہے۔ احناف کے نزدیک اگر کوئی شخص ان

---

[1] حج میں تین چیزیں فرض ہیں (۱) احرام (۲) عرفات میں قیام (۳) طواف زیارت پانچ چیزیں واجب ہیں (۱) مزدلفہ میں قیام (۲) رمی جمار (۳) حجامت بنوانا (۴) صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا (۵) طواف رخصت (بیرونی اشخاص کے لیے) انکے علاوہ اور باقی چیزیں سنت و مستحب ہیں ۱۲

اِلَّآ اَنۡ يَّاۡتِيَهُمُ اللّٰهُ فِىۡ ظُلَلٍ مِّنَ الۡغَمَامِ وَالۡمَلٰۤـئِكَةُ وَقُضِىَ الۡاَمۡرُ‌ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے :-

فَرَضَ۔ لازم کرنا (ن) ـــــ فُسُوۡقٌ ۔گناہ۔ نافرمانی۔

تَزَوَّدَ۔ بروزن تفعّل (ز و د) زاد راہ لینا۔ صیغے تفجّرٌ کی طرح آئیں گے (پہلی کتاب سولھواں سبق)۔

اَفَضۡتُمۡ ۔اِفَاضَةٌ (ف ی ض) واپس آنا[1]۔ صیغے اِقَامَة کی طرح ہوتے ہیں (پہلی کتاب دوسرا سبق)

اَلۡمَشۡعَرَ الۡحَرَامِ ۔مزدلفہ۔ عَرَفَات۔ وہ میدان جہاں حج میں جمع ہوتے ہیں

قَضَيۡتُمۡ ۔قضاء (ق ض ی) پورا کرچکنا۔ ادا کرلینا۔ صیغے ہَدٰی کی طرح آتے ہیں (پہلی کتاب پہلا سبق)

قِ ۔ وِقَايَة (و ق ی) بچانا۔ وَقٰى يَقِىۡ قِ لَا تَقِ۔

نَصِيۡب ۔حصہ۔

تَعَجَّلَ ۔تعجّل (ع ج ل) جلدی کرنا۔ یہ بھی باب تفعّل سے ہے صیغے تفجّرٌ کی طرح آئیں گے (پہلی کتاب سولھواں سبق)

يُعۡجِبُ ۔اِعۡجَاب (ع ج ب) لفظی معنی ہیں تعجب میں ڈال دینا۔ لیکن

---

[1] افاضۃ کے اصلی معنی ہیں بہانا چونکہ حاجی عرفات سے بکثرت تیزی کے ساتھ چلتے ہیں اس لیے یہ لفظ استعمال کیا ہے تاکہ پڑھتے وقت ذہن میں روانی کی تصویر پھر جائے ۱۲

عرفات اور المشعر الحرام کا ذکر اس سے پہلے حج کے سلسلہ میں گزر چکا ہے۔ عرفات سے واپس ہو کر مزدلفہ میں رات گزاری جاتی ہے اور صبح ذکر الٰہی کے بعد پھر واپسی ہوتی ہے ــــ اس سلسلہ میں قریش کی ایک مغرورانہ جاہلی رسم کی بھی تردید کردی وہ اپنے کو معزز سمجھتے تھے اور حج کے زمانہ میں عام لوگوں کے ساتھ عرفات میں جاکر نہیں کھڑے ہوتے تھے بلکہ مزدلفہ ہی میں ٹھہرتے تھے۔ اسلام نے تمام انسانوں کے درمیان مساوات قائم کی اور قریش کو بھی سب لوگوں کے ساتھ عرفات ہی میں کھڑے ہونے کا حکم دیا۔

جاہلیت میں ایک اور برا دستور تھا مناسک حج ادا کر چکنے کے بعد منیٰ میں کھڑے ہوکر اپنے اپنے باپ دادا کے فضائل و مناقب بیان کرتے تھے جس سے باہمی مقابلہ کی صورت پیدا ہوجاتی اور نزاع پیدا ہونے کا خوف ہوتا اس لیے اس فضول اور مضر رسم کے بجائے حکم دیا گیا کہ اس موقع پر صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

.........اس آیت کا شان نزول یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص اخنس ابن شریق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اسلام کا اظہار کیا اور خوب چکنی چپڑی باتیں کیں لیکن دل سے کافر رہا اور موقع پاکر مسلمانوں کو نقصان پہونچایا کھیتیاں جلا ڈالیں اور جانوروں کو مار ڈالا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ یہ آیت

ایام سے پہلے بھی احرام باندھے تو حج ہو جائے گا لیکن مکروہ ہوگا (تفسیرات احمدیہ ملا جیون) باقی اور افعال ان ایام سے پہلے نہیں ادا کیے جا سکتے ہیں۔

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى۔ اس آیت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو تقوے کی ترغیب دی گئی ہے اور اتقاء و پرہیزگاری کی زاد راہ فراہم کرنے پر آمادہ کیا گیا ہے بعض اہل تفسیر اسی جانب گئے ہیں لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایتیں اس سے مختلف ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ اہل یمن جب حج کرتے تھے تو کوئی زاد راہ ساتھ نہیں لاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم متوکل ہیں وہ جب مکہ معظمہ آتے تھے تو لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (بخاری کتاب المناسک) اسی قسم کی روایت حضرت عبداللہ ابن عمرؓ اور حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ سے بھی منقول ہے (ابن کثیر) اس اعتبار سے یہاں تقوے سے مراد سوال سے بچنا ہے (بیضاوی)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ۔ ایام حج میں لوگ تجارت اور خرید و فروخت کو برا سمجھتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور فرمایا کہ حج کے دوران میں تجارتی کاروبار میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ایسے ہوتے ہیں جو بظاہر بڑے اچھے معلوم ہوتے ہیں لیکن ان کے دل شرارت سے بھرے ہوتے ہیں ان کے برخلاف بعض اشخاص ایسے ہوتے ہیں جو حقیقۃً نیک اور رضاء الٰہی کے طالب ہوتے ہیں اور حق و صداقت کی خاطر اپنی زندگی وقف کر دیتے ہیں[۱]۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ سے مراد ایام تشریق ہیں یعنی نو ذی الحجہ کی صبح سے لے کر تیرہ ذی الحجہ کی عصر تک ہر نماز کے بعد تکبیر کہی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں فرمایا کہ اختیار ہے خواہ منیٰ میں آخر ایام تشریق تک قیام کیا جائے اور خواہ پہلے ہی چلا آیا جائے۔

(۲) (ا) اُردو میں ترجمہ کیجیے:۔

تَزَوَّدْتُ ۔ اَقْضِيْ ۔ شَرَيْتُ ۔ قُوْا ۔ وَقٰى ۔ آتِيْ ۔ لِيَتَأَخَّرْنَا ۔ تَرَكُوْا ۔ اَحْسَبْنَا ۔ اَحِبُّوْا ۔ اَحِبُّ ۔

(ب) اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے:۔

---

[۱] راہ حق میں اس قسم کے ایثار و قربانی کا ایک واقعہ حضرت صہیب رومی کے متعلق منقول ہے جب وہ مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جانے لگے تو قریش نے روکا اور کہا کہ تم جب ہمارے یہاں آئے تھے تو تمہارے پاس کچھ نہیں تھا اب تم یہ مال لے کر جا رہے ہو یہ ہرگز نہیں ہوسکتا یہ سن کر حضرت صہیب نے کہا کہ اگر میں اپنا مال تمہارے حوالہ کر دوں تو کیا تم میری راہ چھوڑ دو گے قریش نے جواب دیا ہاں اس پر حضرت صہیب نے اپنا مال انکے حوالہ کر دیا اور ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے آئے۔ (ابن کثیر)

ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی ہے جنھوں نے دھوکہ دے کر حضرت خبیب اور ان کے ساتھیوں کو قتل کر دیا تھا[1]۔ لیکن بعض مفسر اس آیت کو بالکل عام قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ میں دو قسم کے انسانوں کا ذکر ہے بعض

---

[1] سنہ ۳ھ میں قبیلہ عضل اور قارہ کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور درخواست کی کہ ہمارے قبیلہ نے اسلام قبول کر لیا ہے آپ چند مسلمانوں کو ہمارے ساتھ کر دیجیے تاکہ وہ ہمیں اسلام کی تعلیم دیں آپ نے دس آدمی ساتھ کر دیے جب یہ لوگ رجیع کے مقام پر پہونچے تو ان لوگوں نے بدعہدی کی گردوپیش کے کافروں نے مسلمانوں کو گھیر لیا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت خبیب رضی اور حضرت زیدؓ کے سوا اور سب مسلمان مارے گئے ان دونوں صاحبوں کو گرفتار کر کے قریش کے ہاتھ فروخت کر دیا جنھوں نے انکو قتل کر دیا حضرت خبیبؓ اور حضرت زیدؓ نے بڑی ثابت قدمی کے ساتھ جان دی۔ شہادت کے وقت حضرت خبیبؓ کی زبان پر یہ الفاظ تھے کہ "جب میں اسلام کی حالت میں مارا جا رہا ہوں تو مجھے اسکی کوئی پروا نہیں کہ میں کس پہلو پر مارا جا رہا ہوں" حضرت زید کا یہ واقعہ قابل ذکر ہے کہ قتل سے پہلے کفار کی طرف سے کہا گیا کہ اگر تمہارے بجائے اس وقت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) قتل کر دیے جاتے تو تم کتنے خوش ہوتے اس فقرہ کو سنکر حضرت زیدؓ بیتاب ہو گئے اور فرمایا کہ خدا کی قسم میں تو یہ بھی گوارا نہیں کر سکتا کہ میں اپنے گھر میں بیٹھا ہوا ہوں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک کانٹا بھی چبھ جائے۔ یہ جواب سنکر قریش کے لوگ دنگ رہ گئے اور ابوسفیان نے کہا میں نے محمدؐ کے اصحاب سے زیادہ کسی کو اپنے سردار سے محبت کرتے نہیں دیکھا ۱۲

حبيبي فيهم۔ فخفت ان لا يقبل الله منى معذرة فيهم ولا تقوم لى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة فرحمت والله يا فاطمة نفسي رحمة دمعت لها عيني ووجع لها قلبي فانا كلما ازددت لها ذكرا ازددت منها خوفا۔

قالت فاطمة والله ما رأيت اخوف لله من عمر لقد كان يذكر الله في فراشه فينتفض انتفاض العصفور من شدة الخوف حتى نقول ليصبحن الناس ولا خليفة لهم ذات ليلة قرء۔ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ۔ فلما بلغ۔ فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ۔ خنقته العبرة فلم يستطع ان ينفذها۔

(سیرۃ عمر ابن عبد العزیز لابن عبد الحکم)

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے:۔

ولید ابن عبد الملک کے زمانہ میں طارق نے بارہ ہزار سواروں سے اندلس فتح کیا تھا اس کے بعد وہاں سیکڑوں برس تک بڑی شان و شوکت سے اسلامی حکومت قائم رہی پھر آپس میں جھگڑے شروع ہوئے جنھوں نے مسلمانوں کو چور چور کر دیا اندلس کے آخری بادشاہ ابو عبد اللہ نے اس مصیبت میں تمام مسلمان بادشاہوں سے مدد مانگی لیکن جب کسی نے توجہ نہ کی تو

كان سيدنا عمر بن عبد العزيز رجلا صالحا
تقيا متعبدا ورعا زاهدا وكان مع ذلك اماما
عادلا رشيدا سياسيا محبا للرعية مشفقا عليها رفيقا
بها محسنا اليها لم تشغله عبادة ربه عن عباد ربه
كان بعيدا عن كبرياء الملوك وجبروتهم اعاد
الى الناس سيرة الخلفاء الراشدين الذين كانوا
ينظرون الى امتهم نظر الاب البار ويعدلون بينهم في الحقوق
ويعفون عن اموال الرعية - فالدنيا عندهم اهون
من ان يهتموا بجمعها - كان قد فرغ للمسلمين نفسه
ولامورهم ذهنه - في مساء بعد ما فرغ من امور
المسلمين دعا سراجه الذي كان من ماله فصلى ركعتين
ثم اتكئ واضعا راسه على يديه تسيل دموعه على
خديه فدنت منه زوجه فاطمة بنت عبد الملك
وسالته عن ذلك فقال اني نظرت فوجدتني قد
وليت امر هذه الامة اسودها واحمرها ثم
ذكرت الفقير الجائع والغريب الضائع والاسير
المقهور وذا المال القليل والعيال الكثير واشباه
ذلك في اقاصي البلاد واطراف الارض فعلمت ان
الله سائلي عنهم وان رسول الله صلى الله عليه وسلم

اسلامی حکومت۔ الدولۃ الاسلامیۃ	بند کر دینا۔ اِغلاق
چور چور کر دینا۔ اَوْھَنَ یُوْھِنُ۔	پھونکنا۔ تحوّیق۔ اِخوات
عہد نامہ۔ مِیْثَاق جمع مواثیق۔	(قبر) کھود ڈالنا۔ نبش (ن)
مقدمہ۔ قضیۃ جمع قضایا	سب سے بڑھ کر۔ فوق ذلک
فیصلہ کرنا۔ حکم۔ فصل قَضٰی یَقْضِیْ	پھانسی دینا۔ صلب (ض)
آزادی۔ حُرِّیَّۃ۔	وجہ۔ آجِل۔
خیال کرنا۔ مُرَاعَاۃ (رَاعٰی یُرَاعِیْ)	نا اتفاقی۔ خلاف۔
منہدم کر دینا۔ ھدم (ض)	آپس کی۔ بَیْنَھُم۔

قواعد:۔

اجوف کی گردانیں پہلے بیان ہو چکی ہیں اس کے بعد ناقص کی گردانیں اہم ہیں کیونکہ ان کا استعمال بھی بہت ہوتا ہے اس لیے اب ہم انھیں بھی بیان کرتے ہیں[1]۔ اجوف کی طرح ناقص کی بھی دو قسمیں ہیں آخری حرف واؤ ہوتا ہے تو ناقص وادی کہلاتا ہے اور اگر آخری حرف یٰ ہوتا ہے تو یائی کہلاتا ہے فنی باریک نظری سے دیکھا جائے تو ان دونوں قسموں سے مختلف باب آتے ہیں لیکن سادہ طریقے سے واقفیت اور عام استعمال کے لیے صرف یہ چار گردانیں یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔

---

[1] اجوف ناقص وغیرہ کا مفہوم سمجھنے کے لیے اس کتاب کا پہلا سبق ملاحظہ ہو قواعد کی سُرخی کے ماتحت اس کا ذکر ملے گا ۱۲

غرناطہ میں فرڈی نینڈ کی فوجیں داخل ہوگئیں۔ اس موقع پر عیسائیوں نے وعدہ کیا تھا اور ایک عہد نامہ لکھ دیا تھا کہ مسلمانوں کی جان، ان کا مال اُن کی جائداد، اُن کے مدرسے اُن کی مسجدیں، ان کی عمارتیں سب محفوظ رہیں گی، اُن کے مذہبی کام ہمیشہ کی طرح ہوتے رہیں گے ان کے مقدموں کا فیصلہ ان کے قاضی کریں گے۔ انھیں پوری آزادی حاصل ہوگی اور ان پر کسی قسم کی زیادتی نہ کی جائے گی لیکن افسوس کہ عیسائیوں نے ان وعدوں کا ذرا بھی خیال نہ کیا ان کی جائدادیں چھین لیں، عمارتیں گرادیں، مدرسے بند کر دیے، مسجدیں منہدم کردیں، کتب خانے پھونک دیے، قبریں کھود ڈالیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ زندہ آدمیوں کو آگ میں ڈال دیا۔ مسلمانوں کو زبردستی عیسائی بنایا گیا جنھوں نے انکار کیا انھیں آگ میں جلادیا گیا یا پھانسی دے دی گئی۔ اس طرح تھوڑے ہی عرصہ میں سارے اندلس میں ایک آدمی بھی باقی نہ رہا جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو اور یہ سب آپس کی نااتفاقی کی وجہ سے ہوا۔

الفاظ کے معانی

ہزار۔ اَلف، جمع اُلُوف	قائم رہنا۔ بَقِیَ یَبْقٰی۔
سوار۔ فارِس	شان و شوکت۔ اُبَّہَۃ۔ فَخَامَۃ، عَظَمَۃ

دسواں سبق

(۱) قرآن مجید :-

سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ كَمْ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ اٰیَةٍۭ بَیِّنَةٍ
وَ مَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ
اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوا الْحَیٰوةُ
الدُّنْیَا وَ یَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَ الَّذِیْنَ
اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَ اللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ
بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ
اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ ۪ وَ اَنْزَلَ
مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِیَحْكُمَ بَیْنَ النَّاسِ فِیْمَا
اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ؕ وَ مَا اخْتَلَفَ فِیْهِ اِلَّا الَّذِیْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ
بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ۚ فَهَدَی
اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ
وَ اللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ اَمْ
حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا یَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ
خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ
زُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ ۝ یَسْـَٔلُوْنَكَ

(۱) دَعَا یَدْعُوْ (پکارنا) (۲) رَمٰی یَرْمِیْ (پھینکنا)
(۳) خَشِیَ یَخْشٰی (ڈرنا) (۴) رَعٰی یَرْعٰی (چرانا)۔
آج دَعَا یَدْعُوْ کی گردان لکھی جارہی ہے یہ ناقص واوی ہے اور باب (ن) سے آتا ہے اس وزن سے آپ قرآن مجید کی پہلی کتاب میں واقف ہو چکے ہیں خَلَا یَخْلُوْ کے ضروری صیغے پانچویں سبق میں گزر چکے ہیں بالکل اسی طرح دَعَا یَدْعُوْ کے صیغے ہوں گے تفصیل حسب ذیل ہے:۔

ماضی:۔

دَعَا دَعَوَا دَعَوْا دَعَتْ دَعَتَا دَعَوْنَ
دَعَوْتَ دَعَوْتُمَا دَعَوْتُمْ دَعَوْتِ دَعَوْتُنَّ
دَعَوْتُ دَعَوْنَا۔

مضارع:۔

یَدْعُوْ یَدْعُوَانِ یَدْعُوْنَ تَدْعُوْ تَدْعُوَانِ
یَدْعُوْنَ تَدْعُوْنَ تَدْعِیْنَ تَدْعُوْنَ اَدْعُوْ
نَدْعُوْ۔

امر:۔ اُدْعُ اُدْعُوَا اُدْعُوْا اُدْعِیْ اُدْعُوْنَ۔
نہی[1]:۔ لَا تَدْعُ لَا تَدْعُوَا لَا تَدْعُوْا لَا تَدْعِیْ لَا تَدْعُوْنَ

---

[1] جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے صیغوں کی ترتیب اور ان کے معانی کو سمجھنے کے لیے عربی زبان کے دس سبق کا تیسرا، ساتواں اور نواں سبق ضرور ملاحظہ کیجیے۔

کفار کو توجہ دلائی جا رہی ہے کہ وہ ان حالات سے عبرت حاصل کریں ورنہ اگر ان کی کافرانہ اور سرکشانہ حالت اسی طرح قائم رہی تو بنی اسرائیل کی طرح ذلت و خواری میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ اس سلسلہ میں اس حقیقت کی جانب بھی اشارہ کیا گیا کہ منکرین حق کی اس غفلت و مدہوشی کی وجہ صرف یہ ہے کہ زندگی کی بنیادی اور سنجیدہ حقیقتوں پر غور و فکر کے بجائے ان کی نظر دنیا کی ظاہری آرائش اور سطحی چمک دمک ہی میں اُلجھ کر رہ گئی ہے ان کی یہی ظاہر بینی حقیقت رسی سے مانع ہے لیکن ایک وقت آئے گا جب یہ نظر فریبی ختم ہو گی، دنیا کا طلسم نگاہوں سے اوجھل ہو جائے گا اور حقیقت بے نقاب ہو کر سامنے آئے گی اُس وقت نظر آئے گا کہ کل جنھیں پست و بے حیثیت سمجھا جا رہا تھا درحقیقت وہی عزت و سرفرازی کے مستحق ہیں۔

کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللّٰہ النبیین کا مطلب یہ ہے کہ شروع میں تمام لوگ راہ حق پر گامزن تھے لیکن پھر ان کی راہیں مختلف ہوئیں گمراہی پھیلی تو ہدایت خلق کے لیے انبیاء علیہم السلام بھیجے گئے۔ اسی بنا پر مفسرین یہاں وَاحِدَۃً کے بعد فَاخْتَلَفُوْا محذوف مانتے ہیں۔ آگے چل کر اسی آیت میں چونکہ اِخْتَلَفُوْا کا لفظ موجود ہے اس لیے یہاں ذکر نہیں کیا گیا اسی مفہوم کی ایک اور آیت ہے وما کان الناس الا امۃ واحدۃ فاختلفوا۔ اس آیت میں

مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ
وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط وَ
مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ٥ كُتِبَ عَلَيْكُمُ
الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ج وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا
وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ج وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ
لَّكُمْ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ٥

آیات مندرجہ بالا کا ترجمہ کیجیے نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے ۔

كَمْ ۔ کتنی ——— مَتٰى ۔ کب

زُيِّنَ ۔ تَزْيِيْن (ز ی ن) آراستہ کرنا ۔ مزین کرنا (باب تفعیل مثل تبشیر پہلی کتاب آٹھواں سبق) ۔

يَسْخَرُوْنَ ۔ سخر (س خ ر) ہنسنا ۔ مذاق اُڑانا (باب ف)

يَحْكُمُ ۔ حُكْم (ح ک م) فیصلہ کرنا (باب ن)

بَغْيٌ ۔ حسد ۔

لَمَّا ۔ نہیں لَمَّا اس جگہ لَمْ کے معنی میں ہے اور مضارع پر لَمْ ہی کی طرح اثر کرتا ہے (لَمْ کے متعلق ملاحظہ ہو پہلی کتاب تیسرا سبق)

كُرْهٌ ۔ ناپسندیدہ ——— عَسٰى ۔ ہو سکتا ہے کہ

تشریح :۔

اس رکوع میں بنی اسرائیل کے واقعات کی جانب اشارہ کرکے

فی البیت شیئا له بال فقالت انما جئت لا عمر بیتی
من هذا البیت الخراب فقالت لها فاطمة انما خرب
هذا البیت عمارة بیوت امثالک فاقبل عمر حتی
دخل الدار فمال الی بیئر فی ناحیة الدار فانتزع منها
دلاء صبتها علی طین کان بحضرة البیت وهو یکثر
النظر الی فاطمة (زوجته) فقالت لها المرءة استتری
من هذا الطیان فانی اراه یدیم النظر الیک
فقالت لیس هو بطیان هو امیر المؤمنین ثم اقبل
عمر فسلم ودخل بیته فمال الی مصلی کان له فی البیت
یصلی فیه فسأل فاطمة عن المرءة فقالت هی هذه
فاخذ مکتلا فیه شیء من عنب فجعل یتحری لها
خیره یناولها ایاه - ثم اقبل علیها فقال ما حاجتک
فقالت امرءة من اهل العراق لی خمس بنات کسل
کسد فجئتک ابتغی حسن نظرک لهن فجعل یقول
کسل کسد ویبکی فاخذ الدواة والقرطاس وکتب
الی والی العراق فقال سمی کبراهن فسمتها ففرض
لها فقالت المرءة الحمد لله ثم سال عن اسم
الثانیة والثالثة والرابعة والمرءة تحمد الله ففرض
لها - فلما فرض للاربع استفزها الفرح فدعت له

فَاخْتَلَفُوْا کا لفظ تصریح کے ساتھ موجود ہے اس موقع پر چونکہ انبیا علیہم السلام کی آمد اور ان کی تبلیغی جد وجہد کا ذکر آگیا ہے اس لیے مسلمانوں کے سامنے راہ حق کے شدائد ومشکلات کا ذکر کر کے انھیں ہر قسم کے ایثار وسرفروشی کے لیے آمادہ کیا جارہا ہے پہلے جماعتی نظام کو مستحکم کرنے کے لیے اہل ثروت کو اپنے پریشان حال اور حاجت مند بھائیوں کی اعانت ودستگیری کا حکم دیا جارہا ہے پھر جاں نثاری وسرفروشی کی دعوت دی جارہی ہے اور فرمایا جارہا ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ کا یہ فریضہ ممکن ہے اس وقت تمھیں ناگوار ہو لیکن یہی تمھاری فلاح کا باعث ہوگا۔

(۲) ا ۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے :۔

سَلُوْا ۔ اُنْذِرْنَ ۔ زَيَّنَّا ۔ لَمْ تَمْسَسْ ۔ نَ لَنْ نَّنَالَ ۔ زُلْزِلُ ۔ اَحْبَبْتُمْ ۔ بُعِثْتُ ۔ يُرْزَقُ ۔ آتَيْتُ ۔

ب ۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :۔

قدمت امرءة من العراق علی عهد عمر ابن عبد العزیز فلما صارت الی بابه قالت هل علی امیر المومنین حاجب (دربان) فقالوا لا فلجی (داخل ہو جا) ان احببت فدخلت المرءة علی فاطمة وهی جالسة فی بیتها وفی یدها قطن (روئی) تعالجه (درست کرنا) فسلمت فردت علیها السلام وقالت لها ادخلی فلما جلست المرءة رفعت بصرها تنظر فی

آپ نے دنیا اور اس کی شان و شوکت کو ترک کر دیا تھا بہت منکسر المزاج تھے جب خلیفہ ہوئے تو لوگ آپ کے سامنے کھڑے ہوئے۔ آپ نے انھیں اس سے منع کیا اور فرمایا لوگ صرف رب العالمین کے لیے کھڑے ہوتے ہیں چوکیدار کو بھی حکم دیتے تھے کہ وہ آپ کے لیے نہ کھڑا ہو نہ پہلے سلام کرے۔ ایک رات کچھ لوگ آپ کے پاس اپنی ضرورت کے لیے آئے وہ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ چراغ بجھنے لگا لوگوں نے چاہا کہ اُسے ٹھیک کر دیں لیکن آپ نے انھیں منع کر دیا اور خود اُٹھے اور اُسے درست کر دیا اور فرمایا اس نے مجھے کیا نقصان پہونچایا اس سے پہلے بھی میں عمر ابن عبدالعزیز تھا اور اب بھی عمر بن عبدالعزیز ہوں مسلمانوں کے مال سے اجتناب کرتے تھے ایک مرتبہ نافے کا مشک لایا گیا اور آپ کے سامنے رکھ دیا گیا تو آپ نے اپنا ہاتھ ناک پر رکھ لیا تاکہ اس کی خوشبو نہ سونگھ سکیں۔

الفاظ کے معانی

چادر۔ کِسَاء ۔ رِدَاء جمع اَکْسِیَةٌ اَرْدِیَةٌ ۔
کیسی نرم ہے ۔ مَا اَلْیَنَهٗ ۔ افعال تعجب کا ذکر تفصیل سے سبق ۵ میں ہو چکا ہے یہ بھی فعل تعجب ہے ص ۲۷
بیل دار چادر ۔ مِطْرَف جمع مَطَارِف
ریشم ۔ خز ۔ حَرِیْر ۔
آٹھ سو ۔ ثمان مائۃ ۔

فجئ به فرفع يده وقال قد كنا نفرض لهن حين كن تولين الحسد اهله فنرى هولاء الاربع يفضين على هذه الخامسة فخرجت بالكتاب حتى اتت به العراق فدفعته الى والى العراق فلما دفعت اليه الكتاب بكى واشتد بكاءه وقال رحم الله صاحب هذا الكتاب فقالت امات قال نعم فصاحت وولولت فقال لا باس عليك ماكنت لارد كتابه فى شئ فقضى حاجتها وفرض لبناتها - (سيرة عمر ابن عبد العزيز)

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

حضرت عمر ابن عبد العزیز نے ایک شخص کو حکم دیا کہ ان کے لیے ایک چادر خریدے اس نے چادر خریدی اور اسے آپ کے پاس لایا آپ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا کیسی نرم ہے وہ شخص ہنسا حضرت عمر نے کہا کیوں ہنستے ہو اس نے کہا خلافت سے پہلے آپ نے ایک بار مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ کے لیے ریشم کی بیل دار چادر خریدوں میں نے آٹھ سو درم کی ایک خوبصورت چادر خریدی لیکن جب میں اسے آپ کے پاس لایا تو آپ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا کس قدر سخت ہے اور آج آپ آٹھ درم کی چادر کو بھی نرم سمجھتے ہیں -

امر :-

اِرْمِ اِرْمِیَا اِرْمُوْا اِرْمِیْ اِرْمِیْنَ

نہی :-

لَا تَرْمِ لَا تَرْمِیَا لَا تَرْمُوْا لَا تَرْمِیْ لَا تَرْمِیْنَ۔

گیارھواں سبق

(۱) قرآن مجید :-

یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ
قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ
بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ق وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ
عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ
يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ
وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ
فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ
وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اِنَّ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَا

کس قدر سخت ہے ۔ مَا أَخْشَنَهُ
نرم سمجھنا ۔ استلانہ مثل استعانۃ
(پہلی کتاب پہلا سبق)
شان شوکت ۔ زَهْوَةٌ ۔
منکسر المزاج ۔ مُتَوَاضِع
پہل کرنا ۔ اِبْتَدَءَ يَبْتَدِئُ ۔
ٹھیک کرنا ۔ اِصْلَاح (مثل اِنْعَام

(پہلی کتاب پہلا سبق)
مشک ۔ مسک
خوشبو ۔ رائحۃ
سونگھنا ۔ شمّ ۔ مثل مدّ
(پہلی کتاب پانچواں سبق)
تاکہ نہ ۔ کَیْلَا (کَے + لَا)

قواعد :-

ناقص کا دوسرا مشہور وزن رَمٰی یَرْمِیْ ہے یہ ناقص یائی ہے باب (ض) سے آتا ہے ۔ اس وزن سے بھی آپ پہلی کتاب میں واقف ہو چکے ہیں پہلے سبق میں ھَدٰی یَھْدِیْ کے ضروری صیغے گزر چکے ہیں بالکل اسی طرح رَمٰی یَرْمِیْ کے صیغے ہوتے ہیں تفصیل حسب ذیل ہے :-

ماضی :-

رَمٰی رَمَيَا رَمَوْا رَمَتْ رَمَتَا رَمَيْنَ رَمَيْتَ
رَمَيْتُمَا رَمَيْتُمْ رَمَيْتِ رَمَيْتُنَّ رَمَيْتُ رَمَيْنَا

مضارع :-

يَرْمِيْ يَرْمِيَانِ يَرْمُوْنَ تَرْمِيْ تَرْمِيَانِ يَرْمِيْنَ
تَرْمُوْنَ تَرْمِيْنَ تَرْمِيْنَ أَرْمِيْ نَرْمِيْ ۔

حَبِطَتْ ۔ حَبْط ۔ (ح ب ط) ضائع جانا (باب ح ۔ س)
يَرْجُوْنَ ۔ رِجاء (ر ج و) امید کرنا ۔
خَمْر ۔ شراب ــــــ مَيْسِر ۔ جُوا ۔
عَفْو ۔ زیادہ ۔ یعنی وہ مال جو تمھاری ضروریات سے فاضل ہو ۔
اَعْنَتَ ۔ اِعْنَاتٌ (ع ن ت) مشقت میں ڈالنا ۔ صیغے اِنْعام کی طرح
آتے ہیں (پہلی کتاب پہلا سبق)
اَمَةٌ ۔ لونڈی ۔
تُنْكِحُوا ۔ اِنْكَاح (ن ك ح) نکاح کردینا یہ بھی باب افعال سے ہے
اس کے صیغے بھی اِنْعَام کی طرح آتے ہیں ۔
اَعْجَبَ ۔ اِعْجَاب (ع ج ب) بھلا معلوم ہونا ۔
يَتَذَكَّرُوْنَ ۔ تَذَكُّرٌ (ذ ك ر) نصیحت پذیر ہونا ۔ یہ باب تفعّل سے ہے
صیغے تفجّر کی طرح آتے ہیں (پہلی کتاب سولھواں سبق)

تشریح :۔

يسئلونك عن الشهر الحرام .... جنگ بدر سے دو ماہ پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ ابن جحش کی قیادت میں چند آدمیوں کا ایک مختصر سا دستہ قریش کی نقل و حرکت کی خبر لینے کے لیے مکہ معظمہ کی جانب روانہ فرمایا ۔ آپ نے عبداللہ ابن جحش رضی اللہ عنہ کو ایک خط دیا اور فرمایا کہ دو دن کے بعد اسے کھولنا پھر جو اس میں لکھا ہو

إِثْمٌ كَبِيرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا
وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۔ قُلِ الْعَفْوَ ۔ كَذَٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۔ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ ۔ قُلْ
إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۔ وَإِن تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ
وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۔ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ
لَأَعْنَتَكُمْ ۔ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ وَلَا تَنكِحُوا
الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۔ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن
مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۔ وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ
حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۔ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ
وَّلَوْ أَعْجَبَكُمْ ۔ أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۔ وَاللَّهُ
يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ ۔ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے :۔

صَدٌّ ۔ روکنا ۔ صیغے مدّ کی طرح آئیں گے (پہلی کتاب پانچواں سبق)

لَا يَزَالُ ۔ برابر ۔ تمام صیغے خاف یخاف کی طرح آتے ہیں ۔

يَرْتَدِدْ ۔ اِرْتِدَاد (ر د د) پھر جانا ۔ اِرْتَدَّ يَرْتَدُّ اِرْتِدَادًا لَا تَرْتَدَّ

؎ دو لفظ ایک طرح کے اکٹھا ہو جاتے ہیں تو انھیں ایک دوسرے میں ملا کر تشدید کے ساتھ بھی پڑھا جاتا ہے اس اصول کے مطابق يَرْتَدِدْ سے يَرْتَدَّ ہو گیا ۱۲

اعتدى على آخر من ابناء العرب وقتله ثم فرّ هارباً حتى
انتهى الى بستان فارتأى ان يلجأ اليه فدخله فوجد
فيه شيخاً جليلاً قد ناهز المائة من عمره فتعلق باهدابه
ليجيره من أذى اعدائه فجاء به الرجل الى مأوى
منفرد وخبأه فيه وبعد ذلك علا الصياح بفناء
البستان ودخل نفر من الناس يحملون القتيل
فنظره الشيخ فوجد ابنه وعلم ان ذلك الشاب الذي
اختبأ لديه هو الذي قتله فاخذ منه الاسى كل
مأخذ ولكن كظم غيظه وسكن جأشه وانزوى في
احدى حجرات بيته حتى الليل وهدأت الاصوات
ثم قام ودخل على الفتى ونبأه بالامر فلما وعى الفتى
قوله هلع فؤاده ورأى الموت عياناً فاخذ الرجل
يؤمنه ويهدئ روعه حتى سرّي همه ثم قال
له ما اخفر ذمتي ولا انقض عهدي ولكني لا آمن
ان يجئ قومي ويبيتوا اليك فخذ مؤنة سفرك و
ارحل عني والله البارئ ولي امري۔

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :۔
اصمعی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں مکہ معظمہ حج کے لیے گیا۔ ایک
دن میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا اتنے میں میں نے دیکھا کہ

کا ایسا اقتدار کہ لوگوں کے دین و ایمان کے لیے فتنہ بن سکے
قتل سے بدرجہا بدتر ہے۔

یسئلونك عن الخمر والمیسر ...... عرب شراب اور جوُے کے ایسے عادی تھے اس لیے رفتہ رفتہ یہ بدعادت ان سے چھڑائی گئی۔ یہ آیت اس سلسلہ کی پہلی آیت ہے اس کے بعد بہت سے لوگوں نے شراب چھوڑ دی پھر حکم آیا کہ نشے کی حالت میں نماز نہ پڑھی جائے اس سے پھر اور بہت سے لوگوں نے شراب نوشی ترک کر دی۔ اس طرح جب رفتہ رفتہ لوگ اس سے مجتنب ہو گئے تو آخری حکم آیا کہ شراب اور جوا نجس ہے شیطان کا کام ہے اس سے اجتناب کرو اس فرمان کا پہونچنا تھا کہ سارے ملک میں شراب اور جوے کا خاتمہ ہو گیا، لوگوں نے برتن تک پھوڑ کر پھینک دیے اور نابدانوں سے شراب بہنے لگی۔

(۲) ا۔ اردو میں ترجمہ کیجیے:۔

لَا تَزَالُ تُقَاتِلُ۔ صَدَدْتُمْ۔ رَدَدْنَا۔ اِسْتَطَعْتُ رَجَوْتَ۔ اَعْنَتَّ۔ اَعْنَتَّا۔ خَالَطُوْا۔ اَتَذَكَّرُ يَتَفَكَّرُوْنَ۔

ب۔ اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے:۔

من عجائب ما یُؤثر (نقل کیا جانا) ان فتح الاندلس ان شابا اسبانیا (ابینی)

بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ
فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ

الفاظ کے معانی

طواف کرنا ۔ طَافَ يَطُوْفُ ۔
اتنے میں ۔ اِذْ ۔
پردہ ۔ سِتْرٌ جمع اَسْتَار
لٹکا ہوا ۔ مُتَعَلِّقًا
(فلاں کے) صدقہ ۔ بِحَقِّ
امید ۔ رجا (صیغے مثل دَعَا)
بُرے ۔ قِبَاحٌ ۔ جمع قَبِيْحٌ ۔
غش کھا کر ۔ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ
آگے بڑھنا ۔ تَقَدَّمَ (بروزن تَفَعَّلَ)

(بیسواں سبق پہلی کتاب)
قریب ہونا ۔ دَنَا يَدْنُوْ (مثل دعا)
دیکھتا کیا ہوں کہ وہ ۔ فَاِذَا هُوَ
گود ۔ حِجْرٌ
آنسو ۔ دَمْعَةٌ ۔
رخسار ۔ خَدٌّ ۔
آزاد ۔ حُرٌّ ۔
انساب ۔ نسب کی جمع ہے ۔

—(۰)—

قواعد :-

ناقص کا تیسرا مشہور وزن خَشِيَ يَخْشٰى ہے یہ باب (س) سے آتا ہے پہلی کتاب کے اٹھارھویں سبق میں اس وزن کی ایک گردان هَوِيَ يَهْوٰى گزر چکی ہے جس سے ضروری صیغوں سے واقفیت ہو چکی ہے اب پوری گردان تفصیل سے پھر لکھی جا رہی ہے ملاحظہ ہو :-

ایک شخص آیا اور کعبہ کے اندر داخل ہوگیا تھوڑی دیر کے
بعد میں نے ایک چیخ کی آواز سنی میں فوراً کعبہ کے اندر گیا
میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا
رو رہا ہے اور کہہ رہا ہے اے میرے رب میں تجھے پکارتا ہوں
اپنے گھر کے صدقہ میرے رونے پر رحم کرلے میری امید
میری کربت دور کر دے میرے تمام گناہوں کو بخش دے میں
تیرے پاس بہت برے اعمال کے ساتھ آیا ہوں لیکن تیرے
کرم کا امیدوار ہوں اگر تو گناہ گاروں کو نہ بخشے گا تو انھیں
کون بخشے گا۔ اس کے بعد وہ بہت رویا پھر زمین پر غش کھا کر
گر پڑا۔ میں فوراً آگے بڑھا اور اس سے قریب ہوا تو دیکھتا
کیا ہوں کہ وہ حضرت زین العابدین ابن الحسین رضی اللہ عنہ
تھے میں نے ان کا سر اٹھایا اور اپنی گود میں رکھا اور رونے لگا
ایک آنسو ان کے رخسار پر گرا تو آنکھیں کھول دیں اور کہا یہ
کون ہے میں نے کہا آپ کا غلام اصمعی اے میرے آقا یہ جزع
فزع کیا ہے آپ تو اہل بیت نبوت سے ہیں فرمایا اے اصمعی اللہ
تعالیٰ نے جنت اس کے لیے بنائی ہے جو اس کی اطاعت کرے
خواہ وہ حبشی غلام ہو اور دوزخ اس کے لیے بنائی ہے جو اس
کی نافرمانی کرے چاہے وہ آزاد قریشی ہو کیا اللہ تعالےٰ
نہیں فرماتا ہے فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ○ نِسَاؤُكُمْ
حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا
لِأَنفُسِكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ ۗ
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ○ وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ
أَن تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ لَّا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ
وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ۗ وَاللَّهُ
غَفُورٌ حَلِيمٌ ○ لِّلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَائِهِمْ
تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۖ فَإِن فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ○ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ
عَلِيمٌ ○ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ
قُرُوءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ
اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِن كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ ۚ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ
إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا ۚ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ
بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَاللَّهُ
عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○

آیات بالا کا ترجمہ مع نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح
حسب ذیل ہے :—

ماضی :-

خَشِیَ خَشِیَا خَشُوْا خَشِیَتْ خَشِیَتَا خَشِیْنَ
خَشِیْتَ خَشِیْتُمَا خَشِیْتُمْ خَشِیْتِ خَشِیْتُنَّ
خَشِیْتُ خَشِیْنَا ۔

مضارع :-

یَخْشٰی یَخْشَیَانِ یَخْشَوْنَ تَخْشٰی تَخْشَیَانِ
یَخْشَیْنَ تَخْشَوْنَ تَخْشَیْنَ تَخْشَیْنَ
اَخْشٰی نَخْشٰی ۔

امر :-

اِخْشَ اِخْشَیَا اِخْشَوْا اِخْشَیْ اِخْشَیْنَ ۔

نہی :-

لَا تَخْشَ لَا تَخْشَیَا لَا تَخْشَوْا لَا تَخْشَیْ لَا تَخْشَیْنَ ۔

بارھواں سبق

(۱) قرآن مجید :-

وَیَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِیْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا
النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰی یَطْهُرْنَ
فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ

بُعُول۔ شوہر۔ بَعل کی جمع ہے۔

تشریح:۔

جاہلیت میں حائضہ عورتوں کو گھروں سے الگ کر دیتے تھے ان کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا کھانا پینا سب بُرا سمجھتے تھے یہود کی بھی یہی روش تھی لیکن اللہ تعالےٰ نے مباشرت کے سوا اور کسی چیز سے منع نہیں کیا۔ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ کو پڑھتے وقت مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ذہن میں رہے اور حرث (کھیتی) اور تخم ریزی کی حالت پیش نظر ہو تو انشاء اللہ مطلب سمجھنے میں کسی قسم کی غلط فہمی نہ ہوگی۔

اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ اپنی بیوی سے چار ماہ یا اس سے زائد تعلق نہ رکھے گا تو اسے شریعت کی اصطلاح میں ایلاء کہتے ہیں۔ ایلاء کرنے والا اگر چار مہینے پورے کر دے گا تو عورت پر ایک طلاق بائن[1] پڑ جائے گی اور اگر چار مہینے پورے ہونے سے پہلے بیوی کی طرف رجوع ہو جائے گا تو قسم کا کفارہ دینا پڑے گا۔ قسم کا کفارہ یہ ہے کہ یا تو ایک غلام آزاد کیا جائے یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنائے جائیں یا دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے یا پھر تین دن روزے رکھے جائیں۔

---

[1] طلاق بائن میں شوہر کو دوبارہ نکاح کیے بغیر از خود رجوع کرنے کا اختیار نہیں ہوتا بخلاف طلاق رجعی کے کہ اسمیں شوہر کو اختیار ہے کہ اگر وہ چاہے تو عدت کے اندر بغیر نکاح کے از خود عورت سے رجوع کر سکتا ہے۔

مَحِیْض ۔ (ح ی ض) حیض ۔
اَذًی ۔ گندگی ۔ جس سے انسان کو گھن معلوم ہو ۔
اِعْتَزِلُوْا ۔ اِعْتِزَال (ع ز ل) علیحدہ ہونا ۔ یہ باب اِفتعال سے ہے صیغے انتخاب کی طرح آتے ہیں (پہلی کتاب بارھواں سبق آخری سطور) ۔
تَطَهَّرْنَ ۔ تَطَهُّرٌ (ط ہ ر) اچھی طرح پاک ہو جانا ۔ یہ باب تفعّل سے ہے صیغے تفہّم کی طرح آئیں گے (پہلی کتاب سولھواں سبق) ۔
حَرْثٌ ۔ کھیتی ــــــــــ اَنّٰی ۔ جس طرح سے ۔
عُرْضَةٌ ۔ آڑ ۔ سپر ۔ نشانہ ۔
لَغْوٌ ۔ فضول ۔ جو قسمیں بغیر خیال کیے ہوئے یوں ہی منھ سے نکلیں وہ لغو کہلاتی ہیں جیسے لکھنؤ میں تکیہ کلام کے طور پر بغیر قسم کے ارادہ کے یوں ہی وَاللّٰہ کہہ دیا کرتے ہیں ۔
یُؤْلُوْنَ ۔ اِیْلَاءٌ (ا ل و) قسم کھانا ۔ فقہ کی اصطلاح میں اُس قسم کو کہتے ہیں جو شوہر اپنی بیوی سے چار ماہ الگ رہنے کے لیے کھاتا ہے ۔ (صیغے یوں ہیں) آلٰی یُؤْلِیْ آلِ لَاتُؤْلِ
تَرَبُّصٌ ۔ (ر ب ص) انتظار کرنا ۔
فَآءُوْا ۔ فَیْءٌ (ف ی ء) رجوع کرنا ۔ فَآءَ یَفِیْءُ فِئْ لَا تَفِئْ ۔
قُرُوْءٌ (ق ر ء) حیض ۔ قُرْءٌ کی جمع ہے ۔ اَرْحَام ۔ رِحْم کی جمع ہے ۔

فانطلقنا حتى اتينا على رجل مضطجع على قفاه
ورجل قائم على راسه بفهر او صخرة فيشدخ بها
راسه فاذا ضربه تدهده الحجر فانطلق اليه لياخذه
فلا يرجع الى هذا حتى يلتئم راسه وعاد راسه كما هو
فعاد اليه فضربه قلت من هذا قالا انطلق فانطلقنا
الى نقب مثل التنور اعلاه ضيق واسفله واسع
تتوقد تحته نار فاذا اقترب ارتفعوا حتى
كادوا يخرجون فاذا خمدت رجعوا فيها وفيها رجال
ونساء عراة فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا
حتى اتينا على نهر من دم فيه رجل قائم وعلى
شط النهر رجل بين يديه حجارة فاقبل الرجل
الذي في النهر فاذا اراد ان يخرج رماه الرجل
بحجر في فيه فرده حيث كان فجعل كلما جاء ليخرج
رمى في فيه بحجر فيرجع كما كان فقلت ما هذا قالا
انطلق فانطلقنا حتى اتينا الى روضة خضراء فيها
شجرة عظيمة وفي اصلها شيخ وصبيان واذا
رجل قريب من الشجرة بين يديه نار يوقدها
فصعدا بي في الشجرة فادخلاني دارا لم ار قط
احسن وافضل منها فيها رجال شيوخ وشباب

طلاق کی عدت تین حیض ہیں لیکن اگر کسی عورت کو حیض نہ
آتے ہوں تو وہ تین مہینے عدت گزارے۔ اگر صریح الفاظ
میں ایک یا دو طلاقیں دی گئی ہیں تو یہ طلاق رجعی کہلاتی ہے
اس صورت میں شوہر کو اختیار ہوتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو
عدت کے اندر بغیر نکاح کے اپنی بیوی سے پھر رجوع کر سکتا
ہے۔ اگر عورت حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے جس وقت
بچہ ہو جائے گا عدت پوری ہو جائے گی۔

(۳) ا۔ اردو میں ترجمہ کیجیے :۔

اُعْتُقِلْتُمْ ـ تَطَهَّرَتْ ـ اَصْلِحُوْا ـ آخُذُ ـ آلَيْتَ
يَمُنَّ ـ فَيَقُوْلُ ـ اُفٍّ ـ تَوَجَّهْتَا ـ لَمْ تُوْلِ ـ

ب۔ اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :۔

عن سمرة ابن جندب قال كان النبي صلى الله عليه
وسلم اذا صلى صلاة اقبل [رخ کرنا] علينا بوجهه فقال
من رأى منكم الليلة رؤيا [خواب] قلنا لا قال لكني رأيت
الليلة رجلين اتياني فاخذا بيدي فاخرجاني الى
ارض مقدسة فاذا رجل جالس ورجل قائم بيده
كلوب [آنکڑا] من حديد يدخله في شدقه [باچھ (منہ کا کنارہ)] حتى يبلغ قفاه [گدی]
ثم يفعل بشدقه الآخر مثل ذلك ويلتئم [جڑ جانا] شدقه هذا
فيعود [لوٹنا] فيصنع مثله قلت ما هذا قالا انطلق [چلو]

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی مکہ معظمہ کے رئیسوں نے آپ کی مخالفت کی اور مذاق اُڑایا وہ کہتے تھے یہ دعوت ہرگز کامیاب نہ ہو گی لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کی مدد کی اور اپنے دین کو غالب کیا ۸ھ میں مکہ معظمہ فتح ہو گیا قریش کے سردار ڈرے لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سب کو معاف کر دیا اور انھیں عزت بخشی وہ لوگ اس حسن سلوک سے بہت متاثر ہوئے اور مسلمان ہو گئے لیکن انھیں اسلام میں سبقت حاصل نہیں تھی وہ اللہ کے رسول سے لڑ چکے تھے اور مسلمانوں کو اذیت پہونچا چکے تھے اس لیے بہت غمگین رہتے تھے اور چاہتے تھے کہ کوئی ایسا کام کریں جو اللہ کے نزدیک ان کا درجہ بلند کر دے اور اسلام سے ان کی تاخیر کا کفارہ ہو جائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت سے عرب مرتد ہوئے لیکن یہ لوگ اسلام پر قائم رہے اور انھوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ شام میں رومیوں سے مقابلہ میں جنگ کی ابو سفیانؓ صفوں کے درمیان گھومتے تھے اور رجز پڑھتے تھے تاکہ سپاہیوں کو جوش دلائیں۔ حارث ابن ہشام اور سہیل ابن عمرو نے مشرکین سے جنگ کی اور قتل ہوئے عکرمہ ابن ابی جہل نے یرموک کے معرکہ میں

نساء وصبيان ثم اخرجاني منها فصعدا بي الشجرة
فادخلاني دارا هي احسن وافضل فيها شيوخ و
شباب قلت طوفتماني الليلة فاخبراني عما رأيت
قالا نعم اما الذي رأيته يشق شدقه فكذاب يحدث
بالكذبة فتحمل عنه حتى تبلغ الآفاق فيصنع به
الى يوم القيامة والذي رأيته يشدخ راسه فرجل
علمه الله القرآن فنام عنه بالليل ولم يعمل فيه
بالنهار يفعل به الى يوم القيامة والذي رأيته في
النقب فهم الزناة والذي رأيته في النهر آكلوا الربو
والشيخ الذي في اصل الشجرة ابراهيم والصبيان
حوله فاولاد الناس والذي يوقد النار مالك
خازن النار والدار الاولى التي دخلت دار عامة
المومنين واما هذه الدار فدار الشهداء و
انا جبرئيل وهذا ميكائيل فارفع رأسك
فرفعت راسي فاذا فوقي مثل السحاب قالا ذلك
منزلك فقلت دعاني ادخل منزلي قالا انه
بقي لك عمر لم تستكمله فلو استكملت اتيت
منزلك - (بخاری)

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

تیرھواں سبق

(۱) قرآن مجید:-

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ص فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ
بِاِحْسَانٍ ط وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّا
اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ط
فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا
فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ط تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا
وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝
فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا
غَيْرَهٗ ط فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ
اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ط وَتِلْكَ حُدُوْدُ
اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ
فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ
سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ص وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا
لِّتَعْتَدُوْا ج وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ
وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ز وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ
يَعِظُكُمْ بِهٖ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

شہادت پائی وہ رومیوں سے لڑتے تھے اور کہتے تھے کہ میں نے اللہ کے رسول سے ہر ہر قدم پر جنگ کی کیا آج تم سے بھاگ جاؤں گا۔

الفاظ کے معانی

کامیاب ہونا۔ نجح (ف)	مرتد ہونا۔ ارتدَّ یرتدُّ۔
عزت بخشنا۔ اکرام (انعام)	رجز پڑھنا۔ ارتجز یرتجز۔
جوش دلانا۔ حثّ (ن)	قتل ہوا۔ قُتِلَ (فعل مجہول استعمال ہوگا)
سبقت۔ سابقۃٌ۔	شہادت پائی۔ اُستُشہِد (فعل مجہول استعمال ہوگا)
اذیت پہنچانا۔ (آذی یُؤذِی)	

قواعد:۔

ناقص کا چوتھا مشہور وزن جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے دَعیٰ یدعی (ف) ہے لیکن اس کی علیحدہ گردانیں لکھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس سے ماضی کے صیغے رمیٰ کی طرح اور مضارع کے صیغے یخشیٰ کی طرح آتے ہیں امر اور نہی بھی اِخشَ اور لا تخش کی طرح اِدعَ اور لا تدعَ وغیرہ آتے ہیں اس وقت آپ پچھلی گردانوں پر ایک نظر ڈال لیجیے تاکہ مزید قاعدوں کے بیان سے پہلے پچھلے قواعد تازہ ہو جائیں۔



روک لینے کا اختیار ہے لیکن اگر اس نے تیسری طلاق دے دی تو پھر یہ عورت اس پر حرام ہوجائے گی دوبارہ بیوی بنانے کے لیے اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے کہ وہ عورت دوسرے شوہر سے نکاح کرے وہ تعلقات کے بعد اُسے طلاق دے لیکن یاد رہے کہ ایسا پیشہ کے طور پر کرنا بہت سخت منع ہے۔ اس موقع پر یہ بات سمجھ لینی ضروری ہے کہ شریعت میں طلاق کچھ پسندیدہ نہیں ہے بلکہ مجبوری کا ایک علاج ہے۔ اگر کسی وجہ سے شوہر اور بیوی کے مزاج میں ناموافقت ہو اور شخصی اور جماعتی ہر قسم کی کوششوں کے بعد تعلقات کی خوشگواری ناممکن ہوجائے تب اللہ تعالےٰ نے گلوخلاصی کی یہ راہ نکال دی ہے۔

جس طرح شوہر کو طلاق دینے کا اختیار ہے اسی طرح بیوی کو بھی علاحدگی کا حق ہے جسے اصطلاح میں خلع کہتے ہیں عورت قاضی کے سامنے جاکر گلوخلاصی کی درخواست کرے گی اور قاضی اس کا بیان لے کر دونوں کے درمیان تفریق کردے گا۔

(۲) ا۔ اردو میں ترجمہ کیجیے :۔

حَلَلْتُمْ ۔ اَمْسَكْتُمْ ۔ تَتَعَدَّوْنَ ۔ طَلِّقُوْا ۔ سَرِّحُوْا

اِفْتَدَيْتَ ۔ تَرَاجَعْنَا ۔ اَعِظْ ۔ عِظُوْا ۔ لَمْ يَفْتَتِنْ ۔

ب ۔ ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :۔

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے:۔

إِمْسَاكٌ۔ بروزن اِفعال (م س ك) روکنا۔

مَعْرُوف۔ دستور ــــــــ تَسْرِيحٌ۔ چھوڑ دینا۔ رخصت کرنا۔

يَحِلُّ۔ حِلٌّ (ح ل ل) حلال ہونا۔ جائز ہونا۔

اِفْتَدَتْ۔ اِفْتِدَاء (ف د ی) بدلہ دینا۔ صیغے اِشْتِرا کی طرح آتے ہیں (پہلی کتاب پانچواں سبق)

يَتَرَاجَعَا۔ تَرَاجُعٌ (ر ج ع) باہم رجوع کرنا۔ شروع میں اَنْ کے آنے کی وجہ سے يَتَرَاجَعَا کے آخر سے نَ گر گیا ہے۔ تَرَاجُعٌ باب تفاعُل سے ہے صیغوں کے لیے دیکھیے تَظَاهُر (پہلی کتاب سترھواں سبق)

اَجَل۔ مدت۔

يُوعَظُ۔ وَعْظ (و ع ظ) نصیحت کرنا۔ صیغے وَصَل کی طرح آتے ہیں (پہلی کتاب آٹھواں سبق)

ضِرَارًا۔ نقصان پہونچانے کو۔

تشریح:۔

طلاق کے کچھ مسائل پہلے رکوع میں بیان ہو چکے ہیں بعض ضروری باتیں اب ذکر کی جا رہی ہیں یہ تو معلوم ہی ہو چکا ہے کہ دو صریح طلاقیں دے چکنے کے بعد تک شوہر کو بیوی کے

ایہا الناس ان اللہ قد استشہدہ ورفع روحہ وانما ھی جثتہ فاقطعوہ الخیل ۔ ھو ثم اوطأہ ھو ثم تبعہ الناس حتی قطعوہ فلما انتہت الھزیمۃ رجع المسلمون الی العسکر الیہ عمرو فجعل یجمع لحمہ واعضائہ وعظامہ ثم حملہ فی نطع فواراہ۔ (کتاب الاستیعاب لابن عبد البر ملتقطا)

(۲۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

حضرت سعید ابن مسیب اکابر تابعین میں سے ہیں ورع وتقوی میں مشہور تھے بڑے سے بڑا آدمی ان کی نظر میں ہیچ تھا اگر وہ صلاح وتقوے سے آراستہ نہ ہوتا اور چھوٹے سے چھوٹا آدمی ان کی نگاہ میں محبوب ترین تھا اگر وہ نیک اور پارسا ہے ایک مرتبہ عبد الملک نے انھیں لکھا کہ وہ اپنے لڑکے کی شادی ان کی لڑکی سے کرنا چاہتا ہے لیکن شیخ نے انکار کردیا عبد الملک کی جانب سے دباؤ ڈالا گیا لیکن وہ کسی طرح راضی نہ ہوئے۔ ان کے ایک شاگرد بہت نیک تھے اتفاق سے چند دنوں کے بعد ان کی بیوی کا انتقال ہوگیا شیخ نے کہا دوسری شادی کرلو انھوں نے جواب دیا میں ایک غریب آدمی ہوں میرے ساتھ کون شادی کرے گا فرمایا میں کردوں گا اور اسی وقت چند درہم پر ان کے ساتھ نکاح کردیا

حضر الناس باب عمر ابن الخطاب رضی الله عنه وفیهم
سهیل ابن عمرو وابو سفیان ابن حرب فجعل یاذن
لاهل بدر لصهیب وبلال وغیرهم فقال ابو سفیان
ما رأیت کالیوم قط انه لیوذن لهؤلاء العبید ونحن
جلوس لا یلتفت الینا فقال سهیل ابن عمرو ایها
القوم انی والله قد اری الذی فی وجوهکم فان
کنتم غضابا فاغضبوا علی انفسکم دعی القوم و
دعیتم فاسرعوا وابطأتم فینبغی ان نرجع باللوم
علی انفسنا فلما قاموا من عند عمر قال له یا امیر
المومنین هل من شیٔ نسبق لك به بما فاتنا من
الفضل فقال لا اعلم الا هذا الوجه واشار الی
ثغر الروم فخرج الی الشام وقتل هناك وقتل
هشام ابن العاص بالشام یوم اجنادین فی خلافة
ابی بکر رضی الله عنه لما انهزمت الروم یوم اجنادین
انتهوا الی موضع لا یعبره الا انسان انسان فجعلت
الروم تقاتل علیه وقد تقدموا وعبروه فتقدم
هشام ابن العاص یقاتلهم حتی قتل ووقع علی
تلك الثلمة فسدها فلما انتهی المسلمون الیها
هابوا ان یوطئوه الخیل فقال عمرو بن العاص

۱- وَاحِدٌ	۱۴- اَرْبَعَةَ عَشَرَ	۲۷- سَبْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ
۲- اِثْنَانِ	۱۵- خَمْسَةَ عَشَرَ	۲۸- ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُوْنَ
۳- ثَلَاثَةٌ	۱۶- سِتَّةَ عَشَرَ	۲۹- تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ
۴- اَرْبَعَةٌ	۱۷- سَبْعَةَ عَشَرَ	۳۰- ثَلَاثُوْنَ
۵- خَمْسَةٌ	۱۸- ثَمَانِيَةَ عَشَرَ	۴۰- اَرْبَعُوْنَ
۶- سِتَّةٌ	۱۹- تِسْعَةَ عَشَرَ	۵۰- خَمْسُوْنَ
۷- سَبْعَةٌ	۲۰- عِشْرُوْنَ	۶۰- سِتُّوْنَ
۸- ثَمَانِيَةٌ	۲۱- اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ	۷۰- سَبْعُوْنَ
۹- تِسْعَةٌ	۲۲- اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ	۸۰- ثَمَانُوْنَ
۱۰- عَشَرَةٌ	۲۳- ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُوْنَ	۹۰- تِسْعُوْنَ
۱۱- اَحَدَ عَشَرَ	۲۴- اَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ	۱۰۰- مِائَةٌ
۱۲- اِثْنَا عَشَرَ	۲۵- خَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ	....
۱۳- ثَلَاثَةَ عَشَرَ	۲۶- سِتَّةٌ وَعِشْرُوْنَ	

تیس سے آگے کے اعداد ۹۹ تک اسی طرح آئیں گے جس طرح آپ ۲۱ سے ۲۹ تک دیکھ چکے ہیں جیسے ۳۱- اَحَدٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ ۳۲- اِثْنَانِ وَ ثَلَاثُوْنَ - ۴۱- اَحَدٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ ۵۲- اِثْنَانِ وَخَمْسُوْنَ- ۶۳- ثَلَاثَةٌ وَ سِتُّوْنَ- وغیرہ --- اب سَو اور اس سے اوپر کے عدد ملاحظہ ہوں۔

شاگرد کا بیان ہے کہ میں اپنے گھر میں رخصتی کے لیے قرض کی فکر میں بیٹھا تھا مغرب کے بعد کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون جواب ملا سعید۔ میں سوچنے لگا کہ سعید ابن مسیب تو اپنے گھر اور مسجد کے علاوہ کہیں آتے جاتے نہیں لیکن جب دروازہ کھولا تو دیکھا وہی ہیں میں نے کہا آپ کیوں تشریف لائے مجھے بلا بھیجتے فرمایا میں تمھاری بیوی کو لے کر آیا ہوں لو یہ حاضر ہے۔

الفاظ کے معانی

اکابر میں سے۔ مِنْ کِبار۔	دباؤ ڈالا جانا۔ اجبار (علی)
ان کی نظر میں ہیچ تھا۔ فی عَیْنِہٖ کَلاشی	رخصتی۔ وداع۔
آراستہ۔ مُتَزَیِّن	کھٹکھٹانا۔ قَرَعَ (ف)
محبوب ترین۔ اَحَبّ۔	دیکھا تو وہی ہیں۔ فَاِذَا ھُوَ وَاقِفٌ
پارسا۔ متورع۔	لو یہ حاضر ہے۔ ھَا ھِیَ ذِہٖ۔
قرض حاصل کرنا۔ اِسْتِقْرَاض (استفعال)	بلانا۔ دَعَا یَدْعُوْ۔

قواعد:۔

قرآن مجید کی پہلی کتاب کے ترجموں میں آپ جا بجا اعداد (گنتی) کا استعمال کر چکے ہیں لیکن ابھی تک پورے اعداد بیان نہیں کیے گئے ہیں اس لیے اس جگہ اکٹھا ذکر کیے جا رہے ہیں:۔

وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى
الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ
تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَاِنْ
اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ
يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ
بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ
اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ وَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ
فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۗ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ
وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا
قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ
حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۗ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح
حسب ذیل ہے :-

۱۰۰ - مِائَةٌ	۸۰۰ - ثَمَانِمِائَةٍ	۶۰۰۰ - سِتَّةُ اٰلَافٍ
۲۰۰ - مِائَتَانِ	۹۰۰ - تِسْعُمِائَةٍ	۷۰۰۰ - سَبْعَةُ اٰلَافٍ
۳۰۰ - ثَلَاثُمِائَةٍ	۱۰۰۰ - اَلْفٌ	۸۰۰۰ - ثَمَانِيَةُ اٰلَافٍ
۴۰۰ - اَرْبَعُمِائَةٍ	۲۰۰۰ - اَلْفَانِ	۹۰۰۰ - تِسْعَةُ اٰلَافٍ
۵۰۰ - خَمْسُمِائَةٍ	۳۰۰۰ - ثَلَاثَةُ اٰلَافٍ	۱۰۰۰۰ - عَشَرَةُ اٰلَافٍ
۶۰۰ - سِتُّمِائَةٍ	۴۰۰۰ - اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ	....
۷۰۰ - سَبْعُمِائَةٍ	۵۰۰۰ - خَمْسَةُ اٰلَافٍ	

چودھواں سبق

(۱) قرآن مجید :-

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ
اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ
ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ ۱
وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ
اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ
الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ ۸
بِالْمَعْرُوْفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَآرَّ

تُضَارَّ ۔ مُضَارَّةٌ (ض ر ر) نقصان پہونچانا ۔ یہ فعل مضارع مجہول ہے یعنی نقصان پہونچایا جائے ۔ گردان یوں ہوگی ۔ ضَارَّ یُضَارُّ ضَارٍّ لَا تُضَارِّ ۔

تَشَاوُرٌ ۔ (ش و ر) باہم مشورہ کرنا ۔ صیغے تَظَاہُرٌ (تفاعل) کی طرح آتے ہیں (پہلی کتاب سترھواں سبق)

تَسْتَرْضِعُوْا ۔ اِسْتِرْضَاع (ر ض ع) دودھ پلوانا ۔ چاہنا ۔ (استفعال پہلی کتاب بیسواں سبق) اَنْ کی وجہ سے تَسْتَرْضِعُوْا کے آخر کا نون گر گیا ہے ۔

یُتَوَفَّوْنَ ۔ تَوَفِّیْ (و ف ی) وفات دینا ۔ تَوَفّٰی یَتَوَفّٰی تَوَفٍّ لَا تَتَوَفَّ ۔ یُتَوَفَّوْنَ مضارع مجہول ہے (مجہول کے سمجھنے کے لیے دیکھیے دس سبق کا چوتھا اور ساتواں سبق)

یَذَرُوْنَ ۔ (و ذ ر) چھوڑ جانا وَذَرَ یَذَرُ ذَرْ لَا تَذَرْ

عَرَّضْتُمْ ۔ تَعْرِیْض ۔ بروزن تَفْعِیْل (ع ر ض) کنایہ میں بات کہنا ۔ صیغوں کے لیے دیکھیے تَبْشِیْر (پہلی کتاب آٹھواں سبق)

عَزْم ۔ پختہ کرنا (باب ۲) ــــــ عُقْدَةٌ ۔ گرہ ۔

تشریح :-

جاہلیت میں لوگ عورتوں سے ناراض ہو کر طلاق دیتے تھے جب عدت پوری ہونے لگتی تو پھر رجوع کر لیتے لیکن بے تعلقی قائم رکھتے اس طرح تین مہینے کے بجائے

عَضَلَ ۔ روکنا ۔ (ن)
تَرَاضَوْا ۔ تَرَاضِیْ (رض ی) باہم رضامند ہونا ۔ تَرَاضٰی یَتَرَاضٰی
تَرَاضٍ لَا تَتَرَاضَ ۔
اَزْکٰی ۔ زیادہ پاکیزہ ——— اَطْھَرُ ۔ زیادہ پاک ——— دوسرے
کے مقابلہ میں یا سب کے مقابلہ میں زیادتی ظاہر کرنے کے لیے
عربی میں اس وزن کے الفاظ استعمال کرتے ہیں ۔ کسی کے
مقابلہ میں زیادتی ظاہر کرنی ہو تو مِنْ کے ساتھ استعمال ہوتا
ہے مثلاً زَیْدٌ اَکْبَرُ مِنْ خَالِدٍ (زید خالد سے بڑا ہے)
حَمِیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (حمید عمرو سے افضل ہے)
خَالِدٌ اَشْجَعُ مِنْ نَصِیْرٍ (خالد نصیر سے بہادر ہے)
لیکن عمومی زیادتی کی صورت میں مِنْ کے بغیر استعمال
ہوتا ہے مثلاً اَلْاِسْلَامُ اَفْضَلُ الْاَدْیَانِ (اسلام سب
دینوں سے افضل ہے) مُحَمَّدٌ (صلے اللہ علیہ وسلم)
اَشْرَفُ النَّاسِ (محمد صلے اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے
بڑھ کر ہیں)
یُرْضِعْنَ ۔ اِرْضَاعٌ (رض ع) دودھ پلانا ۔ صیغے انعام (افعال)
کی طرح آئیں گے (پہلی کتاب پہلا سبق)
حَوْلٌ ۔ سال ——— مَوْلُوْدٌ لَہٗ ۔ باپ
کِسْوَۃٌ ۔ پوشاک ——— فِصَالٌ ۔ دودھ چھڑانا

مجھے اپنے رب کی اطاعت منظور ہے اس کے بعد انھوں نے اپنی بہن کا نکاح اس شخص سے کر دیا۔[1] (ترمذی)

طلاق کی صورت میں چونکہ بچوں کی پرورش کا مسئلہ بھی قابل ذکر تھا اس لیے طلاق و خلع کے مسائل بیان کرنے کے بعد رضاعت کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ اگر شوہر یا اس کے ورثا چاہیں تو عورت کو دو برس تک بچہ کو دودھ پلانا پڑے گا البتہ اس مدت میں حسب حیثیت عورت کے کھانے کپڑے وغیرہ ضروریات کی ذمہ داری شوہر یا اس کے ورثا پر ہو گی لیکن اگر دو برس سے پہلے ہی دودھ چھڑانے پر وہ رضامند ہو جائیں یا کسی اور دائی سے دودھ پلوانا چاہیں تو ایسا بھی ہو سکتا ہے مگر عورت کو طلاق کے بعد مہر وغیرہ جو کچھ دے چکے ہیں اس میں کسی قسم کی کمی کا حق نہیں ہے۔

طلاق کے ان مسائل کے سلسلہ میں بیوہ عورت کا ذکر بھی کر دیا کہ اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے۔ عدت کی مدت میں پیغام دیا جا سکتا ہے لیکن نکاح نہیں ہو سکتا۔

(۲) ا۔ اردو میں ترجمہ کیجیے:۔

وَاعِدُوْا۔ ضَارَّ رْنَ۔ لَا تُضَارِّیْنَ۔ یُضَارُّوْنَ:

---

[1] اس آیت سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا ہے کہ عاقل و بالغ عورت کو اپنے نکاح کا خود اختیار ہے ولی کی اجازت کی ضرورت نہیں یہی تمام فقہاء احناف کا مسلک ہے۔ ۱۲

انھیں نو مہینے عدت گزارنے پر مجبور کرتے اس کا ذکر اس سے پہلے کے رکوع میں گزر چکا ہے (وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا) جب خدا خدا کرکے کسی طرح عدت پوری ہوتی اور وہ کسی اور سے نکاح کرنا چاہتیں تو ان کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرتے اللہ تعالےٰ نے اس کی ممانعت فرمائی (تفسیرات احمدیہ ملا جیونؒ) بعض مواقع پر ایسا بھی ہوتا تھا کہ لڑکی کے ولی اُس کو اپنی پسند سے نکاح کرنے سے روکتے تھے۔ اس قسم کا ایک اور قصہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں پیش آیا ہے۔ حضرت معقل ابن یسار رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کا نکاح ایک شخص سے کر دیا ایک عرصہ کے بعد اتفاق سے اُس آدمی نے طلاق دے دی جب عدت گزر گئی تو پھر اُسی عورت سے نکاح کا خیال پیدا ہوا عورت بھی یہی چاہتی تھی لیکن حضرت معقل چونکہ اس شخص کی حرکت (واقعہ طلاق) سے ناراض تھے اس لیے انھوں نے منظور نہیں کیا چونکہ میاں اور بیوی دونوں راضی تھے اور اس رشتہ کی ضرورت محسوس کرتے تھے اس لیے انھیں روکنا مناسب نہیں تھا۔ اس لیے اللہ تعالےٰ نے یہ آیت (فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ) نازل فرمائی جب اس آیت کو معقل رضی اللہ عنہ نے سُنا تو کہا بسر و چشم

تضرع فقال سل عما احببت فسأله عن حاله فاخبره
عن حاله وحال ولده وعياله واهل بيته فعجب
البريد للشمعة واطفائه اياها وقال يا امير المؤمنين
رايتك فعلت امراً ما رايتك فعلت مثله قال وما
هو قال اطفاءك الشمعة عند مسألتى اياك عن
حالك وشانك فقال يا عبد الله ان الشمعة التى
رايتنى اطفأتها من مال الله ومال المسلمين وكنت
اسألك عن حوائجهم وامرهم فكانت تلك
الشمعة تقد بين يدى فيما يصلحهم وهى لهم
فلما صرت لشأنى وامر عيالى ونفسى اطفأت نار
المسلمين۔

كان رحمه الله يستعف من اموال المسلمين ولا
ينفق على اهله فى غدائه وعشائه كل يوم اكثر
من درهمين قال عمرو ابن المهاجر۔ ان رجلا اتاه
بتفاحات فابى ان يقبل فقيل له قد كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقبل الهدية فقال هو لرسول الله
صلى الله عليه وسلم هدية وهو لنا رشوة ولا حاجة
لى به۔ (سيرة عمر ابن عبد العزيز لابن عبد الحكم)

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے:۔

تَوَقُّوْا - عَوَّضُوْا - آكَنَتْ - تُكِنُّ - آكْنِنْ - وَذَرْنَ
آذَرُ - ذَرْ - لَا تَذَرْ - تَرَاضَيْتُمْ - اِسْتَوْضَعْنَا -

ب - اردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :-

وقد على عمر بن عبد العزيز بريد بعض الآفاق فانتهى الى باب عمر ليلا فقرع الباب فخرج اليه البواب فقال أعلم امير المؤمنين ان بالباب رسولا من فلان عامله فدخل فاعلم عمر - و قد كان اراد ان ينام - فقعد وقال ائذن له فدخل الرسول فدعا عمر فسأله عن حال اهل البلد ومن بها من المسلمين واهل العهد وكيف سيرة العامل وكيف الاسعار وكيف ابناء المهاجرين والانصار وابناء السبيل والفقراء وهل اعطى كل ذي حق حقه وهل له شاك وهل ظلم احدا - فانبأه بجميع ما علم الرسول من امر تلك البلدة يسأله فيحفي السؤال حتى اذا فرغ عمر من مسألته قال له يا امير المؤمنين كيف حالك في نفسك وبدنك وكيف عيالك وجميع اهل خزانتك ومن تعني بشأنه - قال فنفخ عمر الشمعة فاطفأها بنفخة و قال يا غلام علي بسراج فدعى بفتيلة لا تكاد

جس نے اُسے فضیلت دی اور شرف بخشا۔

الفاظ کے معانی

اونٹ۔ اِبِل۔
ہاتھی۔ فِیل جمع اَفیال
دہی۔ رَائِب۔
خچر۔ بَغل جمع بِغال
شکرہ۔ صَقر جمع صُقور
باز۔ بَازِی جمع بُزَاۃٌ۔
شکار کھیلنا۔ صَادَ یَصِیدُ
چیتا۔ فَہد جمع فُہُودٌ۔
ہرن۔ ظَبیٌ جمع ظِبَاء۔
بارہ سنگھا۔ اَیِّل جمع اَیَائِل۔
کھال۔ جِلد جمع جُلُود۔
بھیڑ۔ ضَأن۔ نَعجَۃٌ جمع نِعَاج۔
ریشم۔ حَرِیر۔
بنا۔ نَسج (ض)
غلہ۔ حُبُوب۔
ناشپاتی۔ اِجَّاصٌ۔
چنا۔ حِمَّص۔

جو۔ شَعِیر۔
جوار۔ ذُرَۃٌ
باجرہ۔ ذُرَۃٌ
غذا حاصل کرنا۔ تَغَذّٰی یَتَغَذّٰی۔
بادام۔ لَوز۔
اخروٹ۔ جَوز۔
منقی۔ زَبِیب۔
کشمش۔ مِشمِش
چھوہارہ۔ تَمر۔
انگور۔ عِنَب جمع اَعنَاب
پستہ۔ فُستُق۔
نارنگی۔ نَارَنج۔
امرود۔ کُمَّثریٰ
چینی۔ صِینِیٌ۔
برتن۔ اِنَاءٌ جمع آنِیَۃٌ۔
نافرمانی کرنا۔ عَصٰی یَعصِی۔
عفو کرنا۔ عَفَا یَعفُو۔

اللہ تعالےٰ نے انسان کو زمین میں اپنا خلیفہ بنایا۔ ساری دنیا
اس کے لیے مسخر کی۔ گھوڑے، اونٹ اور ہاتھی پر سوار
ہوتا ہے بیل سے کھیت جوتتا ہے۔ گائے بھینس اور بکری
کا دودھ پیتا ہے اور دہی کھاتا ہے۔ خچروں سے گاڑیاں
گھسیٹتا ہے۔ کتوں، شکروں اور بازوں سے شکار کھیلتا ہے
شیر، چیتے، ہرن اور بارہ سنگھے کی کھالیں بچھاتا ہے۔ بھیڑ
کے اون، ریشم اور روئی سے کپڑے بُنتا ہے۔ اللہ تعالےٰ
آسمان سے پانی نازل کرتا ہے زمین مختلف قسم کے غلے،
پھل اور میوے اُگاتی ہے۔ گیہوں، چنا، جو، جوار اور
باجرہ سے غذا حاصل کرتا ہے۔ بادام، اخروٹ، منقے
کشمش، پستہ، چھوہارا اور انگور سے قوت حاصل کرتا ہے
انار، نارنگی، سیب، امرود اور ناشپاتی سے تفکہ کرتا ہے
لوہے، پیتل، تانبے، چینی اور شیشے سے برتن بناتا ہے
اللہ تعالےٰ نے اس پر انعام فرمایا اور ہر چیز اُسے عطا فرمائی
لیکن افسوس ہے کہ اس کے باوجود انسان اللہ تعالےٰ کا
شکر نہیں کرتا بلکہ اس کی نعمتوں کا انکار کرتا ہے اور اس کے
حکم کی نافرمانی کرتا ہے لیکن وہ بڑا مہربان اور بردبار ہے یہ
سب کچھ جانتا ہے پھر بھی عفو و درگزر کرتا ہے۔ کاش
انسان خواب غفلت سے بیدار ہو اور اللہ تعالےٰ کا شکر کرے

حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ
اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ
مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ
عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ
وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ۝ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى
وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ
فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا
تَعْلَمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ
اَزْوَاجًا ۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ
اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ
فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝
وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے نئے الفاظ کے معانی اور ضروری
تشریح حسب ذیل ہے :-

مَسٌّ - ہاتھ لگانا ـــــ فرض - مقرر کرنا -
فَرِیْضَۃٌ - مہر ـــــ مَا لَمْ - جب تک کہ -
مَتِّعُوْا - تَمْتِیْع بروزن تفعیل (م ت ع) فائدہ اٹھانے کا سامان

درگزر کرنا۔ صَفَحَ (ف)

قواعد:-

ناقص معروف کی گردانیں بیان ہو چکی ہیں مجہول سب ایک ہی طرح آتی ہیں اس لیے صرف ایک گردان ذکر کی جا رہی ہے:-

ماضی مجہول (ناقص)

رُمِیَ رُمِیَا رُمُوْا رُمِیَتْ رُمِیَتَا رُمِیْنَ رُمِیْتَ رُمِیْتُمَا رُمِیْتُمْ رُمِیْتِ رُمِیْتُنَّ رُمِیْتُ رُمِیْنَا

مضارع مجہول (ناقص)

یُرْمٰی یُرْمَیَانِ یُرْمَوْنَ تُرْمٰی تُرْمَیَانِ یُرْمَیْنَ تُرْمَوْنَ تُرْمَیْنَ تُرْمَیْنَ اُرْمٰی نُرْمٰی۔

ناقص کی سب گردانوں کو اسی پر قیاس کر لیجیے کسی میں کوئی فرق نہیں ہو گا۔

پندرھواں سبق

(۱) قرآن مجید:-

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ

نبینگو سے بھی ہو رہی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خلوت ہو چکے لیکن مہر مقرر نہ ہونے کی صورت میں طلاق ہو گئی ہے تو نصف مہر واجب ہے لیکن دونوں کی باہمی رضا مندی سے کمی بیشی کا اختیار ہے۔ عورت کی طرف سے معافی یہ ہے کہ وہ اپنے حق یعنی نصف سے بھی کم پر یا پوری دست برداری پر آمادہ ہو جائے اور شوہر کی طرف سے معافی کا مطلب یہ ہے کہ وہ نصف نہ دینے کے حق سے دست برداری یا اس میں کمی پر آمادہ ہو جائے۔

وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم۔ اس سے پہلے یُوصُوا محذوف ہے اس بنا پر وَصِيَّةً مفعول مطلق بن گیا ہے اور زبر آگیا ہے ایک سال تک رہنے اور ضروری سامان دینے کا حکم شروع میں تھا لیکن بعد کو وراثت کی آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالےٰ نے بیویوں کا حصہ بھی شوہر کی جائداد میں مقرر کر دیا تو اس حکم کی ضرورت نہ رہی اس طرح چار ماہ دس دن کی عدت مقرر ہونے کے بعد ایک سال تک گھر میں بیٹھنا بیوہ کے لیے ضروری نہیں رہا[1]۔ مطلقہ عورت کے لیے عدت کے دوران میں نان ونفقہ کی ذمہ داری شوہر یا اس کے ورثار کے ذمہ ہے۔

(۲) (أ)- اُردو میں ترجمہ کیجیے :-

[1] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مشہور شاگرد حضرت مجاہد اس آیت کو منسوخ نہیں مانتے ان کے نزدیک وہ مستقل حکم ہے اگر شوہر کے گھر میں قیام کرے اور نفقہ قبول کرے تو ایک سال کا حکم ہے ورنہ چار ماہ دس دن ۱۲

دینا۔ شریعت کی اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی عورت
کو خلوت اور تقرر مہر سے پہلے ہی طلاق دیدی گئی ہے تو شوہر پر
مہر واجب نہیں بلکہ صرف ایک جوڑا کپڑا دے دینا کافی ہے۔
مُوْسِعُ۔ گنجائش والا ——— مُقْتِرُ۔ تنگدست
رِجَالًا۔ پیدل ——— رُکْبَانًا۔ سوار ہو کر

تشریح:-

طلاق دینے کی دو صورتیں اس رکوع میں ذکر کی گئی ہیں (۱)
نہ خلوت ہوئی ہو نہ مہر مقرر ہوا ہو۔ اس صورت میں صرف ایک
جوڑا کپڑا حسب حیثیت شوہر کو دینا پڑے گا۔ اس طلاق کے
بعد عورت کو عدت کی ضرورت نہیں ہے وہ فوراً نکاح کر سکتی
ہے (۲) مہر مقرر ہو گیا ہو لیکن خلوت نہ ہوئی ہو اس صورت
میں آدھا مہر دینا پڑے گا۔
طلاق کی دو صورتیں اور ہیں جو اس جگہ ذکر نہیں کی گئیں (۳)
خلوت بھی ہو چکی ہو اور مہر بھی مقرر کیا جا چکا ہو اس صورت میں
پورا مہر ادا کرنا پڑے گا (۴) خلوت ہو چکی ہو لیکن مہر مقرر
نہ ہوا ہو۔ اس صورت میں مہر مثل جو عورت کی بہن، پھوپھی وغیرہ
ددھیالی اعزہ کا مقرر ہوا ہو دینا پڑے گا۔
بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ سے اکثر مفسرین اور ائمہ کے نزدیک
شوہر مراد ہے اور اس کی تائید اگلی آیت وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ

يعبد ربه فی دارہ ولا يستعلن بالصلوٰة ولا القراءة
فی غير دارہ ثم بدا لابی بکر فابتنی مسجدا بفناء دارہ
وبرز فکان يصلی فيه ويقرء القرآن فيتقصف عليه
نساء المشرکين وابناءهم ويعجبون منه وينظرون اليه
وکان ابوبکر رجلا بکاءً لا يملك دمعه حين يقرء
القرآن فافزع ذلك اشراف قريش من المشرکين
فارسلوا الی ابن الدغنة فقدم عليهم فقالوا له انا
کنا اجرنا ابابکر علی ان يعبد ربه فی دارہ وانه
جاوز ذلك فابتنی مسجدا فی فناء دارہ واعلن
الصلوٰة والقراءة وقد خشينا ان يفتن نساءنا
وابناءنا فائته فان احب ان يقتصر علی ان يعبد ربه
فی دارہ فعل وان ابی الا ان يعلن ذلك فاسئله ان
يرد اليك ذمتك فانا کرهنا ان نخفرك ولسنا
مقرين لابی بکر الاستعلان فاتی ابن الدغنة
ابابکر فقال قد علمت الذی عاقدت لك عليه
فاما ان تقتصر علی ذلك واما ان ترد الی ذمتی
فانی لا احب ان تسمع العرب انی اخفرت فی رجل
عاقدت له قال ابوبکر فانی ارد اليك جوارك و
ارضی بجوار الله ۔ (بخاری)

حَافَظْنَا - مَسَسْتَ - عَفَوْتَ - لَمْ أَعِفْ - أَوْصَيْتَ
نَسِيْتُ - اِنْسَ - لَمْ تَقُمْ - لَمْ تَخَفْ - يَا مَنْ -
ب - اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے :-

خرج ابوبکر مهاجرا قِبَل الحبشة حتی اذا بلغ برك الغماد لقیه ابن الدغنه وهو سید القارة قال این تریدُ یا ابابکر فقال ابوبکر اخرجنی قومی وانا ارید ان اسیح فی الارض واعبد ربی قال ابن الدغنه ان مثلك لا یَخرُج ولا یُخرَج فانك تکسب المعدوم وتصل الرحم وتحمل الکل وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق وانا لك جار فارجع فاعبد ربك ببلادك فارتحل ابن الدغنة فرجع مع ابی بکر فی اشراف کفار قریش فقال لهم ان ابابکر لا یَخرُج مثله ولا یُخرَج أتخرِجون رجلا یکسب المعدوم ویصل الرحم ویحمل الکل ویقری الضیف ویعین علی نوائب الحق فانفذت قریش جوار ابن الدغنة وآمنوا ابابکر وقالوا لابن الدغنة مُرْ ابابکر فلیعبد ربه فی داره فیصلِّ ولیقرء ما شاء ولا یؤذینا بذلك ولا یستعلن به فانا قد خشینا ان یفتن ابناءنا و نساءنا قال ذلك ابن الدغنة لابی بکر فطفق ابوبکر

معلوم ہوا تو فرمایا عمرو ان لوگوں میں سے تھے جو اگر اللہ پر قسم کھالیں تو خدا اُن کی قسم پوری کرتا ہے۔ میں نے اُنھیں دیکھا کہ وہ جنت میں اپنے لنگڑے پیر سے چلتے ہیں۔

الفاظ کے معانی

بلند کرنا۔ اِعْلَاءٌ (مثل اِبْدَاءٌ پہلی کتاب نواں سبق)

آرزو۔ اُمْنِیَّۃٌ۔ طمع۔ اَعْمَال

قربان کرنا۔ جَادَ یَجُوْدُ۔ (ب)

پروا کرنا۔ مُبَالَاۃٌ (بَالٰی یُبَالِیْ)

اِلْتِفَات (اِفْتِعَال) اِلٰی

لنگ۔ عَرَجٌ۔

نقصان سیدہ لوگوں۔ اُولُوا الضَّرَرِ

اجازت دینا۔ اِذْن (س)

لنگڑا۔ اَعْرَج مونث عَرْجَاء

ہتھیار۔ سِلَاح جمع اَسْلِحَۃ۔

ناکام۔ خَائِب۔

قسم پورا کرنا۔ اَبَرَّ یُبِرُّ۔

قسم کھانا۔ اِقْسَام (اِفْعَال)

قواعد:—

ایک ہزار تک کی گنتی تو آپ جان چکے ہیں اس کے اوپر عربی میں کوئی عدد نہیں ہے پہلے ضرب دے کر بیان کرتے تھے مثلاً ایک لاکھ کہنا ہوتا تھا تو کہتے تھے مِائَۃُ اَلْفٍ۔ ایک کرور کے لیے کہتے تھے مِائَۃُ مِائَۃِ اَلْفٍ بس اس طرح ضرب دیا کرتے تھے۔ اب آج کل (MILLION) مَلْیُوْن (دس لاکھ) اور اس کی جمع مَلَایِیْن سے کام لیتے ہیں۔

یہ تو الگ الگ گنتی کا ذکر تھا ملا کر کہنا ہو تو اُردو کی طرح پہلے

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے:-

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو لوگ اسلام لائے ان کے دل میں اللہ کا کلمہ بلند کرنے کی بہت آرزو تھی وہ اللہ اور اس کے رسول سے بہت محبت کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال کو قربان کردیں اگر ان کے لیے کوئی عذر ہوتا تو اس کی پروا نہ کرتے۔ عمرو ابن جموح ایک انصاری صحابی تھے ان کے پیر میں لنگ تھا لیکن چاہتے تھے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کردیں غزوۂ بدر میں اس عذر کی وجہ سے شرکت کی اجازت نہ ملی۔ جب جنگ احد کا موقع آیا تو انھوں نے پھر اللہ کی راہ میں نکلنے کا ارادہ کیا۔ بیٹوں نے منع کیا لیکن نہ مانا۔ لڑکوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہ معذور ہیں آپ انھیں منع کردیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نقصان رسیدہ لوگوں میں ہو تم پر جہاد فرض نہیں ہے لیکن انھوں نے اصرار کیا اور کہا یا رسول اللہ مجھے نہ روکیے شاید اللہ مجھے شہادت نصیب کرے۔ اور میں اپنے اس لنگڑے پیر سے جنت میں داخل ہو جاؤں یہ سن کر آپ نے انھیں اجازت دے دی عمروؓ نے ہتھیار لیے اور کہا یا اللہ مجھے شہادت نصیب فرما اور اہل و عیال کی طرف ناکام واپس نہ لا اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور وہ شہید ہو گئے آنحضرتؐ کو

سولھواں سبق

(۱) قرآن مجید:-

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ
أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوتُوا قف
ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ط إِنَّ اللّٰهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ
وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ○ وَقَاتِلُوا فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ مَنْ
ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ
أَضْعَافًا كَثِيرَةً ط وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ ص وَإِلَيْهِ
تُرْجَعُونَ ○ أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَهُمُ ابْعَثْ مَلِكًا
نُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ط قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ
عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ط قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا
نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا
وَأَبْنَائِنَا ط فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا
قَلِيلًا مِنْهُمْ ط وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ○ وَقَالَ لَهُمْ
نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ط قَالُوا
أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ

سب سے اوپر کا عدد ذکر کرتے ہیں پھر اس کے نیچے کا پھر اس کے بعد کا مثلاً اگر کہنا ہو ایک ہزار پانچ سو پندرہ تو اس طرح کہیں گے اَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ۔ اگر ایک لاکھ دو ہزار دو سو بارہ کہنا ہو تو کہیں گے مِائَةُ اَلْفٍ وَّ اَلْفَانِ وَ مِائَتَانِ وَاِثْنَیْ عَشَرَ۔

اب اس سلسلہ میں ایک ضروری بات اور قابل ذکر ہے۔ عدد تو آپ جان چکے عدد کے بعد والا لفظ جس کی تعداد بیان کی جاتی ہے معدود کہلاتا ہے اس کے متعلق یاد رکھیے کہ ایک اور دو کے لیے تو عدد کے ذکر کی ضرورت ہی نہیں ہوگی بلکہ وہ لفظ واحد اور تثنیہ استعمال ہوگا مثلاً ایک آدمی رَجُلٌ دو آدمی رَجُلَانِ۔ تین سے لے کر دس تک اور سو سے ہزار تک مضاف الیہ کی طرح معدود کو زیر ہوگا[1]۔ مثلاً ثَلَاثَةُ رِجَالٍ۔ عَشَرَةُ رِجَالٍ۔ مِائَةُ رَجُلٍ۔ اَلْفُ رَجُلٍ۔ گیارہ سے ننانوے تک معدود پر زبر ہوگا مثلاً اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا۔ عِشْرُوْنَ رَجُلًا۔ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ رَجُلًا۔

---

[1] فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ تین سے دس تک کے بعد معدود جمع ہوتا ہے اور سو اور ہزار کے بعد معدود واحد ہوتا ہے جیسا کہ آپ اوپر کی مثالیں ملاحظہ فرما رہے ہیں ۱۲

لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝
تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ
لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

آیات بالا کا ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معانی اور ضروری تشریح حسب ذیل ہے :۔

اُلُوْف۔ الف کی جمع ہے۔ ہزاروں۔

یُضٰعِفُ۔ مُضَاعَفَۃٌ بروزن مُفَاعَلَۃٌ (ض ع ف) گنا کرنا۔ بڑھانا۔ صیغے مُخَادَعَۃٌ کی طرح آتے ہیں (پہلی کتاب چوتھا سبق)

قَبْض۔ (ض) تنگی کرنا ــــــ بسط۔ (ن) کشائش کرنا۔

مَلَأ۔ سردار ــــــ بَعْث۔ مقرر کرنا

هَلْ عَسَيْتُمْ۔ کہیں ایسا نہ ہو ــــ اَنّٰى۔ کہاں سے۔

سَكِيْنَةٌ۔ دل جمعی ــــــ فَصْل (ن) روانہ ہونا۔

اِغْتَرَفَ۔ اِغْتِرَافٌ بروزن اِفْتِعَالٌ (غ ر ف) چلو بھرنا (صیغوں کے لیے دیکھیے اِنْتِخَاب پہلی کتاب

جَاوَزَ۔ مُجَاوَزَةٌ بروزن مُفَاعَلَةٌ (ج و ز) پار کرنا۔

فِئَةٌ۔ جماعت۔

بَرَزُوْا۔ بُرُوْزٌ (ب ر ز) مقابل ہونا (باب ن) سامنے آنا۔ نکلنا

اَفْرِغْ۔ اِفْرَاغ (ف ر غ) انڈیلنا۔ صیغے اِنْعَام کی طرح آتے ہیں (پہلی کتاب پہلا سبق)

وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ
عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ
يُؤْتِي مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَقَالَ
لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ أَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ
فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى
وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ
بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ
مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهٗ مِنِّيْٓ إِلَّا
مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ إِلَّا قَلِيْلًا
مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا
لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ
يَظُنُّوْنَ أَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ
فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِإِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝
وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ أَفْرِغْ
عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَهَزَمُوْهُمْ بِإِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ
جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا
يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

پہونچ گیا۔

ان واقعات سے صحابہ کرام نے بڑا اثر لیا اور بدر کی جنگ سے لے کر (جسے وہ بالکل حضرت طالوت کی اس جنگ سے مشابہ سمجھتے ہیں) شام و عراق روم و ایران اور مصر و بربر تک کے تمام معرکوں میں كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ کا اصول برابر ان کے لیے ہمت آفریں اور حوصلہ افزا رہا۔ اور صحابہ ہی کیا ان کے بعد بھی صدیوں تک یہی آیت بحر و بر میں مسلمانوں کو لیے پھرتی رہی۔ کہیں عقبہ ابن نافع کے گھوڑے بحر ظلمات کی موجوں سے کھیل رہے ہیں۔ کہیں طارق ابن زیاد چند ہزار سپاہیوں کے ساتھ یورپ میں قدم رکھ رہا ہے کہیں قتیبہ ابن مسلم مٹھی بھر آدمیوں کے ساتھ چین کی دیواروں کے نیچے کھڑا شہنشاہ چین کو للکار رہا ہے۔ کہیں محمد ابن قاسم سندھ کے ریگستانوں میں راجگان ہند سے ٹکر لے رہا ہے کہیں محمد ابن بختیار اٹھارہ سواروں کے ساتھ مشرقی ہند کے پایہ تخت کی طرف بڑھ رہا ہے اور راج محل پر اسلامی پھریرا لہرا رہا ہے کہیں عربوں کے جتھے سوئزرلینڈ، فرانس اور اٹلی کے اندر بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ کہیں سلطان محمد کی فاتحانہ یلغار قسطنطنیہ کا رومی تخت الٹ رہی ہے۔ کہیں ترک سپاہی بلقان و قفقاز میں اسلام کا نشان قائم کر رہے ہیں اور بوڈاپسٹ

تشریح :-

مذکورہ بالا آیات میں بنی اسرائیل کی تاریخ کے بعض واقعات بیان کیے گئے ہیں جن میں یہ دکھایا گیا ہے کہ ہمت و جرأت اور صبر و ثبات سے تائید و نصرت الٰہی حاصل ہوتی ہے اور بہت ہی قلیل التعداد جماعتیں عظیم الشان فوجوں اور طاقتور لشکروں کا منہ پھیر دیتی ہیں لیکن بزدل اور بے ہمت قومیں ذرا سا دھکا بھی برداشت نہیں کر سکتی ہیں معمولی سا خطرہ بھی ان کے قدم اکھاڑ دیتا ہے۔

قصۂ طالوت و جالوت میں بڑی عبرتیں اور بصیرتیں ہیں جالوت اور اُس کی قوم کے ہاتھوں بنی اسرائیل کی قوی شوکت کا خاتمہ ہو گیا تھا مصائب و تکالیف کا ہجوم تھا اور زندگی سے موت بہتر معلوم ہوتی تھی لیکن اس وقت بھی اتحاد و اتفاق کا جذبہ ناپید تھا اور اختلاف و منافشت کی گرم بازاری تھی۔ صبر و برداشت اور ہمت و ثبات کا کہیں پتہ نہ تھا لیکن اس مایوسی کے عالم میں اللہ کے چند مخلص بندوں نے ہمت کی و حضرت طالوت کی قیادت میں جالوت کے مقابلہ میں جا کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت سے سرفراز فرمایا حضرت داؤد کے ہاتھوں جالوت مارا گیا اور ایک بار پھر اسرائیلی حکومت قائم ہو گئی۔ طالوت کی لڑکی کے ساتھ حضرت داؤد کی شادی ہوئی اور ان کے اور حضرت سلیمان کے زمانہ میں بنی اسرائیل کا اقتدار اپنے شباب پر

والروم في عدد لا يحصيهم إلا الله وما المسلمون
فيهم إلا أكلة جائع فلما أصبحوا صباح يوم الجمعة
أمر ألب أرسلان أن يعبّئ المسلمون فبلغوا اثني
عشر ألفاً فكانوا كالشامة البيضاء في الثور الأسود
فجمع ذوي الرأي واستشارهم فتشاوروا برهة
ثم اجتمع رأيهم على اللقاء وقالوا للملك ألب أرسلان
بسم الله تحمل عليهم فقال ألب أرسلان يا معشر
المسلمين أمهلوا فإنّ هذا يوم الجمعة والمسلمون
يخطبون على المنابر ويدعون لنا في شرق البلاد
وغربها فإذا زالت الشمس وعلمنا أنّ المسلمين قد
صلّوا ودعوا الله أن ينصر دينه حملنا عليهم إذ
ذاك ثم حمل برجاله حملة رجل واحد إلى خيمة
ملك الروم فقتلوا من كان دونها ووصلوا إلى
الملك وجعلوا ينادون بلسان الروم قُتِل الملك
قُتِل الملك فسمعت الروم أن ملكهم قد قتل
فتبدّدوا وتمزّقوا كل ممزّق وأخذ المسلمون
أموالهم وغنائمهم وأتوا بالملك أسيراً بين
يدي ألب أرسلان والحبل في عنقه۔

(۳) عربی میں ترجمہ کیجیے :-

واشنا کے کناروں تک تکبیر کی آوازیں گونج رہی ہیں۔
لیکن۔ ؎

احوال اب اپنا اک افسانۂ عبرت ہے
آغاز میں ہم کیا تھے انجام میں ہم کیا ہیں

(۲) ا۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے:۔

اِعْتَنَقُوْا - ظَنَنْتُ - آفْرِغُوْا - اِصْطَفَيْتُ - اِبْتَلَيْنَا
تَلَوْتُ - زِيْدُوْا - تَرَوْنَ - ضَاعَفُوْا - ضَاعَفْنَ۔

ب۔ اُردو میں ترجمہ کیجیے اور اعراب لگائیے:۔

كانت الروم قد جمعت جيوشا بلغ عددهم ستمائة الف مقاتل كتائب متواصلة وعساكر مترادفة وكراديس يتلو بعضها بعضا لا يدركهم الطرف ولا يحصيهم العدد وقد استعدوا من الكراع والسلاح والمجانيق والآلات المعدة للحروب وفتح الحصون بما لا يحصى فتوالت اخبارهم الى بلاد المسلمين واضطربت لها ممالك اهل الاسلام فاحتشد للقائهم الملك العادل الب ارسلان وجمع جموعه ثم خرج يؤمهم فلم يزل العسكران يتدانيان الى ان صادفت طلائع المسلمين الى المسلمين وقاتلوا عند تراءى الجمعان فبات المسلمون ليلة الجمعة

رہا کرنا ۔ اِطلاق ۔ | پکارنا ۔ نادیٰ یُنادِیْ ۔
قیام گاہ ۔ مَنْزِل جمع مَنَازِل | پیسہ ۔ فَلْس جمع فُلُوس ۔
خیموں ۔ خِیام ۔ | خرچ کرنا ۔ بَذَل (ن)

قواعد :-

عدد اور معدود (جس کی تعداد بیان کی جائے) کے ضروری قاعدے بیان ہو چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک اور ضروری بات قابل ذکر ہے۔ تین سے دس تک کے بعد اگر معدود مذکر ہو تو عدد مونث لایا جاتا ہے مثلاً ثَلَاثَۃُ رِجَالٍ ــــ لیکن اگر معدود مونث ہو تو عدد مذکر لایا جاتا ہے مثلاً ثَلَاثُ بَنَاتٍ ــــ گیارہ اور بارہ میں مذکر کے لیے۔ عدد کے دونوں ٹکڑے مذکر اور مونث کے لیے عدد کے دونوں ٹکڑے مؤنث لائے جاتے ہیں مثلاً اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا ــــ اِحْدیٰ عَشَرَۃَ اِمْرَأَۃً ــــ تیرہ سے انیس تک مذکر کے لیے عدد کا پہلا ٹکڑا مونث اور دوسرا ٹکڑا مذکر لایا جاتا ہے مثلاً ثَلَاثَۃَ عَشَرَ رَجُلًا۔ تِسْعَۃَ عَشَرَ رَجُلًا ــــ مونث کیلیے عدد کا پہلا ٹکڑا مذکر اور دوسرا ٹکڑا مونث استعمال ہوتا ہے مثلاً ثَلَاثَ عَشَرَۃَ اِمْرَءَۃً ــ تِسْعَ عَشَرَۃَ اِمْرَءَۃً ــــ اس کے بعد دہائیوں میں مذکر اور مونث میں کوئی فرق نہیں ہوتا ہے بلکہ دونوں کیلیے یکساں عدد استعمال ہوتا ہے مثلاً عِشْرُوْنَ رَجُلًا ۔ عِشْرُوْنَ اِمْرَءَۃً ۔ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا

الپ ارسلان نے پوچھا اگر تو مجھے گرفتار کر لیتا تو میرے ساتھ کیا سلوک کرتا۔ اُس نے کہا میں آپ کو قتل کر دیتا۔ سلطان نے کہا لیکن تو میری نظر میں اس سے کم ہے کہ میں تجھے قتل کروں۔ اس کے بعد خدام کو حکم دیا کہ اسے لے جاؤ اور جو زیادہ قیمت دے اس کے ہاتھ بیچ دو۔ وہ لوگ اسے لے کر نکلے اور مسلمانوں کے خیموں اور ان کی قیام گاہوں کے درمیان چکر لگانے لگے۔ وہ پکارتے تھے کہ بادشاہ روم کو کون خریدتا ہے لیکن کوئی شخص ایک پیسہ بھی ادا کرنے کے لیے تیار نہ ہوا۔ بالآخر ایک آدمی آگے بڑھا اور کہا میں خریدتا ہوں لیکن دینار و درہم سے نہیں بلکہ ایک کتّے سے۔ منادی بادشاہ روم اور کتّے کو لے کر سلطان کے پاس آیا اور کہا میں سارے لشکر میں پھرا لیکن کوئی شخص بھی اس کتے کے سوا کچھ خرچ کرنے پر راضی نہ ہوا۔ آپ کا حکم کیا ہے۔ سلطان نے کہا سچ ہے اب کتا بھی اس سے بہتر ہے۔ اس کے بعد حکم دیا کہ اسے رہا کر دیا جائے۔

الفاظ کے معانی

گرفتار کرنا۔ اَسَرَ یَاْسِرُ	اس سے کم ہے کہ۔ اَقَلُّ مِنْ اَنْ۔
سلوک کرنا۔ صَنَعَ (ف)	

اَرْبَعُوْنَ اِمْرَءَۃً وغیرہ وغیرہ۔ البتہ اکائیاں حسب سابق مذکر کے لیے مونث اور مونث کے لیے مذکر آتی ہیں مثلاً ثَلَاثَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا و ثَلَاثٌ وَّعِشْرُوْنَ اِمْرَءَۃً ۔۔۔ خَمْسَۃٌ وَّسَبْعُوْنَ رَجُلًا و خَمْسٌ وَّ سَبْعُوْنَ اِمْرَءَۃً ۔ وغیرہ وغیرہ البتہ گیارہ بارہ کی طرح اکیس، بائیس اکتیس، بتیس، اکتالیس، بیالیس وغیرہ مونث کے لیے اِحْدٰی اور اِثْنَتَانِ یا ثِنْتَانِ اور مذکر کے لیے اَحَدٌ اور اِثْنَانِ اکائی کی جگہ استعمال ہوگا مثلاً اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا ۔۔۔ اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا ۔۔۔ اور ۔۔۔ اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ اِمْرَءَۃً و اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اِمْرَءَۃً ۔

نوٹ:۔

اعداد کا بیان عربی میں بہت مشکل اور پیچیدہ سمجھا جاتا ہے، لہذا ذرا زیادہ توجہ کر اس سلسلے کے سب سبق ملاحظہ فرمائیے۔

